عمران سیریز

ونڈر پلان

مظہر کلیم ایم۔اے۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

چند باتیں

معزز قارئین! ـــــ سلام مسنون!

نیا ناول "ونڈر پلان" حاضر ہے۔ یہ ناول اپنے نام کی طرح ہی ونڈرفل ہے۔ ایکشن اور سسپنس اپنے پورے عروج پر ہونے کے ساتھ ساتھ اس ناول کی کہانی بھی انتہائی منفرد اور دلچسپ ہے۔ یہ ایک ایسے مشن کی کہانی ہے جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے پناہ صلاحیتوں کو اجاگر ہونے کا پورا پورا موقع ملا ہے۔ پلان، سچویشنز، ایکشن، سسپنس اور ٹمپو کے لحاظ سے یہ کہانی آپ کو جاسوسی ادب کی منفرد اور نئی جہت سے روشناس کرائے گی۔

موجودہ دور ذہانت کا دور ہے۔ اس دور میں مشن کا پلان بھی انتہائی ذہانت سے تیار کیا جاتا ہے اور جب یہ مشن کسی ملک کی طرف سے دوسرے ملک کی سلامتی کے خلاف بنایا جا رہا ہو، تو ظاہر ہے کہ بہترین دماغ اس مشن کو کامیاب بنانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اور حتی الوسع یہ کوشش کی جاتی ہے کہ مشن میں کوئی خامی یا کمی نہ رہ جائے۔

ونڈر پلان بھی ایک ایسا ہی مشن ہے۔ یہ مشن کافرستان کے بہترین ذہنوں نے پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف تیار کیا اور ان کی کوشش یہی تھی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کہ اس میں کوئی خامی نہ رہے۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ پاکیشیا عمران اور اس کے ساتھیوں کا ملک ہے۔ لیکن یہ ونڈر پلان بہرحال عمران کے ملک کی سلامتی کے خلاف بنایا گیا تھا۔ چنانچہ عمران اور سیکرٹ سروس حرکت میں آگئی اور پھر ذہانت کا ایک ایسا مقابلہ شروع ہوا کہ ذہانت کو بھی اپنے آپ پر رشک آنے لگا۔

ونڈر پلان کا انجام کیا ہوا ——؟ اور کیسے ہوا ——؟ اس کی تفصیلات سے یقیناً آپ پوری طرح لطف اندوز ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول جاسوسی ادب میں ایک یادگار اور لافانی اضافہ ثابت ہوگا۔

اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم۔ ایم اے

عمران نے بڑے اطمینان سے اپنی ٹانگ آگے بڑھا دی۔ اور مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے اکڑ کر چلنے والا لحیم شحیم آدمی یوں اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا کہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے پہلے اس کے گرنے کے دھماکے سے کیفے کا ہال گونج اٹھا —— اور ہال میں بیٹھے ہوئے مرد اور عورتیں دھماکہ اور چیخ سن کر بری طرح چونک پڑے۔

"ہاں تو مس جارو۔ پھر آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کے قبلہ و کعبہ والد محترم کے گال پر تھپڑ مار دیا" —— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں سامنے بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن جولیا اس کی بات سننے کی بجائے اس گرنے والے کی طرف متوجہ تھی جو دانت پیستے ہوئے اب فرش سے اٹھ رہا تھا —— اس کی ناک تھوڑی سی پچک گئی تھی اور اس سے خون نکل کر اس کی گردن تک پہنچ گیا تھا۔ اکڑی ہوئی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مونچھیں شکست خوردہ انداز میں لٹک رہی تھیں۔ لیکن اس کی آنکھوں کا رنگ اس کے خون سے زیادہ سرخ نظر آرہا تھا۔ اُسی لمحے ایک بیرے نے اس کے قریب آکر اُسے سنبھالنے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے اُسے بازو سے جھٹکتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ہٹ جاؤ ——— میں اسے کتے کی موت ماروں گا۔ جس نے ٹانگ اڑائی ہے" ——— لحیم شحیم نوجوان کی آواز میں بے پناہ غصہ تھا۔ اور پھر اس کی سرخ آنکھیں عمران پر جم گئیں جو بڑے معصوم سے انداز میں بیٹھا بار بار جولیا کو مخاطب کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جولیا کے علاوہ اس میز پر صفدر بھی موجود تھا۔ وہ بس ویسے ہی چائے پینے کیفے میں آگئے تھے۔ اور بیٹھے ہلکی پھلکی گپ شپ لگا رہے تھے کہ یہ واقعہ پیش آگیا۔

"تم ——— تم چڑیا کے بچے۔ تم نے ہاشم خان کو ٹانگ اڑانے کی جرأت کی ہے" ——— نوجوان تیزی سے عمران کی طرف جھپٹا۔

"ارے ارے بچاؤ بچاؤ ——— ارے میں نے تو گھٹنے میں درد کی وجہ سے ٹانگ سیدھی کی تھی" ——— عمران نے یک لخت اٹھ کر بڑے خوفزدہ انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

عمران نے واضح طور پر اعتراف کر لیا تھا۔ اس لئے ہاشم خان کا غصہ اور زیادہ عروج پر پہنچ گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر عمران پر جھپٹا ——— مگر عمران اس بار بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی لات آگے نکل آنے والے ہاشم خان کی ٹانگوں میں پھنسی اور ہاشم خان ایک بار پھر چیختا ہوا سامنے والی میز سے ٹکرایا۔ اور پھر میز سمیت اُسے

توڑتا ہوا فرش پر جا گرا۔

"ارے ارے پھر میرے گھٹنے میں درد ——— ارے قسم ہے میں نے جان کر نہیں کیا ——— عمران نے اور زیادہ خوفزدہ ہو کر کہا۔ اس کا انداز اتنا معصومانہ تھا۔ کہ لوگوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔ ہاشم خان ایک بار پھر غصے سے چیختا ہوا اٹھا اور اس بار اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر تھا۔ اور چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ چکا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں" ——— اچانک ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور خنجر ہاتھ میں پکڑے خونخوار نظروں سے عمران کو گھورتا ہوا ہاشم خان یک لخت چونک پڑا۔

"ج ——— ج ——— جناب ——— مم ——— مم ——— میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میرے گھٹنے میں درد تھا۔ میں نے ٹانگ سیدھی کی اور اس کی مونچھیں لٹک گئیں" ——— عمران نے تیزی سے مڑ کر بڑے سہمے لہجے میں کہا۔

کیفے کے گیٹ پر ایک دیو قامت آدمی کھڑا تھا جس کے چہرے پر ضربوں کے بے پناہ نشانات تھے یہ دارالحکومت کا مشہور غنڈہ جابر تھا ——— یہ کیفے شاید اُسی کی ملکیت تھی۔ لیکن اس وقت وہ کہیں باہر سے آرہا تھا۔ کیونکہ وہ کسی اندرونی دروازے کی بجائے مین گیٹ کے سامنے کھڑا تھا۔

"ب ——— باس ——— اس چڑیا کے بچے نے دانستہ ٹانگ اڑائی تھی۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا" ——— ہاشم خان نے بڑی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ ——— کم از کم میرے آدمیوں کو تو تنگ نہ کیا کیجئے۔ میں تو آپ کا پرانا نیاز مند ہوں" ——— جابر نے بڑے منت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور ہال میں موجود افراد جن میں سے زیادہ کا تعلق زیر زمین دنیا سے تھا۔ جابر جیسے ہٹے کٹے اور سر پھرے غنڈے کو عمران کی اس طرح منت کرتے دیکھ کر آنکھیں پھاڑے رہ گئے۔ جب کہ ہاشم خان کے غصے سے بگڑے ہوئے چہرے پر بھی اپنے باس کا لہجہ سن کر حیرت کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔

"تنگ ——— ارے اگر میں تنگ کرتا تو یہ اتنے پھیلے ہوئے کیسے ہوتے۔ اور تم بھی تو ذرا انہیں کہہ دیا کرو کہ ہم جیسے معزز آدمیوں کے سامنے یہ مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے اکڑ اکڑ کر نہ چلا کریں۔ ورنہ میرے گھٹنے میں درد ہو جاتا ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"باس ——— میں اس کا لہو پی جاؤں گا۔ یہ چڑیا کا بچہ ....." ہاشم خان نے ایک بار پھر غصیلے انداز میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ابے احمق گھامڑ ——— مجھے تو حیرت ہے کہ تو اب تک زندہ کیسے بچا ہوا ہے۔ ورنہ عمران پر خنجر اٹھانے والے چند لمحوں بعد خنجر کو اپنے دل میں گھستا ہوا دیکھتے ہیں ——— جاؤ دفع ہو جاؤ۔ مونچھوں کو تاؤ دینے سے آدمی کی شان نہیں بڑھتی۔ جاؤ ....." ——— جابر

نے انتہائی غصیلے انداز میں دھاڑتے ہوئے ہاشم خان سے کہا۔ ہاشم خان چند لمحے تذبذب کے عالم میں کھڑا رہا۔

"جاتے ہو یا ....." ——— اچانک جابر نے دوبارہ دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔

اور ہاشم خان سر جھکائے خاموشی سے اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن جاتے جاتے اس نے عمران کو اس طرح کینہ توز نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ آج میرے ہاتھ سے بچ گئے ہو۔ پھر سہی۔

"عمران صاحب ——— میرا دفتر حاضر ہے" ——— جابر نے آگے بڑھ کر عمران سے کہا جو اب واپس کرسی پر بیٹھنے لگا تھا۔

"سوری مسٹر جابر۔ میرے پاس حاضری رجسٹر اس وقت نہیں ہے۔ پھر کبھی آجانا" ——— عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور جابر ایک جھٹکے سے واپس مڑ گیا۔

"یہ کیا حرکت تھی ——— جولیا نے جابر کے جانے کے غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"واقعی بڑی غلط حرکت تھی۔ اب دیکھو۔ مونچھوں کو تاؤ دینا شرفا کے نزدیک اچھی حرکت نہیں ہو سکتی ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو جولیا ——— عمران صاحب ایسی حرکتیں ان غنڈوں پر اپنا رعب جمانے کے لئے اکثر کرتے رہتے ہیں" ——— صفدر نے کہا وہ اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس جھگڑے میں اٹھنے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کی بھی تکلیف گوارا نہ کی تھی۔

"لیکن یہ خواہ مخواہ اپنے ساتھ ہمیں بھی تماشا بنا دیتا ہے۔ یہ ہاشم کسی روز اچانک خنجر عمران کے سینے میں پیوست کر دے گا۔ اس کی نظریں بتا رہی تھیں" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو مس جادو۔ آپ کی والدہ محترمہ....." ——— عمران نے جواب دینے کی بجائے دوبارہ اپنی بھرویں شروع کرتے ہوئے کہا۔

"بس بند کرو اپنی یہ چوچ۔ سارا موڈ آف کر دیا۔ میں جا رہی ہوں" جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی آن کر دیتا ہوں۔ غلطی سے آف والا بٹن دب گیا ہو گا" عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

اور صفدر تو ہنس پڑا۔ جب کہ جولیا غصے سے لال پیلی ہوتی جھٹکے سے مڑی اور مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"آؤ بھئی دفتر صاحب۔ میری تو قسمت ہی ایسی ہے۔ جہاں میں کسی حسینہ کا دل جیتنے کے لئے اس کے سامنے اپنی بہادری کا مظاہرہ کرتا ہوں اس کا موڈ آف ہو جاتا ہے۔ پتہ نہیں یہ آج کل کی حسینائیں بہادروں کی بجائے بزدلوں کو کیوں پسند کرتی ہیں" ——— عمران نے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس لئے کہ اب بہادر صرف ولن ہوتے ہیں۔ اب عورتوں کو جسمانی بہادری کی بجائے بینک بیلنس۔ لمبی اور جدید ماڈل کی کاریں۔ فرنیشڈ کوٹھیاں۔ فائیو سٹار ہوٹل ٹائپ کی بہادری پسند ہے" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اسے حیران ہو کر دیکھنے لگا۔

"کمال ہے یار۔ عورتوں کی اس قدر گہری نفسیات جانتے ہو۔ سچ بتانا کہیں مرد کا میک اپ تو نہیں کر رکھا۔ مسٹر اور مس میں صرف ٹر کا ہی اضافہ ہے" ——— عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور صفدر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

کیفے کے باہر جولیا کی کار غائب تھی وہ جا چکی تھی۔ البتہ پارکنگ میں صفدر کی کار موجود تھی۔ عمران صفدر کے ساتھ ہی آیا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ صفدر نے سنبھالی اور ساتھ والی سیٹ پر عمران براجمان ہو گیا۔ اور پھر جیسے ہی صفدر نے اگنیشن میں چابی گھما کر انجن سٹارٹ کیا ایک خوفناک دھماکہ ہوا ——— اور صفدر اور عمران دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے کائنات ہی الٹ گئی ہو۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ایک خاصے بڑے ہال نما کمرے کے درمیان موجود بیضوی میز کے گرد اس وقت کافرستان کے چند چوٹی کے حکام بڑے سنجیدہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے ——— ان میں کافرستان کا وزیر دفاع نمایاں تھا اس کے ساتھ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل سنڈاری اور چند اور اعلیٰ فوجی عہدے دار بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کرسی خالی پڑی تھی ——— چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور سڈول اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر بھی فوجی یونیفارم تھی۔ لیکن کاندھوں پر کوئی سٹار وغیرہ نظر نہ آرہا تھا اور نہ فوجی وردی پر کسی قسم کا کوئی نشان تھا ——— بس عام اور سادہ سی فوجی یونیفارم تھی۔ لیکن اس یونیفارم میں بھی وہ خاصا وجیہہ اور خوب صورت لگ رہا تھا۔ اندر آکر اس نے سر کو ہلاتے ہوئے پہلے سے بیٹھے ہوئے افراد کو سلام کیا اور پھر خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

وزیر دفاع نے اس کے بیٹھتے ہی میز کے اوپر رکھے ہوئے ڈبے پر نظر آنے والا سفید رنگ کا بٹن دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ کمرے کے دروازوں کے اوپر لگے ہوئے سرخ رنگ کے بلب جل اٹھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اب ہال میں ہونے والی گفتگو کو کسی طرح بھی باہر سے چیک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کوئی غیر متعلقہ شخص ہال میں داخل ہو سکتا ہے۔

"ہاں کرنل سنڈاری ——— اب آپ بتائیے کہ اس میٹنگ میں کیا طے کیا جانا ہے" ——— وزیر دفاع نے سنجیدہ لہجے میں ملٹری سیکرٹ سروس کے چیف کرنل سنڈاری سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کرنل سنڈاری نے اپنے سامنے رکھی ہوئی ایک سرخ رنگ کی فائل کھول لی۔

"سر ——— کافرستان اور پاکیشیا کی سرحدیں ملتی ہیں ——— اور کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان تعلقات بظاہر بہتر اور اچھے ہیں۔ لیکن دراصل اندر سے سرد جنگ جاری ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان پہلے بھی دو جنگیں ہو چکی ہیں ——— اور کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ کسی بھی وقت پھر کسی بھی محاذ پر جنگ شروع ہو جائے۔ اس لئے دونوں ممالک اپنے اپنے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے کی جدوجہد میں مسلسل مصروف رہتے ہیں ——— کافرستان کے جنگی ماہرین نے دو سال قبل حکومت کو ایک تجویز بھیجی تھی۔ جسے طویل غور و خوض کے بعد منظور کر لیا تھا۔ اس تجویز کے مطابق پاکیشیا کا ایک ڈیم اس کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتا ہے ——— اگر دوران جنگ اس ڈیم کو تباہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کر دیا جائے تو پاکیشیا کی مین سپلائی لائن کو فوری طور پر کاٹا جا سکتا ہے۔ اس طرح اس ڈیم کی جنگی اہمیت بھی ہے۔ زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ——— کیونکہ اس کا موجودہ میٹنگ سے کوئی براہِ راست تعلق نہیں۔ بہرحال اس ڈیم کی جنگی اہمیت کے پیشِ نظر ہمارے جنگی نقشے میں اس کو بے حد اہمیت دی گئی اور پاکیشیا والے بھی اس کی اہمیت کو سمجھتے تھے ——— اس لئے انہوں نے اس ڈیم کو جنگ کی صورت میں بچانے کے لئے سب حفاظتی اقدامات کئے۔ ڈیم پر بظاہر صرف دو طریقوں سے حملہ کیا جا سکتا تھا۔ فضائی حملہ یا پھر دور مار توپوں کی مدد سے ——— کیونکہ یہ ڈیم کافرستان اور پاکیشیا کی سرحد پر واقع ہے۔ اور ان دونوں حملوں سے بچاؤ کے لئے پاکیشیائی حکام نے اس ڈیم کے گرد انتہائی جدید طیارہ شکن توپیں نصب کی ہوئی ہیں جو کمپیوٹر کنٹرول ہیں ——— اس طرح اس پر فضائی حملے کو ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ اور مار توپوں سے اسے بچانے کے لئے ڈیم کے پیچھے ایک قدرتی پہاڑی مورچے پر ایسی توپیں فٹ کی گئی ہیں جو ہمارے توپخانے پر کاری ضرب لگا کر اسے مفلوج کر سکتی ہیں ——— اور اس ڈیم کو سیکرٹ ایجنٹوں سے بچانے کے لئے ڈیم کے گرد خاص ٹریننگ یافتہ ڈی ایجنٹوں کی چوکیاں بنائی گئی ہیں۔ جو کسی بھی مشکوک آدمی کو ڈیم کے مخصوص علاقے میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہونے دیتے۔ اس طرح بظاہر انہوں نے اس ڈیم کو ہر حالت میں ناقابلِ تسخیر بنا دیا ہے ہمارے جنگی ماہرین نے جنگ کے دوران اس ڈیم کو تباہ کرنے پر طویل غور و خوض کیا ——— اور آخر کار ایک ایسی تجویز کا خاکہ ان کے

ذہن میں آیا۔ جس سے آسانی سے اس ڈیم کو کسی بھی وقت تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس تجویز پر صحیح عمل درآمد ہو جائے تو یہ ڈیم ہمارے لئے انتہائی آسان ہدف بن سکتا ہے ——— چنانچہ حکومت نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ تجویز کے مطابق ڈیم سے چالیس کلومیٹر دور کافرستان کی سرحد میں پہاڑیوں کے درمیان ایک ایسے درے کو تلاش کیا گیا جو ناقابلِ عبور تھا۔ اور جو کسی بھی صورت میں پاکیشیا سے نظر نہ آتا تھا ——— اس طرح ان کے توپ خانے اور فضائی ٹارگٹ سے ہر صورت میں چھپا ہوا تھا۔ یہ درہ اس لئے ناقابلِ عبور ہے کہ اس کے سامنے کے رخ پر بیس کلومیٹر کی چوڑائی لمبائی میں ایک خوفناک قدرتی دلدل موجود ہے جس میں چلنے کی آمیزش زیادہ ہے ——— چنانچہ اس سے ایسی گیس ہر وقت نکلتی رہتی ہے۔ کہ اردگرد کے علاقے میں کوئی جاندار سانس نہیں لے سکتا۔ حتیٰ کہ اس کے اوپر سے گزرنے والے پرندے بھی مر جاتے ہیں ——— اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ دلدل بذاتِ خود کیسی ہو گی۔ سائیڈوں میں پہاڑیاں بالکل سیدھی ہیں سپاٹ دیواروں کی طرح۔ اور درے کے پیچھے ایک خوفناک گہرائی ہے۔ ایسی گہرائی جو شاید پاتال سے بھی نیچے ہو ——— بس درمیان میں یہ قدرتی درہ ہے۔ جو محراب نما ہے۔ اس کے درمیان کی جگہ تقریباً چار ہزار مربع میٹر ہے۔ اس درے سے ڈیم براہِ راست زد میں نہیں آتا۔ کیونکہ اس کا رخ کافرستان کی اندر کی جانب ہے ——— اس تجویز کے مطابق اس درے کے اندر ایک ایسی کمپیوٹر کنٹرول دور مار گن تنصیب کی جائے گی۔ جس سے فائر ہونے والے راکٹ اس ڈیم کو ایک لمحے میں تنکوں کی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

طرح بکھیر سکتے ہیں" ـــــ کرنل سنڈاری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور میٹنگ میں موجود باقی افراد سحر زدہ انداز میں یہ باتیں سن رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بچے کوئی دلچسپ اور انوکھی کہانی سن رہے ہوں۔

"آپ شاید یہ سوچ رہے ہوں کہ جب اس درّے کا رخ ڈیم کی طرف نہیں تو پھر گن سے ڈیم پر فائر کیسے کئے جا سکتے ہیں۔ یہی اس تجویز کا اصل راز ہے۔ اور اس راز کی وجہ سے یہ گن اور درّہ بھی پاکیشیا کی نظروں سے اوجھل ہے ـــــ بہرحال اصل سلسلہ یوں ہے کہ یہ راکٹ گن جو بہت ہیوی ہے۔ اس کو ایک ایسی بیٹری پر نصب کیا گیا ہے جو ضرورت کے وقت تیزی سے درّہ سے نکل کر اس دلدل کے اوپر سے ہوتی ہوئی دور تک جا سکتی ہے ـــــ اور یہ گن اس بیٹری پر چلتی ہوئی درّے سے باہر دلدل کے اوپر پہنچتے ہی تیزی سے گھومے گی اور پھر وہ ڈیم اس کی زد میں ہو گا۔ یہ سب کچھ کمپیوٹر کنٹرول ہے۔ اس لئے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں یہ گن باہر جا کر فائر کر کے واپس درّے میں پہنچ سکتی ہے ـــــ اس کا نتیجہ یہ کہ فائر کرنے کے باوجود یہ گن نظروں سے اوجھل رہے گی ـــــ" کرنل سنڈاری نے جواب دیا۔ اور میٹنگ میں موجود سب افراد کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ واقعی عجیب و غریب آئیڈیا تھا۔

"لیکن کرنل۔ اس میٹنگ کا مقصد کیا ہے۔ یہ تو بتایئے"

وزیر دفاع نے قدرے بے چین لہجے میں پوچھا۔ وہ حال ہی میں وزیر دفاع مقرر ہوئے تھے۔ اس لئے یہ تجویز ان کے سامنے بھی پہلی بار آئی

اور یہ میٹنگ بھی کرنل سنڈاری کی طلب کردہ تھی۔

"سر میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ مکمل پس منظر میٹنگ میں سب کے سامنے آ جائے۔ تاکہ فیصلے کرتے وقت آسانی ہو۔ اس تجویز کی منظوری کے بعد اس پر کام شروع ہو گیا ـــــ انتہائی خفیہ طریقے سے اور چھ ماہ کی مسلسل کوششوں کے بعد یہ تجویز مکمل ہو چکی ہے۔ درّہ جسے کوڈ میں کریک کہتے ہیں۔ اس میں گن نصب ہو چکی ہے۔ گو یہ انتہائی کٹھن کام تھا ـــــ اور پھر اسے ہر صورت میں پاکیشیا کے جاسوسوں سے بھی اوجھل رکھنا تھا۔ اس لئے بے حد احتیاط سے کیا گیا۔ بہرحال کام مکمل ہو گیا۔ اس کا تجربہ بھی کر لیا گیا ہے۔ یعنی عملی تجربہ نہیں بلکہ تصوراتی تجربہ ـــــ اور ماہرین کے نزدیک یہ تجربہ قطعی کامیاب ہے۔ اب یہ گن کریک میں موجود ہے۔ اور ہم نے مکمل معلومات بھی حاصل کر لی ہیں۔ پاکیشیا کو اس گن کا قطعی علم نہیں ہے ـــــ لیکن اب ایک مسئلہ ایسا سامنے آیا ہے۔ جس کے لئے یہ میٹنگ بلائی گئی ہے۔ اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ اس جگہ سے اب دوسری سائیڈ میں شوگران حکومت کی سرحد بھی ہمارے ملک سے ملتی ہے ـــــ شوگران کا سرحدی علاقہ ہم سے بلندی پر ہے۔ اطلاعات ملی ہیں کہ شوگران حکومت اپنے سرحدی علاقے میں پہاڑی کے اوپر ایک ایسا موسمیاتی سنٹر نما مورچہ تعمیر کر رہی ہے۔ کہ جہاں سے اس درّے کا عقبی علاقہ صاف نظر آتا ہے ـــ وہ وہاں ایک مستقل نگران کی چوکی تیار کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے یہ علاقہ سنسان تھا۔ اب اگر وہاں مستقل چوکی قائم ہو گئی تو ہمارا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یہ منصوبہ کسی بھی وقت ان کی نظروں میں آسکتا ہے۔ کیونکہ اس گن کے لئے بجلی کا خصوصی جنریٹر لگایا گیا ہے۔ جس کے چلنے سے ایسی لہریں پیدا ہو سکتی ہیں جنہیں یہ موسمیاتی سنٹر آسانی سے پکڑ کر کے اس کی موجودگی سے آگاہ ہو سکتا ہے ـــــ اس کے علاوہ اس درے میں گن کی نگرانی۔ حفاظت اور دیکھ بھال کے لئے بھی عملہ موجود ہے۔ جو ایک خصوصی طریقے سے درّے تک آجاتا ہے۔ چنانچہ اس موسمیاتی سنٹر نما مورچہ کے بننے سے ہمارا یہ منصوبہ جس پر اربوں ڈالر لگ چکے ہیں ـــــ اور جو اب ہمارے دفاعی نظام کا ایک بنیادی حصہ ہے شدید خطرے میں ہے۔ حکومت شوگران اور حکومت پاکیشیا کے درمیان ایسے تعلقات ہیں کہ جیسے ہی حکومت شوگران کو اس کا علم ہوا اس نے پاکیشیا کو اس کے متعلق لازماً آگاہ کر دینا ہے۔ اور اس کے بعد نہ صرف اس کا راز لیک آؤٹ ہو جائے گا بلکہ حملہ ہو سکتا ہے ـــــ اس درّے اور اس گن کو تباہ کرنے کے لئے پاکیشیا والے کسی منصوبے پر عمل شروع کر دیں۔ اس خطرے کے مستقل سدباب پر غور کرنے کے لئے یہ میٹنگ بلائی گئی ہے" ـــــ کرنل سنڈاری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی میٹنگ میں موجود ہر شخص کے چہرے کے عضلات کھنچ گئے۔ کیونکہ واقعی مسئلہ انتہائی نازک اور اہم تھا۔

"آپ کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو بتایئے" ـــــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وزیر دفاع نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہم نے اس پر خاصا غور کیا ہے۔ ہم حکومت شوگران کو اس

کے اپنے علاقے میں کسی موسمیاتی سنٹر یا جنگی مورچہ قائم کرنے سے کسی طور بھی نہیں روک سکتے" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔

"اس سنٹر کو تباہ تو کرایا جا سکتا ہے" ـــــ ایک اعلیٰ آفیسر نے کہا۔

"ہاں کرایا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ پھر بھی بنائیں گے اور اس کے ساتھ ہی وہ چوکنا بھی ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس کی تباہی کا مقصد یہ ہے کہ اس کی ہمارے لئے کوئی خاص اہمیت ہے ـــــ حالانکہ جغرافیائی طور پر دیکھا جائے تو اس کے بننے یا نہ بننے سے ہم کسی طور متاثر نہیں ہوتے" ـــــ کرنل سنڈاری نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے" ـــــ وزیر دفاع سارا زور کرنل سنڈاری پر ہی ڈال رہا تھا۔

"میں نے سوچا ہے کہ بجائے اس سنٹر کو تباہ کرنے کے ہم اس میں موجود افراد کو اس طرح دہشت زدہ کریں کہ وہ اس جگہ سنٹر کی تعمیر کا ارادہ ہی از خود ترک کر دیں" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔

"کیسے دہشت زدہ کیا جائے گا۔ کیا وہاں جن بھوت بھیجے جائیں گے" ـــــ ایک فوجی نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"آپ نے تو بات طنزیہ انداز میں کی ہے۔ لیکن دراصل ہماری تجویز ایسی ہی ہے۔ ہم نے تحقیقات کی ـــــ تو ہمارے علم میں آیا ہے کہ جس علاقے میں یہ سنٹر تعمیر کیا جا رہا ہے ـــــ کسی زمانے میں یہاں برفانی انسانوں کا بڑا چرچا رہا تھا۔ ایسے برفانی انسان جو دیوؤں کی طرح طاقتور ہوتے ہیں اور انسان کی طرح خوفناک۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اگر اس سنٹر کو تعمیر کرنے والوں کی لاشیں ایسی صورت میں ملیں کہ جیسے انہیں دیوؤں جیسی طاقت اور وحشیانہ انداز میں مارا گیا ہو اور اردگرد برفانی انسانوں کے پیروں کے بڑے بڑے نشانات بھی ہوں۔ تو مجھے یقین ہے کہ دو چار کوششوں کے بعد اس سنٹر کی تعمیر رک جائے گی" ـــــ کرنل سنڈاری نے سر ہلاتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ برفانی انسان آئیں گے کہاں سے۔ ایسے انسانوں کا ذکر تو بس قصے کہانیوں تک ہی محدود ہے" ـــــ ایک دوسرے فوجی افسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ یہ تجویز منظور کر لیں تو اس کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔ اس وقت میٹنگ میں ملٹری انٹیلی جنس کے سپیشل ڈی ایجنٹ کیپٹن شرما موجود ہیں۔ ان سے اس مسئلے پر تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے" ـــــ کرنل سنڈاری نے بغیر سٹارز کے خاکی وردی پہنے ہوئے وجیہہ آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے بشرطیکہ قابل عمل ہو۔ اور اگر اس میں ذرا بھی اناڑی پن کا ثبوت دیا گیا تو شوگران والے الٹا ہمارے گلے پڑ جائیں گے۔ وہ انتہائی ذہین لوگ ہیں" ـــــ وزیر دفاع نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سر میں نے اس سلسلے میں سارے بندوبست مکمل کر لئے ہیں۔ بلکہ کرنل سنڈاری صاحب کے کہنے پر اس کا اپنے کیمپ میں عملی مظاہرہ بھی ہو چکا ہے ـــــ جو لوگ وہاں جا کر قتل و غارت کریں

گے وہ پیروں میں مخصوص جوتے پہنیں گے۔ ایسے جوتے جن کی مدد سے برف پر ایسے چوڑے اور گہرے نشانات بنائے جا سکیں کہ وہ برفانی دیو قامت انسانوں کے پیروں کے نشانات لگیں۔ پھر ان لوگوں کے پاس ایسے ہتھیار ہوں گے جن کی مدد سے قتل ہونے والے افراد کسی وحشی دیوؤں کے ہاتھوں مارے جانے ظاہر ہوں" کیپٹن شرما نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تجویز بھی سامنے نہیں آئی۔ اس لئے میرا خیال ہے اس پر عمل کر کے دیکھ لیا جائے۔ اگر یہ کامیاب رہی تو ٹھیک ورنہ پھر ہنگامی میٹنگ کر کے ہم کوئی اور تجویز سوچ لیں گے" ـــــ وزیر دفاع نے جلد ہی سے کہا۔ وہ شاید جلد از جلد اس میٹنگ سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔ وزیر دفاع کی اس بات پر باقی سب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا تو کرنل سنڈاری نے فائل وزیر دفاع کے سامنے رکھ دی۔

"اس تجویز پر دستخط فرما دیجئے تاکہ اس پر کام شروع کیا جا سکے" کرنل سنڈاری نے کہا اور وزیر دفاع نے اپنا قلم کھول کر دستخط کر دیئے۔ کرنل سنڈاری نے میٹنگ میں موجود باقی ستر کا کے سوائے کیپٹن شرما کے فائل پر اصولی رضامندی کے دستخط کرائے اور اس کے ساتھ ہی میٹنگ برخواست ہو گئی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

خوف ناک دھماکہ ہوتے ہی صفدر اور عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے کائنات ہی الٹ گئی ہو۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ ان کے ذہن گھوم گئے تھے ـــــ لیکن دھماکے کا فوری ردِ عمل ختم ہوتے ہی وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے کار سے نیچے اترے۔ کیفے کا ہال اس خوف ناک دھماکے سے بُری طرح تباہ ہو چکا تھا اور آگ، بجری اور دھوئیں نے سارے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا ـــــ ہر طرف چیخ و پکار سی مچ گئی تھی۔ اور لوگ جان بچانے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑ رہے تھے۔ پارکنگ چونکہ ایک سائیڈ پر تھی اس لئے عمارت کا ملبہ ادھر نہ گرا تھا۔

"یہ کیا ہو گیا ـــــ کسی نے بم چلا کر عمارت ہی تباہ کر دی ہے" صفدر کے منہ سے نکلا۔ لیکن عمران جو خاموش کھڑا تھا۔ اس کی نظریں بائیں طرف سڑک کی دوسری طرف موجود بلڈنگ کی ایک کھڑکی پر

جمی ہوئی تھیں۔ صفدر نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا۔ اور اُسی لمحے اس نے کھڑکی کے پٹ بند ہوتے دیکھے۔

"آؤ صفدر" ـــــ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔

پولیس کاروں کے سائرنوں کی آوازیں دور سے سنائی دینے لگی تھیں۔ وہ دونوں بھی افراتفری اور بھاگ دوڑ میں مصروف لوگوں میں شامل ہو کر سڑک پر پہنچے ـــــ اور پھر عمران سامنے والی عمارت کے صدر دروازے میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک کمرشل سنٹر تھا۔ جس کے گراؤنڈ فلور پر بڑے بڑے شوروم بنے ہوئے تھے۔ جب کہ اوپر والی چار منزلوں میں مختلف بزنس کمپنیوں کے دفاتر تھے۔ عمران صدر دروازے میں داخل ہو کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کو جانے لگا ـــــ لیکن ابھی وہ دوسری منزل پر پہنچے ہی تھے کہ ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے ایک اوسط قد کا آدمی اوپر والی منزل کی سیڑھیاں اتر کر دوسری منزل پر آیا۔ اور پھر تیزی سے گراؤنڈ فلور کی طرف جانے والی سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

"آؤ صفدر۔ یہ آدمی ہے" ـــــ عمران نے صفدر کو سرگوشیانہ انداز میں نیچے جاتے ہوئے ہلکے نیلے سوٹ میں ملبوس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں اس وقت سیڑھیاں اترنے لگے جب وہ آدمی صدر دروازے پر پہنچ گیا۔

"یہ چکر کیا ہے" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"اس کے ہاتھ میں وائرلیس آپریٹس تھا۔ بم پھاڑنے والا میں نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دیکھ لیا تھا" ـــــ عمران نے اُسی طرح سرگوشیانہ انداز میں کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

جب وہ دونوں صدر دروازے سے باہر آئے تو ہلکے نیلے سوٹ میں ہبوس آدمی ایک طرف کھڑی سفید رنگ کی کار میں بیٹھ رہا تھا اور ان کے دیکھتے ہی دیکھتے کار تیزی سے مڑ کر بائیں طرف کو بڑھ گئی۔

"تم جا کر اپنی کار لے آؤ۔ پولیس والے پوچھیں تو کہہ دینا کہ تم سامنے والی عمارت میں تھے" ـــــ عمران نے صفدر سے کہا۔ کیونکہ اب کیفے کے گرد پولیس ہی پولیس پھیلی ہوئی نظر آ رہی تھی اور فائر بریگیڈ کی بے شمار گاڑیاں آگ بجھانے اور ملبہ ہٹانے میں مصروف تھیں۔ ایمبولینس کاریں بھی وہاں پہنچ چکی تھیں۔

"لیکن یہ کار تو نکل جائے گی" ـــــ صفدر نے کہا۔

"نہیں ـــــ جس طرف یہ گئی ہے ادھر دوسرے چوک پر سپیشل چیکنگ ہو رہی ہے۔ ہم اسے پکڑ لیں گے۔ تم کار لے آؤ جلدی" عمران نے کہا۔ اور صفدر جلدی سے کیفے کی طرف بڑھ گیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک اور راستے سے گھوم کر سڑک پر پہنچی اور صفدر نے عمران کے قریب لا کر کار روک دی۔

"کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی" ـــــ عمران نے دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ـــــ انچارج انسپکٹر میرا واقف تھا" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ صفدر نے

ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ چکر کیا ہے عمران صاحب" ـــــ صفدر نے کار چلاتے ہوئے پوچھا۔

"چکر کی انگریزی تو مجھے نہیں آتی۔ البتہ ہندی میں اسے گھن چکر کہتے ہیں" ـــــ عمران نے بات ٹالتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بھی خاموش ہو گیا۔ اُسے بھی اپنے بے تکے سوال کا احساس ہو گیا تھا۔ ظاہر ہے عمران بخوبی تو نہ تھا کہ زائچہ بنا کر سارے حالات بتا دیتا۔ جو کچھ ہوا سامنے ہی ہوا تھا ـــــ اور اس کیفے میں وہ لوگ صرف اس لئے آ گئے تھے کہ جولیا کے فلیٹ کے نزدیک ہی کیفے پڑتا تھا۔ اور اس کیفے میں بیٹھنے کی تجویز بھی جولیا کی ہی تھی۔ ورنہ اگر عمران انہیں یہاں لے آتا تو شاید وہ یہی سمجھتا کہ عمران انہیں جان بوجھ کر یہاں لے آیا ہے۔

دوسرے چوک پر واقعی چیکنگ ہو رہی تھی۔ اور جس وقت وہ وہاں پہنچے وہی سفید کار چیکنگ کے مراحل سے گزر رہی تھی۔ اور اس کے پیچھے تقریباً دس کاریں انتظار میں تھیں۔ صفدر نے اپنی کار اس قطار کے پیچھے لگا دی۔

"جب تک ہمارا نمبر آئے گا یہ سفید کار نکل جائے گی" صفدر نے کہا۔

"اسے نکلنے تو دو" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

پھر سفید کار جیسے ہی اور کے ہو کر آگے بڑھی۔ عمران نے صفدر کو قطار سے نکل کر آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اور صفدر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کار آگے بڑھا لے گیا۔ چیکنگ سپاٹ پر سپاہی نے اُسے اشارے سے رکنے کا اشارہ کیا۔

"سارجنٹ کو کہو پرنس آف ڈھمپ کی کار ہے" ـــــ عمران نے سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے جانے دو پرنس کی کار کو" ـــــ اُسی لمحے چیکنگ کرتے ہوئے سارجنٹ کی نظریں عمران پر پڑ گئیں تو اس نے دور سے ہی کہا اور سپاہی ایک طرف ہٹ گیا۔ صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔

"کمال ہے ـــــ بڑا رعب ہے پرنس کا" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر پرنس کا رعب اتنا بھی نہ ہو تو پھر پرنس بننے کا فائدہ۔ اس کی جگہ آدمی سپرنٹنڈنٹ انٹیلی جنس نہ بن جائے کہ ہر وقت ڈائریکٹر جنرل کی جھاڑیں ہی کھاتا رہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

سفید رنگ کی کار اب دراب روڈ کی طرف مڑ گئی تھی۔ صفدر خاصا فاصلہ دے کر اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد سفید رنگ کی کار ایک اور کمرشل سنٹر کے سامنے جا کر رک گئی ـــــ اور وہ سوٹ والا شخص کار سے اتر کر سنٹر میں داخل ہو گیا۔ صفدر نے جیسے ہی کار کی رفتار آہستہ کی عمران نے دروازہ کھول کر نیچے چھلانگ لگا دی۔ اور صفدر کے کار روکنے تک وہ اس آدمی کے پیچھے سنٹر میں پہنچ چکا تھا ـــــ وہ آدمی ایک گولڈن کمرشل کمپنی کے دفتر میں داخل ہوا۔ اور سیدھا منیجر کے کمرے کی

طرف بڑھ گیا۔

منیجر کے کمرے کے باہر بیٹھی لیڈی سیکرٹری نے چونک کر اُسے دیکھا اور پھر شناسائی کے انداز میں سر جھکا لیا۔ اور وہ آدمی منیجر کے کمرے میں داخل ہو گیا۔

عمران باہر برآمدے میں ہی رک گیا۔ چند لمحوں بعد صفدر بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔

"تم جا کر اپنی کار میں بیٹھو۔ اور اس کے باہر آنے پر مکمل نگرانی کرنا میں یہاں ٹھہروں گا" ـــــ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن اس نگرانی کی رپورٹ" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"ظاہر ہے اُسے جو اطمینان سے بیٹھا ہے۔ اور ہم ہی دھکے کھانے کے لئے رہ گئے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔

سوٹ میں ملبوس آدمی کافی دیر تک منیجر کے کمرے میں رہا۔ اور عمران ویسے ہی اِدھر اُدھر ٹہلتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی نکل کر واپس صدر دروازے کی طرف گیا تو عمران نے جان بوجھ کر اس کی طرف سے پشت کر لی تاکہ اُسے شک نہ ہو سکے ـــــ جب وہ آدمی صدر دروازہ پار کر گیا تو عمران مڑا اور پھر بڑے باوقار انداز میں قدم اٹھاتا منیجر کے کمرے کی طرف بڑھا۔

"یس پلیز" ـــــ لیڈی سیکرٹری نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"منیجر صاحب سے ملنا ہے۔ مجھے پرنس کہتے ہیں۔ آرمڈ فورسز

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سے میرا تعلق ہے۔ ——— عمران نے جان بوجھ کر آرمڈ فورسز کا ذکر کیا۔ کیونکہ اس نے لیڈی سیکرٹری کے پاس رکھی ہوئی فائلوں پر آرمڈ فورسز کے مخصوص لیٹر دیکھ لئے تھے۔

"ایک منٹ سر۔ میں اطلاع دے دوں" ——— لیڈی سیکرٹری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر عمران کے متعلق اندر منیجر سے بات کرنے میں مصروف ہو گئی۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ تشریف لے جائیں۔ منیجر صاحب آپ کے منتظر ہیں" ——— لیڈی سیکرٹری نے انٹرکام کا رسیور رکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور عمران سر ہلاتا ہوا منیجر کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں خاصا قیمتی فرنیچر نظر آ رہا تھا بڑی سی میز کے پیچھے ایک پھیلے ہوئے جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا ——— جس کے چہرے پر موجود ناک طوطے کی طرح آگے کو مڑی ہوئی تھی۔ میز پر عبدالسلام منیجر کے نام کی پلیٹ موجود تھی

"خوش آمدید مسٹر پرنس" ——— منیجر نے اٹھنے کی تکلیف کرنے کی بجائے کرسی پر بیٹھے بیٹھے کہا اس کا لہجہ کاروباری تھا۔

"وعلیکم خوش آمدید مسٹر عبدالسلام منیجر گولڈن کمرشل کمپنی" عمران نے بھی سپاٹ لہجے میں کہا اور ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ منیجر کے چہرے پر ہلکے سے غصے کے تاثرات ابھرے لیکن اس نے انہیں پوری طرح ظاہر کرنے سے پہلے ہی کنٹرول کر لیا تھا۔

"فرمایئے ——— میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" ——— منیجر نے

خشک لہجے میں کہا۔

"میرے سر پر مالش کر دیجئے۔ تاکہ آپ کے لہجے کی خشکی تو دور ہو سکے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

اور اب منیجر اُسے یوں دیکھنے لگا جیسے اُسے عمران کی ذہنی حالت پر شک گزرنے لگا ہو۔

"آپ نے آرمڈ فورسز کا حوالہ دیا تھا۔ اس لئے میں نے آپ کو وقت دے دیا تھا۔ ورنہ میرا وقت بے حد قیمتی ہے" ——— منیجر کا لہجہ پہلے سے زیادہ خشک ہو گیا۔

ویسے عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ منیجر خالصتاً کاروباری آدمی ہے۔ اس لئے وہ عمران کی مالش والی بات کو ہضم کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا ورنہ عام آدمی تو لازماً اکھڑ جاتا۔

"کیا قیمت ہے آپ کے وقت کی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

منیجر پہلے تو چند لمحے گھور کر عمران کو دیکھتا رہا جیسے فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ اس کی بات کا کیا جواب دے یا کیا ردعمل ظاہر کرے۔ وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ واقعی دلچسپ آدمی ہیں۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ فرمایئے کیا پئیں گے چائے یا کوئی ٹھنڈا مشروب" اس نے انتہائی دوستانہ لہجے میں کہا۔

اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب منیجر کی ٹائپ کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ اُسے نہ صرف اپنے اعصاب پر غیر معمولی کنٹرول

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

حاصل ہے بلکہ وہ خاصا گہرا آدمی ہے۔

"میرا تعلق ملٹری آڈٹ سے ہے۔ میں آڈٹ کی سپیشل ٹیم کا انچارج ہوں۔ اس لئے پینے پلانے والی بات تو رہنے دیجئے۔ یہ فرمائیے کہ آپ نے ملٹری اکاؤنٹس میں اس قدر غیر معمولی کارکردگی کن لوگوں کی شہ پر کی ہے ـــــ پہلے ہمارا خیال تھا کہ کیس ملٹری انٹیلی جنس کے حوالے کر دیا جائے۔ لیکن پھر میں نے سوچا کہ آپ سے براہِ راست بات بھی کر لی جائے" ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر موجود حماقت کی نقاب یک لخت غائب ہو گئی تھی۔ اور منیجر یوں اچھل پڑا جیسے اس کے پیر میں بچھو نے کاٹ لیا ہو۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہماری فرم کو ملٹری کے ساتھ کاروبار کرتے ہوئے بیس سال ہو گئے ہیں۔ ہم نے آج تک ایک پیسے کی ہیرا پھیری نہیں کی" ـــــ منیجر نے انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔

"میں نے ہیرا پھیری کے الفاظ کب استعمال کئے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ کا مطلب کیا ہوا" ـــــ منیجر نے جھٹکا کھاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ ہم سے زیادہ آپ بہتر جانتے ہیں۔ آپ کو یہاں منیجر لگے کتنا عرصہ ہوا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"مجھے چھ ماہ ہوئے ہیں۔ پہلے میں اسسٹنٹ منیجر تھا۔ منیجر ارشد کے ریٹائر ہونے پر میں منیجر تعینات ہوا ہوں" ـــــ منیجر

عبدالسلام نے کہا۔

"اوہ ـــــ پھر تو مجھے منیجر ارشد سے بات کرنا پڑے گی۔ وہ کہاں رہتے ہیں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ گیارہ صادق کالونی میں رہتے ہیں۔ لیکن بات کی وضاحت تو کریں" ـــــ منیجر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"جس سے بات کروں گا اُسی کو وضاحت بھی کروں گا۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں غیر متعلق آدمیوں پر اسے ضائع کرتا رہوں خدا حافظ" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر سے باہر آ گیا۔ لیکن باہر آنے کے بعد وہ گھوما اور وہیں دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ اُسے یقین تھا کہ منیجر اب لیڈی سیکرٹری کو کہہ کر ارشد سے بات کرے گا۔ وہ اندھیرے میں تیر پھینک آیا تھا۔ اور اب اس تیر کا نشانہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کے اندازے کے عین مطابق لیڈی سیکرٹری نے گھنٹی بجنے پر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا ـــــ اور پھر اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور منیجر سے بات کرنے لگی۔ اس کی آواز آہستہ تھی اس لئے اتنی دور سے سنائی نہ دے رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ منیجر نے اس کے متعلق پوچھا ہو گا ـــــ اس لئے لیڈی سیکرٹری نے چونک کر ہال اور دروازے کی طرف دیکھا تھا۔ پھر لیڈی سیکرٹری نے جیسے ہی انٹرکام کا رسیور رکھ کر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ عمران واپس کمرے میں داخل ہوا اور آہستہ سے آگے بڑھ کر لیڈی سیکرٹری کی میز کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ ہال میں چونکہ آنے جانے والوں اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کلرکوں کا خاصا رش تھا۔ اس لئے کوئی اس کی طرف متوجہ نہ ہوا۔

لیڈی سیکرٹری نمبر ملانے میں مصروف تھی اور عمران کی نظریں ان نمبروں پر تھیں۔

"ہیلو ارسلان صاحب۔ منیجر صاحب سے بات کیجئے"

لیڈی سیکرٹری نے کہا۔ اور منیجر کی لائن آن کر کے اس نے رسیور رکھ دیا اور عمران تیزی سے واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرشل سنٹر کی عمارت سے باہر آ گیا ـــــ اب ایک فون نمبر اور ایک نیا نام اُسے معلوم ہو گیا تھا۔ صفدر کی رپورٹ بھی یقیناً اب تک دانش منزل پہنچ چکی ہو گی۔ اس لئے چند لمحوں بعد اس کی ٹیکسی دانش منزل کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــ کرنل جبار سپیکنگ" ـــــ ادھیڑ عمر نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اس ادھیڑ عمر کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی۔ اور کاندھوں پر لگے ہوئے سٹار اُسے کرنل ظاہر کر رہے تھے۔ کمرہ بھی فوجی انداز میں سجا ہوا دفتر تھا۔

"کیپٹن ساجد بول رہا ہوں جناب۔ ایک اہم اطلاع ہے" دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو۔ کیا اطلاع ہے جس کے لئے مجھے براہِ راست فون کیا ہے تم نے" ـــــ کرنل جبار نے سخت اور ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"سر۔ سپیشل ایجنٹ حاتم ہلاک ہو چکا ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"کیا کہہ رہے ہو۔ سپیشل ایجنٹ حاتم ہلاک ہو چکا ہے۔ کہیں نشے میں تو نہیں ہو" ——— کرنل جبار نے چونک کر پوچھا۔

"سر۔ سپیشل ایجنٹ حاتم یہاں کیفے ہنی مون میں ایک مقامی بدمعاش جابر سے ملنے گیا تھا۔ تاکہ جابر سے مل کر مشن کے لئے جعلی کاغذات وغیرہ تیار کرا سکے ——— اس نے بتایا تھا کہ جابر ایسے معاملات میں بے حد مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ جابر کیفے میں موجود نہ تھا۔ اس لئے حاتم صاحب ان کے دفتر میں ان کا انتظار کرنے لگے۔ مجھے انہوں نے اس سلسلے میں ایک اور کام سے بھیج دیا ——— میں جب واپس آیا تو دیکھا کہ پورا کیفے تباہ ہو چکا تھا۔ اُسے خوفناک بم کی مدد سے اڑا دیا گیا تھا۔ جابر اور حاتم کی لاشیں دفتر سے مل گئی ہیں۔ اس دھماکے کی وجہ سے چالیس افراد ہلاک اور پچیس شدید زخمی ہوئے ہیں ——— پولیس تحقیق کر رہی ہے۔ بہرحال میں نے حاتم صاحب کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے" ——— ساجد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ حاتم کو خاص طور پر ہلاک کرنے کے لئے یہ واردات کی گئی ہے۔ لیکن کون لوگ ایسا کر سکتے ہیں۔ اس مشن کے بارے میں سوائے خاص افراد کے اور تو کسی کو علم نہیں ہے" ——— کرنل جبار نے پریشان لہجے میں کہا۔

"جناب اس بات پر تو مجھے حیرت ہے۔ ویسے سر اگر مقصد صرف حاتم کو ہی ہلاک کرنا تھا تو اُس اکیلے کو بھی گولی مار دی جا سکتی تھی۔ اس کے لئے پورے کیفے کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔

اس لئے سر میرا خیال ہے کہ یہ کسی اور چکر میں واردات ہوئی ہے۔ یہ اتفاق ہے کہ حاتم صاحب اس وقت وہاں موجود تھے اس لئے وہ بھی لپیٹ میں آ گئے ——— ورنہ میں بھی تو حاتم صاحب کے ساتھ تھا۔ اور سب جانتے ہیں کہ میں ان کا اسسٹنٹ ہوں۔ مجھے تو کچھ نہیں کہا گیا حتیٰ کہ میرا تعاقب تک نہیں کیا گیا" ——— ساجد نے دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات میں بھی وزن ہے۔ لاشوں یا زخمیوں میں اور کوئی اہم آدمی تو نہ تھا" ——— کرنل جبار نے پوچھا۔

"نو سر ——— اس کیفے میں کسی اہم آدمی کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ جرائم پیشہ افراد سے تعلق رکھنے والا کیفے ہے" ساجد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں ——— ٹھیک ہے۔ تم واپس ہیڈ کوارٹر رپورٹ کرو" کرنل جبار نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ وہ کافی دیر بیٹھا سوچتا رہا ——— پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبایا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میجر ارسلان کو بھیجو" ——— کرنل جبار نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا نوجوان اندر داخل ہوا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ بھی فوجی یونیفارم میں تھا۔

"آؤ میجر بیٹھو" ——— کرنل نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ اور میجر ارسلان میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ابھی ابھی کیپٹن ساجد نے اطلاع دی ہے کہ سپیشل ایجنٹ حاتم کو ہلاک کر دیا گیا ہے" ——— کرنل جبار نے میجر ارسلان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حاتم کو ہلاک کر دیا گیا ہے ——— کیا مطلب سر"

میجر ارسلان نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔ اور کرنل جبار نے اُسے تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ سر ——— یہ تو بہت بُرا ہوا۔ حاتم غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک تھا" ——— میجر ارسلان نے متاسف لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ تو تھا۔ لیکن اب اس مشن کا کیا ہو گا۔ اب کسے اس مشن پر بھیجا جائے" ——— کرنل جبار نے کہا۔

"سر ——— کیپٹن ساجد کی بات درست ہے۔ حاتم صرف اس لئے مارا گیا ہے کہ وہ اس وقت کیفے میں موجود تھا۔ ورنہ ظاہر ہے اس مشن کے سلسلہ میں تو کسی کو علم ہی نہیں۔ یہ کوئی اور چکر ہو گا۔ اس لئے ہمارا مشن محفوظ ہے۔ آپ جسے مناسب سمجھیں بھیج دیں"

میجر ارسلان نے کہا۔

"حاتم کے بعد سینئر تو تم ہو۔ کیا تم یہ ذمہ داری اٹھاؤ گے"

کرنل جبار نے کہا۔

"بڑی خوشی سے جناب۔ میرا تو فرض ہے۔ کہ ملک دشمنوں کے خلاف کام کروں۔ لیکن سر سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے اس مشن کی کوئی تک سمجھ میں نہیں آتی ——— بھلا شوگران کے موسمی سنٹر پر اگر یونانی انسانوں نے حملہ کر دیا ہے۔ اور شوگران کے مطابق یہ واردات کافرستان والوں کی ہے۔ وہ اس موسمی سنٹر کی تعمیر روکنا چاہتے ہیں۔ تو اس سے ہمارا براہِ راست کیا تعلق ہو سکتا ہے کہ ہم کافرستان جا کر پتہ کریں کہ کافرستان والے ایسا کیوں کرنا چاہتے ہیں"

میجر ارسلان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بات یہ ہے کہ شوگران کا یہ موسمی سنٹر ہمارے ملک اور شوگران کے درمیان ایک خفیہ معاہدے کے تحت تعمیر کیا جا رہا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ کافرستانی سرحد کے قریب ہمارا ڈیم انتہائی نازک صورتحال پوزیشن کا حامل ہے ——— ہم نے اس ڈیم کی حفاظت کا بندوبست کر دیا ہے لیکن ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی ایسی دور مار گن سے جسے ہم اپنے علاقے سے چیک نہ کر سکیں اس ڈیم کو اڑایا جا سکتا ہے۔ اس لئے حکومت پاکیشیا اور حکومت شوگران کے درمیان ایک معاہدہ طے ہوا کہ شوگران اپنے علاقے میں ایک ایسی جگہ موسمی سنٹر اور مستقل چوکی تعمیر کرے گا۔ جہاں سے اس سارے علاقے کو اچھی طرح کور کیا جا سکے۔ تاکہ اگر کافرستان کوئی ایسی توپ یا گن کہیں دور نصب کرے۔ جس سے ڈیم کو خطرہ لاحق ہو سکے تو اس سنٹر کی مدد سے ہمیں اس کے متعلق تفصیلات حاصل ہو سکیں ——— حکومت شوگران نے اس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

معاہدے کے تحت وہاں سنٹر کی تعمیر شروع کی تو وہاں پے در پے ایسے واقعات ہوئے جس سے سنٹر کی تعمیر رک گئی۔ بظاہر یہ فانی انسانوں کے حملے کی بات تھی ـــــ اور اس علاقے میں ایسی کہانیاں عام ہیں۔ کہ وہاں یہ فانی انسانوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ لیکن حکومت شوگران کی ملٹری سیکرٹ سروس کے نزدیک یہ معاملہ انتہائی مشکوک ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ کافرستان والوں کی شرارت ہے ـــــ وہ اس سنٹر کی تعمیر کو رکوانا چاہتے ہیں۔ کیوں رکوانا چاہتے ہیں جب کہ بظاہر کافرستان والوں کو اس سنٹر سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس کا پتہ لگانے کے لئے حکومت شوگران نے ہمیں کہا ہے کہ ہم اس سلسلہ میں چھان بین کریں ـــــ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس سنٹر سے فائدہ ہمیں پہنچنا ہے حکومت شوگران کو اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے یہ کام ہمیں کرنا ہے۔ کہ اگر اس کی تہہ میں کوئی خصوصی بات ہے تو ہم اس کا پتہ چلائیں ـــــ اور دوسری بات یہ ہے کہ حکومت شوگران اور حکومت کافرستان کے درمیان ابھی حال ہی میں بہتر تعلقات کا نیا معاہدہ ہوا ہے۔ اس لئے وہ اس سلسلہ میں اپنی کوئی ٹیم وہاں نہیں بھیجنا چاہتے ـــــ تاکہ ان کے اس نئے معاہدے پر کوئی حرف نہ آئے۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں کہا ہے کہ وہ فی الحال اس سنٹر کی تعمیر کو معطل کر رہے ہیں۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اصل بات کا سراغ لگائیں ـــــ کہ کیا واقعی اس سنٹر کی تعمیر رکوانے میں کافرستان کا ہاتھ ہے۔ تو اس کا مقصد معلوم کریں۔ اور اگر نہیں تو پھر اس سنٹر کی تعمیر کا معاہدہ منسوخ کر دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ فانی انسانوں

کے پے در پے حملوں کی وجہ سے ان کے فوجیوں میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ اس بات کو مزید نہیں پھیلانا چاہتے۔ اس طرح ان کے اپنے فوجیوں کا نقصان ہوتا ہے ـــــ اس وجہ سے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے یہ مشن ہمارے سیکشن کو سونپا ہے۔ اور میں نے حاتم کو اس کام پر لگایا تھا کیونکہ حاتم انتہائی ذہین ایجنٹ ہے اور کافرستان کے اعلیٰ فوجی حلقوں میں اس کا خاصا اثر رسوخ ہے ـــــ وہ بحیثیت ایک تاجر وہاں خاصا کام کر چکا ہے۔ لیکن حاتم کی اس اچانک ہلاکت کے بعد میرا خیال ہے کہ تم یہ کام آسانی سے کر سکتے ہو۔ تم ایسا کرو کہ کافرستان جا کر وہاں کے اعلیٰ فوجی حلقوں میں گھس کر اس بات کا پتہ چلاؤ کہ کیا واقعی یہ کام کافرستان والوں کا ہے۔ اگر ہے تو اس کا مقصد کیا ہے" ـــــ کرنل جبار نے کہا۔

"سر ـــــ اس وقت آپ نے حاتم کے ذمہ یہ مشن لگا دیا تھا۔ اور آپ جانتے ہیں کہ حاتم اور مجھ میں کبھی ذہنی ہم آہنگی نہیں رہی۔ اس لئے میں خاموش رہا ـــــ حالانکہ اگر میں چاہوں تو یہیں بیٹھے بیٹھے اس مشن کو مکمل کیا جا سکتا ہے" ـــــ میجر ارسلان نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یہیں بیٹھے بیٹھے ـــــ وہ کیسے ـــــ کیا کہہ رہے ہو"

کرنل جبار نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ حاتم کی عادت تھی کہ وہ اپنے کاموں کا پروپیگنڈا کرتا رہتا تھا۔ جب کہ میری ایسی عادت نہیں ہے۔ اس لئے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میرے کافرستان کے فوجی حلقوں میں روابط نہیں ہیں۔ حالانکہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آپ کو معلوم ہے کہ بعض انتہائی پیچیدہ۔ نازک اور اہم معاملات میں نے انتہائی آسانی سے سرانجام دے دیئے۔ اس لئے کہ میرے ایسے آدمی وہاں موجود ہیں جن کی رسائی انتہائی اعلیٰ سطح کے معاملات میں ہے ——— اور آپ حیران ہوں گے کہ میں یہیں سے انہیں کوڈ پر کہہ دوں تو مجھے مکمل تفصیلات یہیں بیٹھے مل جائیں گی" ——— میجر ارسلان نے کہا۔

" اوہ کمال ہے۔ تم اس قدر تیز ثابت ہو سکتے ہو۔ مجھے کم از کم اس کا اندازہ نہ تھا۔ بہرحال حاتم کی موت کا مجھے دلی افسوس ہوا تھا کہ وہ میرے خیال میں ہمارے سیکشن کا بہترین ایجنٹ تھا۔ لیکن اس کی موت سے تمہاری صلاحیتیں سامنے آئی ہیں۔ اس کی مجھے بے حد خوشی ہے ——— تم اب اس مشن کے سلسلہ میں جس قدر جلد ہو مجھے تفصیلی رپورٹ دو تاکہ میں اس رپورٹ کو چیف کے پاس فخریہ انداز میں بھیج سکوں" ——— کرنل جبار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔ آپ مجھے سرکاری طور پر مشن دیں میں ایک ہفتے کے اندر اس کی مکمل چھان بین کر کے رپورٹ دے دوں گا"

میجر ارسلان نے اٹھتے ہوئے کہا اور کرنل جبار نے سر ہلا دیا۔ اور میجر ارسلان کرنل کو سیلوٹ مار کر واپس مڑ گیا۔

" صفدر نے کوئی رپورٹ دی ہے" ——— عمران نے دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی اپنے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جی ہاں ——— ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے رپورٹ دی ہے۔ اس نے ساری صورت حال بتائی ہے اور کہا ہے کہ سفید کار والا آدمی کمرشل سنٹر کی عمارت سے نکل کر آسٹر باد میں گیا ہے۔ صفدر نے اس کے متعلق مزید چھان بین کی ہے تو پتہ چلا کہ اس آدمی کا نام راسکل ہے ——— اور وہ آسٹر گروپ کا نمبر ٹو ہے۔ وہیں آسٹر باد میں ہی رہتا ہے" ——— بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کیپٹن کو ہم سے اڑانے کے لئے آسٹر گروپ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں" ——— عمران نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس واردات کا مقصد سمجھ میں نہیں آیا۔ صفدر کی رپورٹ ملنے پر میں نے کیفے سے ملنے والی لاشوں اور زخمیوں کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں ——— میں نے سوچا کہ شاید کوئی اہم آدمی ان میں شامل ہو۔ جس کی وجہ سے کیفے کو بم سے اڑایا گیا ہو۔ لیکن ایسا کوئی آدمی نہ ملا۔ سب عام جرائم پیشہ افراد تھے" بلیک زیرو نے کہا۔

"عام آدمیوں کے قتل کے لئے تو آسٹر گروپ کی خدمات حاصل کرنے اور اس قدر خوفناک واردات کرنے کی عیاشی نہیں کی جا سکتی۔ کوئی ایسی لاش ملی ہو جس کی شناخت نہ ہو سکی ہو" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں ——— ایک لاش ایسی ملی ہے۔ وہ کیفے کے مالک اور مشہور غنڈے جابر کی لاش کے ساتھ اس کے دفتر سے ملی ہے۔ اُسے ابھی تک شناخت نہیں کیا جا سکا۔ البتہ زخمی کاؤنٹر مین کا بیان ہے۔ کہ اس آدمی نے اپنا نام حاتم بتایا تھا ——— اور اس نے جابر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ وہ جابر سے کبھی کبھار ملنے آتا رہتا تھا۔ اس لئے اُسے جابر کے دفتر میں بٹھا دیا گیا۔ بس اس سے زیادہ اس کے متعلق معلومات نہیں مل سکیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"حاتم ——— اس کا حلیہ اور قد و قامت" ——— عمران نے پوچھا

"یہ تو میں نے معلوم نہیں کیا۔ اب معلوم کر لیتا ہوں" بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ بلیک زیرو نے رسیور

اٹھا کر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس جولیا سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

اور اُسی لمحے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور بلیک زیرو کے ہاتھ سے لے لیا۔

"جولیا ——— صفدر نے تمہیں کیفے منی مون کے متعلق کچھ بتایا ہے" عمران نے پوچھا۔

"یس۔ سر ——— ابھی چند لمحے پہلے ہی اس کا فون آیا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ کیفے کو بم مار کر تباہ کر دیا گیا ہے" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"اس کیفے میں تمہارے۔ صفدر اور عمران کے جانے کی تجویز کس نے دی تھی" ——— عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"اوہ سر۔ یہ تجویز میری تھی۔ لیکن سر میں نے صرف اس لئے کہہ دیا تھا کہ یہ میرے فلیٹ سے زیادہ قریب تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہ تھی سر" ——— جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں ——— اب تم ایسا کرو کہ کیفے کے ملبے سے ایک ایسی لاش ملی ہے۔ جو کہ کیفے کے مالک جابر کے ساتھ اس کے دفتر سے برآمد ہوئی ہے۔ زخمی کاؤنٹر مین نے بتایا ہے کہ اس کا نام حاتم ہے۔ وہ کبھی کبھار جابر سے ملنے آتا رہتا ہے۔ تم اس کے متعلق مزید

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

معلومات حاصل کرو۔ کاؤنٹر مین سے تم اس کا حلیہ اور قد و قامت بھی معلوم کرو۔ اور یہ بھی کہ یہ کون تھا۔ اور مجھے فوراً رپورٹ کرو"
عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ میں معلوم کر کے آپ کو رپورٹ دیتی ہوں"
جولیا نے جواب دیا۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"بلیک زیرو ـــــ اس ٹیکی فون ڈائرکٹری سے جس میں نمبروں کے مطابق نام و پتے درج ہیں۔ نکالو اور ایک نمبر کا پتہ کرو کہ یہ نمبر کس کا ہے۔ ون۔ تھری۔ زیرو۔ ٹو۔ سکس زیرو سکس" ـــــ عمران نے رسیور رکھ کر بلیک زیرو سے کہا۔

اور بلیک زیرو نے اٹھ کر پشت کی دیوار میں نصب الماری سے سپیشل نیو مریکل ڈائرکٹری نکالی اور اس نمبر کو چیک کرنے میں مصروف ہو گیا۔ جب کہ عمران آنکھیں بند کر کے کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

"سر۔ یہ نمبر اس ڈائرکٹری میں نہیں ہے" ـــــ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو نمبر نہیں ہے۔ میرے سامنے اس نمبر پر بات کی گئی ہے اور تم کہہ رہے ہو نمبر نہیں ہے" ـــــ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ خود چیک کر لیں۔ میں نے تو بہت دیکھا ہے"
بلیک زیرو نے ڈائرکٹری عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
اور عمران اُسے کھول کر چیکنگ میں مصروف ہو گیا۔ لیکن واقعی

ایسا کوئی نمبر ڈائرکٹری میں موجود نہ تھا۔

عمران نے ڈائرکٹری بند کر کے واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر ایکس چینج کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ انکوائری پلیز" ـــــ جلد ہی دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"سر رحمان ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس سپیکنگ" ـــــ عمران نے اپنے باپ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر حکم سر" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے بڑی طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو۔ اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کس کا ہے اور کہاں کا ہے" ـــــ عمران نے اُسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے" ـــــ آپریٹر نے کہا۔

اور عمران نے وہی نمبر دوہرا دیا۔

"اوہ سر۔ یہ خصوصی نمبر ہے ملٹری انٹیلی جنس کا" ـــــ آپریٹر نے فوراً ہی جواب دیا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کا ـــــ لیکن اس کا نمبر تو اور ہے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ اور ساتھ ہی ملٹری انٹیلی جنس کا نمبر بھی دوہرا دیا۔

"یس سر۔ یہ نمبر جو آپ نے اب فرمایا ہے یہ مین ملٹری ٹیلی جنس کا ہے۔ جب کہ پہلا نمبر ان کے کسی سیکشن کا ہے سر۔ اس سے زیادہ ہمیں معلومات نہیں ہیں" ـــــ آپریٹر نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ لیکن یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ یہ بات چیت سیکرٹ رہے گی" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ سر۔ میں سمجھتا ہوں سر۔ یہ بھی میں نے آپ جیسی شخصیت کو بتا دیا ہے۔ ورنہ ہمیں تو سختی سے منع کیا گیا ہے کہ اس نمبر کے متعلق کسی کو کچھ نہ بتایا جائے" ـــــ آپریٹر نے کہا۔

"او۔ کے" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"واقعی انتہائی خفیہ نمبر ہے۔ مجھے بھی اب تک اس نمبر کا علم نہ تھا۔ لیکن ملٹری انٹیلی جنس کا یہاں کیا تک بنتا ہے" ـــــ عمران نے انتہائی الجھے ہوئے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے دوبارہ رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب ـــــ مس جولیا نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں حاتم کے متعلق مزید معلومات حاصل کروں۔ میں نے مس جولیا کو فون کیا لیکن وہ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے میں براہ راست آپ کو فون کر رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے صفدر نے کہا۔

"تمہید مت باندھا کرو۔ رپورٹ دو" ـــــ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ حاتم کا قد چھ فٹ دو انچ تھا۔ انتہائی سڈول اور مضبوط جسم۔ چہرہ بڑا تھا۔ اس کے دائیں گال پر زخم کا ایک

لمبا سا نشان تھا۔ اور جناب میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس سے ابھی اتنا پتہ چلا ہے کہ حاتم کا تعلق فوج کے کسی محکمے سے تھا" صفدر نے کہا۔

"فوج سے ـــــ یہ کیسے معلوم ہوا" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سر۔ کیفے جابر کے ایک بیرے سے معلومات ملی ہیں اس کی ڈیوٹی دھماکے سے تھوڑی دیر پہلے آف ہوئی تھی۔ وہ جابر کے دفتر کے لئے مخصوص تھا ـــــ میں نے اُسے تلاش کیا۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ حاتم پہلے بھی اکثر جابر سے ملنے آتا رہتا تھا۔ اور جابر نے ہی اُسے بتایا تھا کہ اس کا تعلق فوج سے ہے" صفدر نے کہا۔

"جابر اور حاتم کے درمیان ہونے والی بات چیت کا کچھ پتہ چلا۔ شاید اس بیرے نے کچھ سنا ہو" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"میں نے پوچھا تھا سر۔ لیکن وہ نہیں بتا سکا۔ کیونکہ جابر نے کمرے کے اندر ایسا حفاظتی سسٹم لگا رکھا تھا کہ اس کے آن کرنے کے بعد باہر سے کچھ نہ سنا جا سکتا تھا ـــــ اور جابر نے حاتم سے ملتے ہی یہ نظام آن کر دیا تھا" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ بس اتنی معلومات کافی ہیں" عمران نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو کوئی بہت ہی گہرا مسئلہ معلوم ہو رہا ہے۔ ہر طرف سے فوج ہی سامنے آ رہی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو

Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoint

نے سر ہلا دیا۔

"کہیں فوج کے اندر تو کسی بغاوت کا چکر نہیں چل رہا"

بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ـــــ ایسی صورت میں اس کیفے کو اڑانے کے لئے کسی مقامی مجرم سے رابطہ نہ قائم کیا جاتا۔ یہ کوئی اور ہی چکر معلوم ہوتا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر" ـــــ دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ـــــ چیف سے بات کراؤ" ـــــ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ یس سر۔ ہولڈ کیجئے سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد کلک کی آواز کے ساتھ ہی ملٹری سیکرٹ سروس کے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ کرنل حسن سپیکنگ" ـــــ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل حسن کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ـــــ کرنل حسن۔ پہلے تو یہ بتائیے کہ یہ نمبر آپ کے کس سیکشن کا ہے" ـــــ عمران نے وہی نمبر دوہرا دیا۔

"یہ نمبر ہمارے کافرستان ڈیسک کے لئے مخصوص ہے جناب کیوں خیریت ہے" ـــــ دوسری طرف سے حیرت بھرے

لہجے میں پوچھا گیا۔

"کافرستانی ڈیسک میں کون کون شامل ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"پورا شعبہ ہے۔ تقریباً بیس پچیس افراد ہیں۔ سر کوئی خاص بات ہو گئی ہے تو مجھے بتائیے" ـــــ کرنل حسن نے الجھے ہوئے مگر مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔

"یہ بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے یہ بتائیے کہ حاتم نام کا کوئی آدمی بھی ملٹری انٹیلی جنس میں شامل ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"حاتم ـــــ ہاں۔ میجر حاتم سپیشل ایجنٹ ہے۔ اور کافرستان شعبے سے متعلق ہیں" ـــــ چیف نے جواب دیا۔ لیکن اب اس کے لہجے سے بے پناہ حیرت کا اظہار ہو رہا تھا۔

"میجر حاتم کے متعلق آپ کو کوئی رپورٹ دی گئی ہے" عمران نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ ابھی کرنل جبار نے جو کافرستان ڈیسک کے انچارج ہیں۔ انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ دارالحکومت میں ایک کیفے کو بم سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور اتفاق سے میجر حاتم بھی وہاں کسی سے ملنے گیا ہوا تھا وہ ہلاک ہو گیا ہے ـــــ لیکن آپ کو یہ سب معلومات اتنی جلدی کیسے حاصل ہو گئیں سر" ـــــ چیف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آج کل کافرستانی ڈیسک کے پاس کوئی خصوصی مشن ہے" عمران نے اس کا جواب دینے کی بجائے سوال کر دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چونکہ ملٹری سیکرٹ سروس کا چیف بھی ایکٹو سے قانونی طور پر تعاون کرنے کا پابند تھا اور رینک میں اس سے کم تر تھا۔ اس لئے وہ بے چارہ بس حیرت کا ہی اظہار کر سکتا تھا۔

"نہیں ـــــ کوئی خاص مشن تو نہیں ہے۔ البتہ عام کام کاج تو بہر حال چلتا ہی رہتا ہے" ـــــ چیف نے جواب دیا۔

"اور کے ـــــ کوئی خاص بات نہ تھی۔ مجھے سیکرٹ سروس کی طرف سے رپورٹ ملی تھی کہ ایک آدمی حاتم جس کا تعلق فوج سے ہے۔ کیفے ہنی مون میں بم کے دھماکے سے ہلاک ہو گیا ہے۔ اس وقت وہ کیفے ہنی مون کے مالک اور شہر کے مشہور غنڈے جابر کے دفتر میں اس کے ساتھ موجود تھا ـــــ چونکہ ہم ایسے جرائم پیشہ افراد کی مستقل نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے حاتم کے متعلق اطلاع ملی اور پھر مزید تحقیقات سے پتہ چلا کہ اس کے پاس سے یہ فون نمبر جو میں نے پہلے پوچھا ہے ملا ہے ـــــ چونکہ یہ فون نمبر ملٹری انٹیلی جنس کا خفیہ نمبر تھا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ حاتم کا تعلق ملٹری سیکرٹ سروس سے تھا۔ چنانچہ میں نے کنفرمیشن کے لئے آپ کو فون کیا تھا۔ مجھے دراصل یہ فکر تھی کہ کہیں حاتم کسی سرکاری مشن کے سلسلے میں تو نہیں مارا گیا ـــــ لیکن اب آپ بتا رہے ہیں کہ کوئی خصوصی مشن درپیش نہ تھا۔ تو اس کا یہی مطلب ہوا کہ وہ اپنے کسی پرائیویٹ کام سے وہاں گیا ہو گا" ـــــ عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اصل بات وہ گول ہی کر گیا۔ اس کا مقصد صرف اتنا تھا کہ چیف مطمئن ہو جائے۔

"ٹھیک ہے جناب۔ فیلڈ میں مجھے آپ کے ماتحتوں کی کارکردگی پر رشک آتا ہے۔ کہ وہ کس قدر تیزی سے کام کرتے ہیں کہ حاتم کے مرنے کی رپورٹ مجھے ابھی چند لمحے پہلے ملی ہے جب کہ آپ کو اس قدر تفصیلی معلومات حاصل ہو گئی ہیں" ـــــ چیف نے بڑے تعریفی اور مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو" ـــــ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے چیف کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ضروری تھا۔ اب یہ بات تو ظاہر ہو گئی ہے کہ حاتم کافرستان کے سلسلے میں کسی خصوصی مشن پر کام کر رہا تھا۔ اور اسی سلسلے میں وہ جابر سے ملا ہو گا ـــــ اور بم مار کر پورے کیفے کو ہی اڑا دیا گیا۔ اس بم مارنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجرموں نے انتہائی گہری چال چلی ہے۔ کہ وہ براہِ راست حاتم کو گولی مار دیتے تو لازماً ملٹری انٹیلی جنس چونک پڑتی ـــــ اس طرح وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ حاتم بس کیفے میں موجود تھا۔ اس لئے مارا گیا ہے۔ اگر میں چیف کو مطمئن نہ کرتا تو وہ لازماً کرنل جبار سے بات کرتا اور مجرم جو اب مجھے یقین ہے کہ ملٹری سیکرٹ سروس کے اس شعبے میں گھسے ہوئے ہیں بری طرح چونک پڑتے۔ اس طرح اصل صورت حال ہمارے سامنے نہ آتی" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب بھی اصل صورت حال تو سامنے نہیں آئی" ـــــ بلیک زیرو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے کہا۔

"نہیں۔ اب مجھے کچھ کچھ اندازہ ہو گیا ہے۔ منیجر نے جسے دھمکے کے متعلق آسٹر گروپ کے آدمی راسکل نے رپورٹ دی تھی۔ میرے ملنے کے بعد اس نمبر پر کسی ارسلان سے بات کی تھی ـــــ حالانکہ میرا خیال تھا کہ وہ سابقہ منیجر ارشد سے بات کرے گا۔ اور اس نمبر پر براہِ راست ارسلان کے فون اٹنڈ کرنے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ ارسلان ملٹری سیکرٹ سروس کے کافرستانی ڈیسک سے متعلق ہے اور یقیناً وہ کافرستانی ایجنٹ ہے یا ان کے مفادات کے لئے کام کر رہا ہے ـــــ بہر حال کرنل جبار میرا ذاتی طور پر واقف ہے۔ میں اس سے براہِ راست بات کر کے اصل صورت حال معلوم کر لوں گا۔ اس کے بعد اگر ہمارے کرنے کا کوئی کیس ہوا تو پھر اس کیس کو بالا ہی بالا ٹرانسفر کرا لیا جائے گا" عمران نے کہا۔ اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میٹنگ کی کارروائی شروع کی جائے" ـــــ کافرستانی فیڈ دفاع نے ساتھ بیٹھے ہوئے کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل سنڈاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب جیسا کہ گزشتہ میٹنگ میں طے کیا گیا تھا کہ شوگران علاقے میں تعمیر ہونے والے سنٹر کی تعمیر رکوانے کے لئے برفانی انسانوں والی ترکیب استعمال کی جائے تو جناب اسی سلسلے میں یہ میٹنگ بلائی گئی ہے تاکہ اس کے متعلق رپورٹ پیش کی جا سکے ـــــ اس مشن کے انچارج سپیشل ڈی ایجنٹ کیپٹن شہزاد موجود ہیں وہ تفصیل بتائیں گے" کرنل سنڈاری نے بغیر سٹارز کے فوجی یونیفارم پہنے ہوئے خوبصورت اور وجیہہ نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جناب جیسا کہ گزشتہ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں نے برفانی انسانوں والی ترکیب استعمال کی۔ اور جناب ہم نے وقتاً فوقتاً حملے کر کے سنٹر کو تعمیر کرنے والے تقریباً پچاس افراد کو بڑے وحشیانہ انداز میں ہلاک کر دیا اور دس افراد شدید زخمی ہوئے ——— انہیں ہلاک اس لئے نہ کیا گیا تاکہ وہ برفانی انسانوں کے حملے کے بارے میں بتا سکیں۔ دو تین حملوں تک تو شوگران والے خاموش رہے۔ لیکن پھر ان کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور انہوں نے فوری طور پر یہ منصوبہ ختم کر دیا۔ ہم اس سلسلے میں تحقیقات کرتے رہے ——— پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی میں ہمارے ایک ایجنٹ نے اب ہمیں اطلاع دی ہے کہ یہ سنٹر ہمارے علاقے پر نگاہ رکھنے کے لئے حکومت پاکیشیا اور حکومت شوگران کے درمیان ایک خفیہ معاہدے کے تحت تعمیر کیا جا رہا تھا۔ حکومت شوگران کو اس سے براہِ راست کوئی فائدہ نہ تھا ——— حکومت شوگران نے اپنے آدمیوں کی اس طرح ہلاکت کے بعد اس سنٹر کی تعمیر غیر ضروری اور اپنے لئے نقصان دہ سمجھ کر معطل کر دی اور حکومت پاکیشیا کو اس معاملے سے آگاہ کر دیا ——— حکومت پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے کافرستانی ڈیسک کے چیف نے اپنے طور پر تحقیقات کی ہیں کہ کیا اس سنٹر کی تعمیر روکنے میں کافرستان تو دلچسپی نہیں لے رہا۔ ملٹری انٹیلی جنس کے ایک سپیشل ایجنٹ حاتم کو مقرر کیا تاکہ وہ ہمارے اعلیٰ فوجی حلقوں میں آ کر یہ سن گن لے کہ کیا ہم اس میں ملوث ہیں یا نہیں اگر ملوث ہیں تو کیوں ——— اس طرح ہمارا ایک مشن سامنے آ جاتا جسے چھپانے کے لئے یہ ساری کارروائی کی جا رہی تھی۔ حاتم انتہائی محب وطن۔ ذہین اور تیز ترین ایجنٹ ہے۔ اس نے یہاں ایسے

تعلقات بنائے ہوئے تھے کہ اگر وہ آتا تو لازماً اصل بات کا پتہ چلا لیتا چنانچہ چیف صاحب نے وہاں موجود اپنے ایجنٹ سے حاتم کو اس طرح روکنے کے لئے کہا کہ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس بھی نہ چونکے اور حاتم بھی رک جائے ——— اس پر اس ایجنٹ نے بڑا خوب صورت طریقہ استعمال کیا۔ اس نے وہاں کے ایک مقامی گروپ کے ذریعے ایک کیفے کو بم سے اڑوا دیا۔ جس میں حاتم ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس طرح حاتم کی موت اتفاقیہ سمجھی گئی ——— اس کے بعد ایک اور اچھا کام ہوا کہ پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کے کافرستانی ڈیسک کے چیف نے یہ مشن ہمارے ہی ایجنٹ کے سپرد کر دیا۔ اس طرح اب ہم اپنے ایجنٹ کے ذریعے یہ رپورٹ بھجوا دیں گے کہ کافرستان اس میں کسی طور پر ملوث نہیں ہے ——— چنانچہ یہ منصوبہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا ——— کیپٹن شرما نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ ——— یہ تو بہت اچھا ہوا۔ اس کا مطلب ہے۔ اب وہ گن اور مقدمہ پوری طرح محفوظ ہو گیا ہے" ——— وزیر دفاع نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ——— اب ہمیں کوئی فکر نہیں رہا" ——— کرنل سنڈاری نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جناب ایک اور پہلو ایسا ہے جسے ہمیں کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے" ——— میٹنگ میں موجود سیکرٹری دفاع اچانک بول پڑا۔

"اوہ۔ کون سا پہلو مسٹر بھنڈاری" ——— وزیر دفاع نے چونک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کر سیکرٹری دفاع کی طرف دیکھا۔ میٹنگ کے باقی شرکا بھی اُس کی طرف دیکھنے لگے

" جناب حاتم کے ایک پورے کیفے کے تباہ ہونے سے مرجانے پر ملٹری انٹیلی جنس تو مطمئن ہو جائے گی۔ لیکن پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا چیف مطمئن نہیں ہو گا ——— وہ لازماً اس کیفے کے اس طرح بم سے اڑنے اور پھر حاتم جیسے ملٹری انٹیلی جنس کے سپیشل ایجنٹ کے مرنے پر لازماً چونکے گا۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ذرہ برابر بھی اصل بات کا شک ہو گیا تو پھر وہ لازماً بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس گن کے متعلق انہیں معلومات حاصل ہو جائیں۔ تو وہ اس گن کو ہی تباہ کرنے کا منصوبہ بنا لیں " ——— سیکرٹری دفاع نے کہا۔

" یہ کیا بات ہوئی۔ ملٹری انٹیلی جنس کے کاموں سے سیکرٹ سروس کا کیا تعلق۔ اور پھر آپ کی بات مکمل طور پر مفروضے پر مبنی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا ——— ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اس کریک کی حفاظت کے لئے کوئی خفیہ انتظام کر دیں۔ اور کافرستان کی سیکرٹ سروس کو چوکنا کر دیں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کوئی گڑبڑ کرے تو وہ اُسے سنبھال لے " ——— وزیر دفاع نے کہا۔

" یس سر۔ میں بھی یہی چاہتا تھا کہ ہم بہرحال ہوشیار رہیں " سیکرٹری دفاع نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" جناب بھنڈاری کی بات بالکل درست ہے۔ ہمیں بہرحال چوکنا

رہنا ہو گا۔ میرے ذہن میں پہلے سے ہی اس بات کا خیال تھا۔ چنانچہ میں نے کریک کی خفیہ حفاظت کے لئے ایک خصوصی سیل تشکیل دیا ہے۔ جس کا انچارج کیپٹن شرما کو بنا دیا گیا ہے ——— کیپٹن شرما کا سیل اس گن اور درّے کی حفاظت کے لئے مستقل بنیادوں پر کام کرے گا۔ اور یہ بھی ٹھیک ہے۔ میں کافرستانی سیکرٹ سروس کے چیف مسٹر شاگل کو بھی الارم کر دیتا ہوں کہ وہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کی کارکردگی پر نگاہ رکھیں " ——— کرنل سنڈاری نے کہا۔

" گڈ ——— آپ واقعی بے حد دور اندیش اور عقلمند ہیں۔ اور کیپٹن شرما کی تعیناتی بالکل درست ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کیپٹن شرما ہر قسم کی صورت حال سے نمٹ لیں گے " ——— وزیر دفاع نے تعریفی انداز میں کہا۔

" آپ بے فکر رہیں سر۔ میں کریک کی حفاظت کے لئے ایسا انتظام کر دوں گا کہ یہ ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہو جائے گا "

کیپٹن شرما نے اٹھ کر کہا۔

" او۔ کے۔ بات مکمل ہو گئی۔ اب میرے خیال میں اس سلسلے میں مزید کسی میٹنگ کی ضرورت نہیں " ——— وزیر دفاع نے کہا۔

" یس سر۔ فائل میں مکمل کر کے دستخطوں کے لئے بھجوا دوں گا "

کرنل سنڈاری نے کہا۔

اور وزیر دفاع سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی میٹنگ برخواست ہو گئی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"عمران صاحب یہ تو بہت پیچیدہ مسئلہ ہے۔ کافرستان والے آخر کیوں شوگران کی پہاڑی پہ تعمیر ہونے والے سنٹر کو رکوانا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو ظاہر۔ اس کی بہرحال کوئی نہ کوئی خاص وجہ ضرور ہے حالانکہ بظاہر وہاں ایسی کوئی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ میں نے ان علاقوں کا نقشہ دیکھا ہے۔۔۔۔ وہاں سنٹر تعمیر ہونے سے کافرستان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ وہ علاقہ انتہائی دشوار گذار پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں کوئی فوجی چھاؤنی نہیں ہے۔ البتہ ایک معمولی سی دیکھ بھال کی فوجی چوکی موجود ہے۔۔۔۔ کرنل جبار سے ڈسکس کے بعد مجھے یقین ہے کہ اس سنٹر کو رکوانے کا پاکیشیا کے اس سرحدی ڈیم سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات تھی تو آپ اس کافرستانی ایجنٹ میجر ارسلان کو

پکڑ کر اس سے تفصیلات حاصل کر سکتے تھے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس طرح نہیں۔ فی الحال تو کافرستان والے مطمئن ہیں کہ ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ لیکن میجر ارسلان پہ ہاتھ ڈالنے کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ یک لخت چوکنے ہو جاتے۔۔۔۔ اس لئے میں نے تو کرنل جبار پہ بھی میجر ارسلان کے بارے میں کوئی شبہ والی بات نہیں کی اور نہ ہی اس کیس کو ٹرانسفر کر دیا ہے۔ کیونکہ اس طرح کافرستان والے چوکنے ہو جاتے۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں پہلے اپنے طور پہ اصل بات کا پتہ چلایا جائے۔ اس کے بعد کوئی ایکشن لیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"لیکن اب اصل بات کا کس طرح پتہ چلے گا۔ اس کا بھی کوئی منصوبہ آپ کے ذہن میں ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کافی عرصے سے کسی تفریحی مشن پہ نہیں گئے۔ کہیں پکنک منانے۔ بس مسلسل کام ہی کام ہوتا رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تفریحی مشن۔۔۔۔ پکنک۔۔۔۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں" بلیک زیرو نے کہا۔

"اب پہلے تمہیں مشن کی قسمیں سمجھاؤں۔ کہ ایک ہوتا ہے۔ سفارتی مشن۔ ایک سیاسی مشن۔ ایک فوجی مشن۔ اسی طرح تفریحی مشن بھی ہوتا ہے۔۔۔۔ یعنی تفریح کے لئے نہیں جانا۔ اگر مجھے اس طرح پڑھانا ہی تھا تو پھر کسی یونیورسٹی میں لیکچرار ہی بن جاتا۔ کم از کم ہر ماہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تنخواہ تو مل جایا کرتی۔ اب تو سلیمان اپنی تنخواہ میں سے مجھے کھلا رہا ہے"
عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس دیا۔

"میرا مطلب تھا اس قدر سنجیدہ اور گہرے معاملے میں یہ یک لخت
سستی مشن اور پکنک کہاں سے ٹپک پڑی تھی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے
بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے فلیٹ کی چھت ٹپکتی ہے۔ میں نے اس کی شکایت آج
تک سوپر فیاض کو نہیں کی۔ ورنہ وہ مرمت کے بہانے ہی مجھے بیدخل
کر دے گا۔۔۔۔ اور تم تفریح اور پکنک کے ٹپکنے سے اتنے خوفزدہ
ہو گئے ہو۔ یار اب اس قدر سخت گیر باس بھی نہ بنو۔ بیچارے سیکرٹ
سروس کے ممبروں کو بھی تفریح کر لینے دیا کرو۔ اب دیکھو اگر سیکرٹ
سروس کے ممبران اس سرحدی ڈیم پر پکنک منانے چلے بھی جائیں تو
تمہاری آفیسری میں آخر کیا حرج ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھا اچھا اب میں سمجھا۔۔۔۔ آپ تفریح اور پکنک کے بہانے
اس ڈیم اور اس کے اردگرد کے علاقے کو چیک کرنا چاہتے ہیں۔
ہاں اچھا آئیڈیا ہے۔ لیکن اس ڈیم کے گرد تو انتہائی سخت حفاظتی
انتظامات ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو ہم نے جا کر ڈیم میں تیراکی سکھانے کا سکول تو نہیں کھولنا
بھائی ڈیم سے ہٹ کر کافرستانی سرحد کے پاس ایک پہاڑی ہے
ٹھاکر پہاڑی سنی ہے۔ بہت خوب صورت جگہ ہے۔ بڑا ہی بہترین
نظارہ ہوتا ہے۔۔۔۔ کافرستان کا کافی علاقہ وہاں سے بغیر
دیزے کے نظر آ جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ اس تفریح میں
میری بھی شمولیت ہو جائے۔ میں بھی اب یہاں کرسی پر بیٹھے بیٹھے اکتا گیا
ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتی۔ ہم سلیمان کو ایکسٹو بنا دیتے ہیں۔ اور
سیکرٹ سروس میں ٹائیگر۔ جوانا اور جوزف شامل کر دیتے ہیں۔ اگر پیچھے
کچھ ہوا تو وہ سنبھال لے گا۔۔۔۔ اور تم سیکرٹ سروس سمیت تفریح
کرتے رہو۔ البتہ ایک بات ہے تنخواہ نہیں ملے گی"۔۔۔۔ عمران نے
کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا کہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر
کو خالی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ٹھیک ہے جناب میری قسمت۔ آپ
جائیں تفریح کریں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ اتنی مایوسی کی
کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے وہاں چھ ماہ تو نہیں لگا دینے۔ چلو تم بھی
ساتھ چلو"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن کس حیثیت سے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ایکسٹو کی حیثیت سے۔۔۔۔ اور کس حیثیت سے جانا چاہتے
ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"نقاب اتارو اور چہرے پر کوئی بھیانک اور ظالمانہ قسم کا
میک اپ کر لو۔ بس"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"پھر ہو گئی سب کی تفریح ـــــ نہ جناب ـــــ میں ایسے جانے پر تیار نہیں ہوں" ـــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات ہے۔ تفریح پھر یہی ہو گی کہ جولیا تمہارے پیچھے اور تنویر جولیا کے پیچھے۔ اور ہم سب تالیاں بجانے والے۔ اچھا ایسا کرو تم علیحدہ وہاں پہنچ جانا اور بس ـــــ پھر تم میرے پرانے دوست ہو۔ بڑے بے تکلف۔ باقی میں سنبھال لوں گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا" ـــــ بلیک زیرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"چلو پھر بنا لیں پروگرام۔ اجازت ہے ناں" ـــــ عمران نے کہا اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"پورا نام بتایا کرو۔ کچھ رعب تو پڑے۔ یہ ادھورا نام سن کر تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ابھی تم چار پانچ سال کی بچی ہو۔ جس کے سر پر ہاتھ پھیر کر ایک پیاری سی گڑیا تحفے میں دی جائے" عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"اوہ عمران تم ـــــ کیسے فون کیا" ـــــ جولیا کے لہجے سے مسکراہٹ نمایاں تھی۔

"رسیور اٹھایا۔ تمہارے نمبر۔ اوہ سوری تمہارے فون نمبر ڈائل کئے۔ تو تمہاری خوب صورت معصوم۔ پیاری۔ کومل سی آواز آنی شروع ہو گئی ـــــ یقین کرو جولیا۔ تمہاری آواز سن کر یو

محسوس ہوتا ہے جیسے دور کہیں مندر میں کانسی کی گھنٹیاں بج رہی ہوں۔ مدھم اور کومل سروں میں۔ موسم بہار میں بہتی ہوئی ندی کی رواں موجوں کی طرح" ـــــ عمران نے خالصتاً عاشقوں کے سے انداز میں کہا۔

اور بلیک زیرو عمران جیسے آدمی کے منہ سے اس قسم کے خالصتاً رومانی اور رومانی فقرے سن کر آنکھیں پھاڑ کر ہی رہ گیا۔

"تم واقعی شیطان ہو عمران ـــــ خالصتاً شیطان" ـــــ جولیا کی ہنسی اس کے دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ جولیا چاہے کچھ بھی ہو بہر حال عورت تھی اور عورت اس قسم کی تعریف پر جان بوجھ کر یقین کر لیتی ہے۔

"محاورے میں تو مجسم استعمال ہوتا ہے۔ ویسے تمہاری بات درست ہے۔ جب ہر چیز میں ملاوٹ ہو رہی ہے تو شیطان بھی ملاوٹی ہو سکتا ہے ـــــ لیکن جولیا۔ شیطان میں ملاوٹ کس چیز کی ہوتی ہو گی" ـــــ عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا اور جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"اچھا چھوڑو۔ یہ بتاؤ فون کیسے کیا تھا" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آج سلیمان پاشا سے لمبا چوڑا جھگڑا ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں اسے بتانا پڑا کہ میں اس سے بھی بڑا باورچی ہوں۔ اس سے اعلیٰ قسم کے کھانے تیار کر سکتا ہوں ـــــ اس پر سلیمان نے شرط لگائی کہ اگر میں اس سے اچھے کھانے تیار کر دکھاؤں تو وہ اپنی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سابقہ دو سال کی تنخواہ معاف کر دے گا۔ اور جج بن گئے تم سب لوگ۔ چنانچہ اب مہربانی کرنا۔ اور میرے کھانوں کی اس طرح تعریف کر دینا جس طرح میں نے تمہاری آواز کی کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھا تو مطلب ہے۔ میری آواز اس طرح خراب ہے جس طرح کے کھانے تم پکاؤ گے"۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ابھی سے ناراض نہ ہو جاؤ۔ پلیز ورنہ سلیمان نے میرا ناطقہ بند کر دینا ہے۔ اور میرا ناطقہ بند ہو گیا تو سمجھو کہ سب کچھ ہی بند"۔۔۔۔ عمران نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا اور جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بھئی ہم تو انصاف کریں گے۔۔۔۔ اچھا بتاؤ کب پکا رہے ہو کھانے"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی دلچسپی سے پوچھا۔

"یہی تو مسئلہ آن پڑا ہے۔ کہ جس طرح کے کھانے میں پکا سکتا ہوں اس کے لئے لمبی رقم چاہیئے۔ اور تم جانتی ہو کہ چیل کے گھونسلے میں تو ماس ہو سکتا ہے۔ بے چارے علی عمران کی جیب میں رقم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے اور ہی چکر چلا دیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ تم چکر چلانا تو خوب جانتے ہو"۔۔۔۔ جولیا اب پوری طرح اس کی باتوں میں دلچسپی لے رہی تھی۔

"میں اس معاملے میں صنف نازک کو ہی استاد مانتا ہوں" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں طنز کرتے ہوئے کہا۔ اور جولیا ہنس پڑی۔

"اب تم پٹڑی سے نہ اترو۔ وہ چکر بتاؤ"۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا تنخواہ تو مجھے ملتی نہیں۔ چلو ناک کو ہاتھ لگا کر ہی پکڑ لوں۔ چنانچہ میں نے کھانوں کا سارا خرچہ تمہارے نقاب پوش باس پر ڈال دیا"۔۔۔۔ عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ کیا کھانے کا بل ایکسٹو ادا کرے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو انتہائی اصول پسند آدمی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو صرف اصول پسند ہے میں اصول گر ہوں۔ میں نے ایک چکر چلا دیا۔ میں نے سیکرٹ سروس کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے ایکسٹو سے کہا۔۔۔۔ کہ سیکرٹ سروس کے سارے ممبران تنگ آ کر کے اکتا گئے ہیں۔ اور وہ دارالحکومت سے دور کسی خوبصورت جگہ پر پکنک منانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ اس ڈر سے کہ کہیں باس ناراض نہ ہو جائے براہ راست بات نہیں کرتے۔۔۔۔ اس لئے میں ان کی نمائندگی کر رہا ہوں پہلے تو تمہارا چوہا باس بڑا تلملایا۔ لیکن میں نے اس وقت تک اس کی جان نہ چھوڑی جب تک اس سے ہاں نہ کرا لی۔۔۔۔ یقین کرو جولیا بڑا لمبا چکر چلانا پڑا۔ میں نے اسے بتایا کہ مسلسل کام کرتے کرتے انسان پر ذہنی دباؤ پڑتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔ دل کا دورہ پڑ جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ حکمت میں جتنی بیماریاں مجھے یاد تھیں میں نے ساری کا حوالہ دیا۔ تب وہ مانا"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ـــــ کیا واقعی باس پکنک کے لئے مان گیا ہے"
جولیا نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"ہاں نہ صرف مان گیا ہے بلکہ سارے اخراجات بھی ادا کرنے پر
تیار ہو گیا ہے۔ اب تم خود سوچو کہ جب دور پکنک منائی جائے گی تو
اس پر خاصا خرچہ آئے گا ـــــ اس طرح پکنک میں کھانے بھی پکیں گے
اور میرا مسئلہ حل۔ اب رہ گئی تمہاری منصفی۔ تو تم نے میری حمایت
کی تو آئندہ پکنک تو چھوڑ۔ وہ فلیٹ سے بھی نکلنا بند کر دے گا"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے تم نے تو کمال کر دیا۔ بس تم سمجھو شرط جیت گئے۔ کہاں
جانا ہو گا" ـــــ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ایک سرحدی علاقہ تجویز کیا ہے۔ ذرا لانگ ڈرائیو کا
ہو جائے گی۔ نظارہ بھی خوب صورت ہو گا۔ اب تم ایسا کرو کہ سب
ممبرز کو تیار کر لو ـــــ بلکہ بہتر ہے کہ اپنے فلیٹ میں ہی بلا لو۔ پھر بیٹھ
کر سارا پروگرام طے کر لیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی فون کرتی ہوں۔ تم آ جاؤ" ـــــ جولیا نے
کہا۔ اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آپ کے دماغ کی داد دینی پڑتی ہے۔ کس طرح آپ نے اصل
بات بتائے بغیر سارا مسئلہ حل کر لیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی جولیا تمہیں فون کرے گی۔ تصدیق کے لئے" ـــــ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا ٹیلی فون کی
گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے بلیک زیرو کو رسیور اٹھانے کیلئے کہا۔

"ایکسٹو" ـــــ بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے
میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب۔ ابھی عمران کا فون آیا تھا کہ آپ نے
پکنک پر جانے کی اجازت دے دی ہے" ـــــ جولیا نے اشتیاق
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم نے مجھ سے براہِ راست بات کیوں نہیں کی عمران
کو درمیان میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی" ـــــ بلیک زیرو نے
سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ سر دراصل ....." ـــــ جولیا نے گھبرائے ہوئے
انداز میں کہا۔ اس سے بات نہ بن سکی۔

"بہرحال آئندہ احتیاط رکھنا۔ غیر متعلق آدمی۔ بہرحال غیر متعلق ہی
ہوتا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"اچھا جناب۔ اب ہم غیر متعلق ہو گئے۔ ذرا خرچہ پڑ گیا تو ہمارا تعلق
ہی ختم" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر
ہنس پڑا۔

"عمران صاحب سچی بات ہے کہ اب اس طرح کے ڈرامے
کرتے ہوئے لطف آتا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے
کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دروازے پر دستک کی آواز ابھرتے ہی کمرے کے اندر موجود کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل سنڈاری نے چونک کر سر اٹھایا ـــــ اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن شرما اندر داخل ہوا۔

"سر ـــــ سیکرٹ سروس کے چیف جناب شاگل تشریف لائے ہیں" ـــــ کیپٹن شرما نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے بلاؤ" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔ کیپٹن شرما سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"خوش آمدید مسٹر شاگل۔ آپ کو یہاں تک پہنچنے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی" ـــــ کرنل سنڈاری نے اٹھ کر شاگل کا استقبال کر

ئے کہا۔

"نہیں۔ تکلیف کیسی۔ البتہ میں اس اچانک کال کی وجہ نہیں سمجھ سکا" ں نے کرنل سنڈاری سے مصافحہ کرتے ہوئے سپاٹ لہجے ں کہا۔

"وجہ ایسی ہے کہ فون پر نہیں بتائی جا سکتی تھی۔ تشریف رکھیں۔ تم ی بیٹھو کیپٹن شرما" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا اور شاگل کے ے کھڑے ہوئے کیپٹن شرما کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ان کے بیٹھنے کے بعد کرنل سنڈاری نے میز کے کنارے پر لے ہوئے مختلف بٹن دبا کر کمرے کا حفاظتی نظام آن کر دیا۔

اور اس کے بعد اس نے کریک اس میں موجود گن اور پھر شوگران طرف سے موسمی سنٹر کی تعمیر اور برفانی انسانوں کے حملوں سے لے ر پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کے سپیشل ایجنٹ حاتم کی موت اور اپنے ں آدمی کو رپورٹ تک تمام باتیں تفصیل سے شاگل کو بتا دیں۔

"اوہ ویری گڈ۔ بڑی عجیب ترکیب استعمال کی آپ نے۔ بہرحال ی دلچسپ اور انوکھی ترکیب تھی۔ لیکن اب مزید کیا پرابلم پیش آ گیا ہے۔ جس کے لئے مجھے بلوایا گیا ہے" ـــــ شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور کرنل سنڈاری نے خصوصی میٹنگ میں سیکرٹری دفاع کے شے اور پھر میٹنگ کے فیصلے کی تفصیلات بتا دیں۔

"ہمارا مقصد یہ تھا کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارگزاری جائزہ لیتے رہیں۔ اول تو مجھے یقین ہے کہ انہیں پتہ ہی نہ چلے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گا۔ لیکن پھر بھی ہمیں ہر طرف سے محتاط رہنا ہوگا"۔۔۔۔ کرنل سنڈاری نے کہا۔

"سیکرٹری دفاع صاحب کی بات سو فیصد درست ہے۔ پورے کیفے کو اڑا دینا بہت بڑی حماقت تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس معاملے میں بال کی کھال اتار لینے میں ماہر ہے۔ وہ لازماً اس کی تحقیق کرے گی۔۔۔۔ اور پھر آپ کا سارا پروگرام دھرا کا دھرا رہ جائے گا۔ میں ان لوگوں کی کارگزاری جانتا ہوں۔ اگر وہ بے سب ہوتے ہیں تو صرف میرے سامنے۔ میں نے کبھی کافرستان میں انہیں کامیاب نہیں ہونے دیا۔۔۔۔ ویسے آپ بے فکر رہیں آپ نے اچھا کیا کہ مجھے سب کچھ بتا دیا۔ اب اگر وہ چاہیں بھی سہی تو کچھ نہیں کر سکیں گے۔ شاگل ان کے سامنے ایسی دیوار ہوگا جس سے وہ سر ٹکرا کر مر تو سکتے ہیں اسے عبور نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ شاگل نے بڑے فخریہ انداز میں باقاعدہ اپنی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ آپ سے وہ ڈرتے ہیں۔ بہرحال اب آپ کا کام ہے کہ اگر وہ یہاں اس مشن کے لئے آئیں تو آپ انہیں روکیں"۔۔۔۔ کرنل سنڈاری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے اصل سائٹ دکھا دیں۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اصل واقعات کا علم ہو گیا تو ہو سکتا ہے وہ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے براہ راست یہیں پہاڑی پر ہی نہ اتر پڑیں اور میں ان کا وہاں شہر میں انتظار کرتا رہ جاؤں"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں سر۔ اگر وہ یہاں آئے تو ان کی لاشیں چیل کوے کھائیں گے وہ زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ کیپٹن شرما کا سیل اس کریک کی حفاظت کر رہا ہے"۔۔۔۔ کرنل سنڈاری نے کیپٹن شرما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہیں جانتے۔ وہ مجسم شیطان ہیں۔ میں خود کیپٹن شرما کے حفاظتی انتظامات دیکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے پھر ہی تسلی ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"اوکے۔۔۔۔ کیپٹن شرما آپ چیف شاگل کو اپنے ہمراہ لے جائیں اور ان کی تسلی کرائیں۔ یہ ضروری ہے"۔۔۔۔ کرنل سنڈاری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آیئے"۔۔۔۔ کیپٹن شرما نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور شاگل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ کرنل سنڈاری بھی اٹھا اور پھر ان دونوں نے آپس میں بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اور شاگل کیپٹن شرما کے ہمراہ دفتر سے باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ اونچی نیچی پہاڑیوں پر دوڑ رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شرما تھا۔ جب کہ شاگل اس کے ساتھ بیٹھا بغور ارد گرد کے علاقے کو دیکھ رہا تھا۔

"خاصا دشوار گزار اور ویران علاقہ ہے"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد شاگل نے کہا۔

"یس سر۔۔۔۔ یہ علاقہ بے حد دشوار گزار ہے۔ اس لئے یہاں آبادی بھی نہیں ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شرما نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تقریباً تین گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد آخر کار وہ اس چوکی تک پہنچ گئے جو کیپٹن شرما نے کریک کی حفاظت کے لئے قائم کی تھی۔ یہ اس درّہ سے ذرا ہٹ کر ایک بہت بڑی قدرتی غار تھی۔ جو پاکیشیائی علاقے سے تو نظر نہ آتی تھی ——— جب کہ شوگران علاقے سے صاف نظر آتی تھی۔ پھر کیپٹن شرما اُسے کریک میں لے گیا۔ اس کے لئے نائلون کی بنی ہوئی خصوصی سیڑھی استعمال کی گئی۔ اور شاگل بے چارے کی تو کریک تک پہنچتے پہنچتے جان پر بن گئی ——— وہ شہری سہولتوں کا عادی تھا۔ لیکن اپنی لاج رکھنے کے لئے بہر حال اس نے ہمت کر ہی لی۔ کریک میں موجود خصوصی گن اور اس کا تمام آپریٹنگ نظام دیکھ کر شاگل حیران رہ گیا ——— پھر کیپٹن شرما نے اُسے تفصیل سے اپنے حفاظتی انتظامات کے متعلق بتایا۔ اور شاگل کیپٹن شرما کی ذہانت پر بے حد خوش ہوا۔ واقعی کیپٹن شرما نے ایسے انتظامات کئے تھے کہ ایک چڑیا بھی بچ کر نہ جا سکتی تھی۔

"ویری گڈ کیپٹن شرما ——— واقعی تم نے بے حد اچھے انتظامات کئے ہیں۔ میں بے حد خوش ہوا ہوں" ——— شاگل نے دل سے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

اور کیپٹن شرما نے خوش ہو کر اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس وقت وہ واپس چوکی میں پہنچ گئے تھے۔

"یہاں سے کوئی ایسی جگہ ہے جہاں سے میں اس ڈیم کا جو گن کریک کا ٹارگٹ ہے تفصیلی معائنہ کر سکوں۔ میں اس ڈیم کو دیکھنا چاہتا ہوں، جس کے لئے اس قدر زبردست انتظامات کئے گئے ہیں"

شاگل نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ ویسے سر آپ نے اس کا نام گن کریک خوب رکھا ہے۔ اچھا نام ہے" ——— کیپٹن شرما نے مسکراتے ہوئے کہا اور شاگل ہنس پڑا۔

اور کیپٹن شرما نے چوکی سے ایک طاقتور دوربین اٹھائی اور شاگل کو لے کر ایک اونچی پہاڑی کی طرف چل پڑا۔

"یہاں آپ بڑے اطمینان سے تفصیلی معائنہ کر سکتے ہیں" کیپٹن شرما نے پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر دوربین شاگل کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

اور شاگل نے دوربین آنکھوں سے لگا کر ڈیم کا معائنہ شروع کر دیا۔ وہ کافی دیر تک ڈیم کو دیکھتا رہا۔

"ڈیم کی حفاظت کے لئے بڑے انتظامات کر رکھے ہیں ان لوگوں نے۔ لیکن ان کے فرشتوں کو بھی علم نہیں کہ ہم جب چاہیں گن کریک کے ذریعے ایک لمحے میں ڈیم کو اڑا دیں ——— ان کے سارے انتظامات دھرے کے دھرے رہ جائیں۔ بہت خوب۔ واقعی اس ڈیم کی ایسی اہمیت ہے کہ اسے توڑنے کے لئے اس قسم کے انتظامات ضروری تھے" ——— شاگل نے دوربین سے ڈیم کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شرما نے سر ہلا دیا۔

شاگل نے ڈیم کو دیکھتے دیکھتے دوربین کو ارد گرد کے علاقے کا جائزہ لینے کے لئے گھمایا ہی تھا کہ وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اور اگلے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ وہ جس جگہ کھڑا تھا۔ وہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پہاڑی چٹان کی نکڑ تھی۔ اور اچانک اچھلنے کی وجہ سے وہ ہزاروں فٹ کی گہرائی میں گرتے گرتے بچا۔ کیپٹن شرما نے اُسے انتہائی مہارت سے سنبھال لیا تھا ـــــ ورنہ شاگل کی موت یقینی ہو جاتی۔ اس کے حلق سے چیخ بھی اس اچانک گرنے کی وجہ سے نکلی تھی۔ دوربین اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی تھی۔ لیکن چونکہ اس کا تسمہ اس کے گلے میں تھا اس لئے وہ نیچے گرنے سے بچ گئی تھی ـــــ اور گلے میں ہی لٹکتی رہ گئی۔

"اوہ شکریہ شکریہ۔ آپ نے میری جان بچا لی" ـــــ شاگل نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ویسے موت کے خوف سے اس کے جسم پر ابھی تک لرزہ طاری تھا۔

"یہ آپ کو اچانک کیا ہو گیا تھا سر۔ یہاں تو معمولی سی غلطی سے جان چلی جاتی ہے" ـــــ کیپٹن شرما نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اوہ واقعی۔ مجھے دراصل خیال ہی نہ رہا کہ میں کہاں کھڑا ہوں۔ میں نے دیکھا ہی ایسا نظارہ تھا" ـــــ شاگل نے کہا۔ اور پھر اس نے اپنے چہرے پر موجود گھبراہٹ شرما سے چھپانے کے لئے دوبارہ دوربین آنکھوں سے لگا لی۔

"کیسا نظارہ سر" ـــــ کیپٹن شرما کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔ وہ سمجھ ہی نہ سکا تھا کہ ایسا کون سا نظارہ ہو سکتا ہے جسے اچانک دیکھتے ہی چیف اس طرح بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اچھا ہوا میں یہاں آ گیا۔ کرنل سنڈاری تو کہہ رہے تھے

کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہی نہیں۔ حالانکہ عمران یہاں موجود ہے" ـــــ شاگل نے اُسی طرح دوربین آنکھوں سے لگائے ہوئے جواب دیا۔

"کون موجود ہے۔ کہاں سر" ـــــ کیپٹن شرما نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سیکرٹ سروس کا چیف پاگل ہو گیا ہو۔

"پاکیشیا کا شیطان۔ علی عمران۔ اس کے ساتھی لازماً سیکرٹ سروس کے رکن ہی ہو سکتے ہیں" ـــــ شاگل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور پھر دوربین اتار کر اس نے کیپٹن شرما کی طرف بڑھا دی۔

"ڈیم سے دائیں ہاتھ پہ پہاڑی کو دیکھو" ـــــ شاگل نے کہا۔ اور شرما نے جلدی سے دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ اور چند لمحوں بعد اُسے پہاڑی پر بیٹھے ہوئے بہت سے افراد نظر آ گئے۔ ان میں ایک غیر ملکی عورت بھی تھی ـــــ وہ سب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"یہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں" ـــــ کیپٹن شرما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ علی عمران کی موجودگی تو یہی بتاتی ہے۔ وہ ہے علی عمران۔ جس کی شکل پر حماقت برستی رہتی ہے" ـــــ شاگل نے کہا۔

"احمق سا نوجوان ـــــ ہاں سر۔ وہ ایک درخت کی طرف جا رہا ہے۔ اس کے چہرے پر حماقت نظر آ رہی ہے" ـــــ کیپٹن شرما

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے کہا۔

"یہی علی عمران ہے۔ پاکیشیا کا شیطان۔ اور باقی سب یقیناً سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں گے۔ بظاہر وہ پکنک منا رہے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ دراصل یہاں کے متعلق سن گن لینے کے لئے آئے ہیں ـــــ آؤ چلیں۔ اب مجھے فوری کارروائی کرنی ہوگی" ـــــ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

اور شرما نے سر ہلاتے ہوئے دوربین آنکھوں سے ہٹالی۔

"سر۔ یہ جگہ جہاں وہ پکنک منا رہے ہیں۔ واقعی ایک پکنک سپاٹ ہیں۔ یہاں اکثر پکنک پارٹیاں آتی رہتی ہیں" ـــــ شرما نے کہا۔

"تم نہیں جانتے۔ تم جان ہی نہیں سکتے۔ مجھے مکمل یقین ہے کہ یہ پکنک منانے نہیں آئے۔ یہ ضرور کسی خاص چکر میں آئے ہیں۔ ہوسکتا ہے وہ یہاں اترنے کے لئے کسی ٹارگٹ کا انتخاب کرنے آئے ہوں ـــــ تم پوری طرح محتاط رہنا۔ میں بھی پوری سیکرٹ سروس کو الرٹ کر دیتا ہوں" ـــــ شاگل نے واپسی کے لئے مڑتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ہم ہر لحاظ سے چوکنا رہتے ہیں۔ اگر یہ لوگ یہاں آتے بھی سہی تو زندہ نہ بچ سکیں گے" ـــــ کیپٹن شرما نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے واپس شہر پہنچاؤ جلدی کرو۔ تاکہ میں انتظامات مکمل کر لوں" ـــــ شاگل نے کہا اور کیپٹن شرما اُسے لے کر چوکی کی طرف بڑھ گیا۔ شاگل کے چہرے پر شدید بے چینی اور اضطراب کے آثار نمایاں تھے

"بڑی خوب صورت جگہ ہے" ـــــ جولیا نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی اس بار عمران نے اس قدر خوب صورت جگہ پکنک کے لئے منتخب کر کے لطف دوبالا کر دیا ہے" ـــــ صفدر نے جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ارے میں نے تو ہنی مون کے لئے اس جگہ کا انتخاب کر رکھا تھا۔ اب کیا کروں قسمت کہ باراتی بھی ساتھ آ گئے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"عمران۔ پکنک کا لطف غارت نہ کرو اور اپنا منہ پلیز بند رکھو۔ میرا دماغ خراب نہیں ہے کہ میں تم جیسے احمق آدمی کے ساتھ شادی کر کے اپنی زندگی کا بیڑہ غرق کر لوں" ـــــ جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ پکنک کی وجہ سے وہ بھی کھل کر بات کر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

رہی تھی۔ اور جولیا کی بات سن کر ایک طرف کھڑے تنویر کا چہرہ یک لخت
کھل اٹھا۔

"بیڑے کی غرقابی کے لئے تو ڈیم کا پانی ہی کافی ہے۔ البتہ میں
نے تو سنا تھا کہ عقلمند لڑکیاں احمق شوہروں کو پسند کرتی ہیں۔ لیکن
تمہاری بات سن کر مجھے تمہاری عقل کے متعلق کچھ شک سا پیدا ہو گیا
ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ایک کار آ رہی ہے۔ میرے خیال میں ادھر ہی
آ رہی ہے" ——— اچانک چوہان نے کہا۔

"کار آ رہی ہے۔ پھر یقیناً اس میں مولوی صاحب چھوہاروں کی بو
اٹھائے آ رہے ہوں گے" ——— عمران نے چونک کر نیچے جاتی ہو
سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کار اب موڑ کاٹ کر نظر آنے لگ
گئی تھی۔ اس کا رخ واقعی ادھر ہی تھا۔

"یہ کون رنگ میں بھنگ ڈالنے آ رہا ہے" ——— تنویر نے غص
انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"رنگ میں بھنگ ڈالی جائے تو رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ البتہ بھ
میں رنگ ڈال دیا جائے تو بے چاری بھنگ کا نشہ ہرن بلکہ شیر چ
بن جاتا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب سچ بتائیں یہ کون ہو سکتے ہیں۔ کہیں واقعی آ
نے تو کسی کو نہیں بلا لیا" ——— صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے بھائی۔ یہ مشہور پکنک سپاٹ ہے۔ یہاں کوئی بھی آ
ہے۔ ویسے خدا کرے مولوی صاحب ہی ہوں" ——— عم

نے کہا۔

اور پھر اس وقت تک خاموشی طاری رہی جب تک کار ایک موڑ
کاٹ کر ادھر نہ پہنچ گئی۔ وہ ان سے کچھ فاصلے پر جا کر رکی۔ ان سب کی
نظریں کار پر ہی جمی ہوئی تھیں ——— کار کا دروازہ کھول کر ایک لمبا تڑنگا اور
خاصا وجیہہ آدمی جس نے عام سا لباس پہنا ہوا تھا۔ نیچے اترا۔ اور پھر
اس نے مڑ کر ڈگی کھولی اور اس میں سے ایک بڑا سا بیگ اٹھا کر کاندھے
پر لادا اور مڑ کر پہاڑی کی دوسری طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک نظر
ان پر ڈالی تھی۔ اور پھر مڑ گیا تھا۔

"ارے کمال ہے۔ کیا بے چارہ اندھا ہو گیا ہے" ——— عمران
نے اچانک تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"اندھا ہو گیا ہے ——— کیا مطلب" ——— تنویر اور صفدر دونوں
نے چونک کر پوچھا۔

"ارے یہ تو میرا لنگوٹیا اور بے تکلف دوست آصف جاہ ہے۔
ہم اسے کالج میں آصف جا ——— جا ——— کہہ کر پکارتے تھے تو یہ
ہم سے لڑ پڑتا تھا ——— لیکن اب تو یہ واقعی جا ——— جا ——— ہو
گیا ہے۔ اس نے مجھے دیکھا ہے تو پہچانا کیوں نہیں۔ اوہ جوانی میں
تمہارا یہ تو بہت قابل افسوس ہے" ——— عمران نے کہا۔

"آپ اسے اندھا کہہ رہے ہیں۔ وہ مصوری کا سٹینڈ نصب کر رہا
ہے۔ مصور اندھے ہوتے ہیں" ——— نعمانی نے ہنس کر کہا۔

"چلو چھوڑو۔ اچھا ہوا ادھر چلا گیا۔ اب تم کھانا پکانا شروع کر دو۔
ہیں ارے تم سلیمان کو تو ساتھ لائے ہی نہیں" ——— جولیا نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چونک کر کہا۔

"سلیمان کو ساتھ لے آکر میں نے اپنے آپ پر ظلم کرنا تھا۔ جس ترکیب سے میں نے کھانا پکانا ہے وہ ترکیب اس نے دیکھ لی اور اس پر عمل شروع کر دیا تو پھر میری زندگی کے باقی دن یقیناً ہسپتال میں ہی گزریں گے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"لیکن پھر اس شرط کا کیا ہو گا" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ شرط تو میں نے جیت بھی لی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اُسے خیالی پلاؤ پکانا آتا ہے۔ اس نے کہا نہیں خیالی پلاؤ تو نہیں آتا۔ البتہ چکن پلاؤ۔ مٹن پلاؤ۔ مٹر پلاؤ۔ شامی پلاؤ۔ اور پتہ نہیں کون کون سے پلاؤ کے نام لینے شروع کر دیئے ——— لیکن خیالی پلاؤ پکانا نہیں آتا۔ اس پر میں نے اُسے بتایا کہ میری تو ساری زندگی خیالی پلاؤ پکاتے گزری ہے تو اس غریب کو میری مہارت پر یقین لانا پڑا۔ اور میں نے انعام کے طور پر اُسے خیالی پلاؤ پکانے کی ترکیب بتا دی۔ اور اب وہ فلیٹ میں بیٹھا خیالی پلاؤ پکا رہا ہو گا" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور سیکرٹ سروس کے ارکان کے ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ گئے۔

اُسی لمحے کار سے اترنے والا نوجوان انہیں اپنی طرف آتا دکھا دیا۔ اس کے ہونٹوں میں بغیر جلا سگریٹ دبا ہوا تھا۔ اور چہرے پر قدرے شرمندگی کے آثار تھے ——— عمران تو سمجھ گیا تھا کہ

بلیک زیرو ہے۔ لیکن بلیک زیرو نے چونکہ ایک نیا میک اپ کر رکھا تھا۔ اس لئے عمران نے اس کا نام بھی بدل دیا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے اس کی اصل شکل میں تو سیکرٹ سروس کے ممبران سر سلطان کی بیٹی کی شادی میں اس سے مل چکے تھے ——— وہاں عمران نے اس کا نام طاہر ہی بتایا تھا۔

"معاف کیجئے۔ ماچس تو ہو گی آپ کے پاس ——— بجانے میں ماچس لیوں بھول آیا" ——— بلیک زیرو نے قریب آکر چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اس طرف کھڑا تھا۔

"نہ صرف ماچس بلکہ نگاہ بھی شاید گھر بھول آئے ہو۔ مسٹر آصف جا ——— جا ——— جا ———" ——— عمران نے جو دوسری طرف کھڑا تھا۔ مڑ کر کہا اور جا ——— جا ——— جا ——— کے الفاظ اس نے باقاعدہ ترنم سے کہے تھے۔

بلیک زیرو نے یوں چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ جیسے وہ اسے پہلی بار دیکھ رہا ہو۔ پھر اس کے لبوں میں دبا ہوا بغیر جلا سگریٹ خود بخود نیچے گر گیا ——— اس کا منہ کھل گیا تھا۔ اور آنکھیں پھیلنی شروع ہو گئی تھیں۔ وہ اچانک حیرت ظاہر کرنے کی واقعی بے داغ اداکاری کر رہا تھا۔

"ارے ارے منہ زیادہ نہ کھولنا یہاں کی مکھیاں بے حد شریر ہیں۔ حلق کے اندر جا کر ڈسکو ڈانس کرنا شروع کر دیتی ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ تم تم ——— عمران تم" ——— بلیک زیرو نے خوشی سے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چیختے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ یوں اچھل کر عمران کی طرف دوڑا جیسے اُسے بغل میں دبا کر پہاڑی سے نیچے چھلانگ لگا دے گا۔

"ارے بچاؤ بچاؤ۔ ارے تم جا۔۔۔ جا۔۔۔ جا۔۔۔ کی بجائے آ۔۔۔ آ۔۔۔ کب سے بن گئے ہو"۔۔۔۔ عمران نے تیزی سے ایک طرف دوڑ لگاتے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو بے اختیار یوں رک گیا۔ جیسے اس کے چہرے پر شدید شرمندگی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"اوہ آپ حضرات معاف کیجئے گا۔ اس سور کو میں نے کافی عرصے کے بعد دیکھا ہے۔ اس لئے میں بے اختیار دوڑ پڑا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے رک کر جولیا اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سور کا لقب سن کر جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کیوں آئینہ دیکھنا چھوڑ دیا ہے کیا"۔۔۔۔ عمران نے رک کر جواب دیا اور اس بار قہقہوں سے واقعی ساری پہاڑی گونج اٹھی۔ بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔

"تم میں کوئی تبدیلی ہی نہیں آئی۔ وہی شیطان ہو اب تک"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس عمران سے زبردستی بغل گیر ہو گیا۔

"ارے ارے ٹھہرو۔ مجھے لاحول پڑھنے کا موقع تو دو۔ ارے میری پسلیاں"۔۔۔۔ عمران نے بُری طرح تڑپتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اُسے چھوڑ دیا۔

"بڑے عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے تم سے۔ کہاں رہتے ہو"

بلیک زیرو نے گلہ کرتے ہوئے کہا۔

"ملاقات کیسے ہوتی۔ میں مسلسل لاحول کا ورد پڑھتا رہتا ہوں۔ بس تم پکنک کی خوشی میں بھول گیا اور تم نے آج ہی دبا لیا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اب آپ آپس میں ہی باتیں کرتے رہیں گے یا کوئی تعارف وغیرہ بھی ہو گا"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے لقمہ دیا۔

"تعارف تو اس نے اپنا خود کرا دیا۔ یعنی شیطان۔ ویسے پہلے اس کا نام آصف جلا۔۔۔ جا۔۔۔ تھا۔ یا کم از کم تبدیلی نام کا اشتہار تو دے دیتے۔ کہ آج سے میں نے اپنا نام آصف جاہ کی بجائے شیطان رکھ لیا ہے۔ کم از کم لوگوں کو تمہارے اصل نام کا علم ہو جاتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا اشتہار تو میں نے پڑھا تھا کہ تم نے اپنا نام شیطان کی بجائے عمران رکھ لیا ہے۔ میں نے کہا۔ چلو قافیہ تو ایک ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور سب ایک بار پھر ہنسنے لگے۔

"مطلب یہ کہ ہم آپس میں ہی نام بدلتے رہے۔ چلو کوئی بات نہیں دوستی اسی کا نام ہے۔ آؤ تمہارا اب باقاعدہ تعارف کرا دوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے بڑی سنجیدگی سے سب کے اصل نام بتا کر ان سے بلیک زیرو کا تعارف کرایا۔

"اب اپنا بقیہ تعارف تم خود کرا دو۔ آج کل کیا کر رہے ہو"۔ عمران نے ایک طرف بچھی ہوئی دری پر سب کے ساتھ بلیک زیرو کو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بٹھاتے ہوئے کہا۔

"اب تم سے کیا چھپانا۔ میرا تعلق یہاں کی ایم سیکرٹ سروس سے ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا یہ فقرہ اس قدر خلاف توقع تھا کہ باقی لوگ تو ایک طرف رہے عمران کا منہ بھی حیرت سے کھل گیا۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ بلیک زیرو اس طرح کھل جائے گا۔۔۔ ایم کے لفظ پر کسی نے غور ہی نہ کیا تھا۔

"لیکن اس ملک میں نمرود تو موجود نہیں ہے پھر یہ سیکرٹ سروس"۔ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"نمرود کا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق"۔۔۔ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بھئی خفیہ خدمت تو صرف مچھروں کے لئے ہی مخصوص ہے۔ وہ رات کے اندھیرے میں آتے ہیں اور انسانوں کی خدمت کر جاتے ہیں"۔ عمران نے منہ بنا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"وہ تو سیکرٹ سروس ہو ہی نہیں سکتے وہ تو باقاعدہ اپنی آمد کا اعلان کرتے ہیں۔ اب میں نے تو بتا دیا۔ اب تم بھی تو بتاؤ کیا کر رہے ہو آج کل۔۔۔ یہ سب دوست شاید تمہارے دفتر کے ساتھی ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہارا تعلق واقعی سیکرٹ سروس سے ہے تو پھر تمہیں پتہ چلنا چاہیئے کہ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی جھنجلاہٹ تھی جیسے اُسے

بلیک زیرو کا سیکرٹ سروس کا حوالہ دینا ذہنی طور پر ناگوار گزرا ہو۔

"کمال ہے اب میرے ہی منہ پر بیٹھے جھوٹ بول رہے ہو جیسے میں نے چیف کو کبھی نہ دیکھا ہو"۔۔۔ بلیک زیرو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"آپ نے چیف کو دیکھا ہوا ہے"۔۔۔ جولیا نے یک لخت پوچھا۔

"ہاں مس۔ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں بار دیکھا ہے۔ میں اندھا تو نہیں ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جولیا کو جواب دیا۔

"ذرا ان کا حلیہ تو بتایئے"۔۔۔ جولیا نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔ باقی ممبران بھی حیرت سے منہ پھاڑے بلیک زیرو کو دیکھ رہے تھے جو نہ صرف سیکرٹ سروس سے متعلق ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا بلکہ چیف کو ہزاروں بار دیکھنے کی بات بھی کر رہا تھا۔ صورت حال ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"حلیہ۔ ان کی لمبی لمبی سفید مونچھیں ہیں۔ سرخ و سفید رنگ ہے۔ گنجے سر سے گنجے ہیں۔ لمبے قد اور چھریرے جسم کے مالک ہیں۔ اس محکمے میں آنے سے پہلے انٹیلی جنس ٹریننگ اسکول میں پرنسپل تھے"۔ بلیک زیرو نے باقاعدہ حلیہ بتاتے ہوئے کہا۔

اور سب آنکھیں پھاڑے حیرت سے بلیک زیرو کو دیکھتے رہ گئے۔ وہ آج تک چیف کی شکل دیکھنے کی حسرت میں مر رہے تھے اور یہ اجنبی ان کا حلیہ اور سابقہ زندگی کے متعلق یوں بتا رہا تھا جیسے یہ کوئی خاص بات ہی نہ ہو۔

"ان کا نام کیا ہے"۔۔۔ اس بار تنویر نے پوچھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ان کا نام کرنل حسن ہے" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کرنل حسن ——— کیا مطلب ——— پہلے ان کا تعلق ملٹری سے تھا" جولیا نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔

"پہلے کا کیا مطلب۔ وہ شروع سے ہی ملٹری سے متعلق رہے ہیں بتایا تو ہے پہلے ٹریننگ اسکول کے پرنسپل تھے اب چیف بن گئے ہیں" بلیک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ جیسے اُسے جولیا کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو ——— اور اتنے وقفے میں پہلی بار عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بلیک زیرو صرف سسپنس پھیلا رہا ہے۔ کرنل حسن واقعی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف تھے۔ اور بلیک زیرو ملٹری انٹیلی کو صرف سسپنس پھیلانے کے لئے سیکرٹ سروس کہہ رہا ہے۔ اب اُسے ایم کا بھی خیال آگیا تھا ——— ایم ظاہر ہے ملٹری کا ہی مخفف ہو سکتا ہے۔

"لیکن کرنل حسن تو ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ہیں" ——— کیپٹن شکیل نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔ وہ پہلے ملٹری انٹیلی جنس میں رہا تھا۔

"ہاں۔ میں بھی انہی کی بات کر رہا ہوں۔ پہلے اسے انٹیلی جنس کہتے تھے اب اس کا نام بدل کر ملٹری سیکرٹ سروس رکھ دیا گیا ہے۔ یعنی ایم سیکرٹ سروس۔ آپ انہیں کیسے جانتے ہیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔ اور دوسرے لمحے جولیا سمیت سب ممبرز کے حیرت سے کھلے ہوئے منہ ایک جھٹکے سے بند ہو گئے۔

"میں بھی کبھی ملٹری انٹیلی جنس میں تھا۔ آپ کا تعلق کس شعبے سے ہے" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کرنل حسن کا پرسنل سیکرٹری ہوں۔ دو سال پہلے اس شعبے میں آیا ہوں۔ اس سے پہلے میں کمانڈو سیکشن میں تھا" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے پہلے تو صرف سیکرٹ سروس کہا تھا۔ اب آپ ملٹری سیکرٹ سروس کہہ رہے ہیں" ——— جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید بلیک زیرو کی وضاحت کے بعد خاصی مایوسی ہوئی تھی۔

"ہم عرف عام میں ملٹری کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ صرف ایم سیکرٹ سروس ہی کہتے ہیں۔ میں نے ایم سیکرٹ سروس ہی تو کہا تھا۔ یہ تو آپ نے بیچ میں تفصیل پوچھی تو میں نے بتا دی ——— لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ پہلے آپ کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے۔ اور اب مایوسی سی نظر آ رہی ہے۔ کیا بات ہے۔ اور آپ نے اپنے متعلق بھی تفصیل نہیں بتائی" بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یار یہ تفصیل نہ ہی پوچھو تو اچھا ہے۔ میرے علاوہ ان سب کا تعلق بھی ایم سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس لئے یہ حیران ہوئے تھے کہ ہمارا گمنام بلکہ گم شکل ساتھی کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہاں سے پیدا ہو گیا ——— لیکن تمہاری وضاحت کے بعد اتنے اچھے ساتھی کے بچھڑنے سے مایوسی پیدا ہوئی۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ جناب فیاض کا پرسنل سیکرٹری ہوں۔ اس کے دیئے ہوئے فلیٹ میں رہتا ہوں ——— اپنے باورچی کا پکا ہوا کھانا کھاتا ہوں۔ جناب فیاض کے لئے بھتے کی وصولی کا کام کرتا ہوں" ——— عمران نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ایم سیکرٹ سروس سے ـــــ لیکن میں نے تو ان میں سے کسی کو ایم سیکرٹ سروس میں نہیں دیکھا" ـــــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"جس طرح تم ملٹری سیکرٹ سروس کو عرف عام میں ایم سیکرٹ سروس کہتے ہو۔ اس طرح یہ لوگ بھی اپنی پیشہ دارانہ تنظیم کو ایم سیکرٹ سروس ہی کہتے ہیں ـــــ ویسے بھی منشیات کی سمگلنگ کرنے والی تنظیم کا نام ایم سیکرٹ سروس ہی ہونا چاہیئے۔ سمگلنگ بھی تو سیکرٹ کا ہی ہے اور منشیات کا مخفف ایم ہی ہوتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا مذاق ہے۔ بہرحال آپ نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتائیں۔ میں نے تو آپ کو عمران کا دوست سمجھ کر سب کچھ بتا دیا تھا۔ اسے ہاں میں تو یہاں مصوری کرنے آیا تھا اور بیٹھ گیا یہاں باتیں کرنے۔ وہ میرا سگریٹ۔ اسے ہاں میں تو ماچس لینے آیا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے جیبوں کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔

"حضرت موسیٰ آگ لینے گئے تھے اور انہیں پیغمبری مل گئی تھی۔ لیکن تم ماچس لینے آئے تھے کہیں واپس جا کر دہریت کا دعویٰ نہ کر دینا" عمران نے کہا۔

اور بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ باقی لوگ بھی بے اختیار ہنس پڑے اور محفل پر چھائی ہوئی سنجیدگی یک لخت دور ہو گئی۔

"اب ماچس دے دیجیئے تاکہ میں سگریٹ سلگا کر اپنے کام

جاؤں۔ تاکہ مزید مداخلت بے جا کا مرتکب نہ ہوتا رہوں"

بلیک زیرو نے جیب سے سگریٹ کی ڈبیا نکال کر اس میں سے ایک سگریٹ کھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"چھوڑو اس مصوری کو۔ ہم سب یہاں تفریح کرنے اور پکنک منانے آئے ہیں۔ تم بھی شامل ہو جاؤ۔ ابھی مس جولیا بیلے ڈانس کا مظاہرہ کریں گی۔ یہ بڑی ماہر فن بیلے ڈانسر ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ مجھے ڈانسر بنا دیا۔ سوری مسٹر آصف جاہ۔ اس کی تو بکواس کرنے کی عادت ہے" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اس میں برائی بھی کیا ہے مس جولیا۔ یہ تو ایک فن ہے۔ مجھے پتہ ہے۔ عمران کالج لائف میں بہترین ڈانس کرتا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس دوران تنویر نے اسے ماچس دے دی تھی۔

"عمران اور ڈانسر ـــــ واہ مزہ آ گیا ـــــ عمران اب تمہیں ڈانس دکھانا ہو گا" ـــــ سب نے بری طرح چونک کر کہا۔

"ارے ارے میں نے جولیا کے ڈانس کی بات کی تو جولیا نے بکواس کہہ کر ٹال دیا۔ اور اب اگر میں کہوں کہ مسٹر آصف جاہ جاہ بکواس کر رہے ہیں تو آپ یقین نہیں کر رہے" ـــــ عمران نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔ وہ نیہ اب پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"بہرحال تمہیں آتا ہے یا نہیں آتا۔ اب تمہیں ڈانس کرنا ہی ہوگا۔ یہ ہم سب کا فیصلہ ہے"۔۔۔۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

وہ بھلا ایسا موقع کہاں ہاتھ سے جانے دیتی تھی۔

"اچھا اگر تم سب بضد ہو تو چلو ایسا ہی سہی۔ بولو کون سا ڈانس دیکھ پسند کرو گے۔ کوبرا ڈانس۔ لڈی۔ خٹک یا پھر انگلش ڈانس۔ چاچا ڈسکو۔ راک اینڈ رول۔ یا پھر سب سے خوب صورت ڈانس چیپت ڈانس" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیپت ڈانس۔۔۔۔ یہ کیسا ہوتا ہے"۔۔۔۔ سب نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں دیکھا۔ کمال ہے۔ دنیا کے سب سے خوب صورت ڈانس کو تم نے آج تک نہیں دیکھا۔ چلو آج میں وہی دکھا دیتا ہوں۔ لیکن اس کے قواعد ہیں۔۔۔۔ سب لوگ گھیرا ڈال کر بیٹھ جائیں۔ پھر چیپت ڈانس شروع ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے پوری طرح رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب جلدی سے دائرہ بنا کر بیٹھ گئے۔ ان سب کے چہروں پر مکمل اشتیاق تھا۔

عمران دائرے کے درمیان کھڑا ہو گیا۔

"دیکھو دائرہ نہ توڑنا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا چٹاخ کی آواز سنائی دی اور عمران کی بھرپور چیپت تنویر کے سر پر پڑی۔ اور دوسرے لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بلیک زیرو کے سر پر چیپت ماری۔

"تم۔۔۔۔ تم نے مجھے چیپت ماری ہے۔ تمہاری یہ جرأت"

تنویر یک لخت دھاڑتا ہوا اٹھا۔ اور عمران کی طرف لپکا۔ جب کہ بلیک زیرو بیٹھا اپنا سر سہلا رہا تھا۔ چیپت خاصی زوردار پڑی تھی۔

"ارے ارے یہ تو ابھی ابتدا تھی۔ تم ابھی سے گھبرا گئے"۔ عمران نے چھلانگ لگا کر ایک طرف دوڑتے ہوئے کہا۔

اور باقی لوگ ہنستے ہنستے پاگل سے ہو گئے۔ تنویر بھی دو چار قدم دوڑ کر رک گیا اور پھر شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔ ظاہر ہے اپنے ساتھیوں کو اس طرح ہنستا دیکھ کر اسے عقل آ گئی کہ وہ جتنا عمران کے پیچھے بھاگے گا عمران نے اسے اتنا زیادہ تماشہ بنا دینا ہے۔۔۔۔ اور عمران سے کچھ بعید نہیں کہ اسی بھاگ دوڑ میں وہ اسے دو چار اور چیپت رسید کر دے۔

"بھائی میں تو باز آیا ایسے ڈانس سے۔ میرے لئے تو ایک ہی کافی ہے۔ میں تو چلا مصوری کرنے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر کو ہاتھوں سے دباتے ہوئے ہنس کر کہا۔ اور اٹھ کر ادھر چل پڑا۔ ادھر اس کا سامان موجود تھا۔

"بس یار۔ اس قدر خوب صورت ڈانس تھا۔ ذرا صبر کر لیتے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور واپس دری پر آ کر بیٹھ گیا۔

"ڈانس کے لئے تم سے کہا تو جولیا نے تھا۔ تم نے نشانہ بنا لیا تنویر اور آصف صاحب کو"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی تو میں صرف میوزک بجا رہا تھا۔ اور ان دونوں کے سر ایسے تھے جیسے طبلوں کی جوڑی ہوتی ہے۔ بس اس لئے۔۔۔۔ ارے ہیں"۔۔۔۔ بات کرتے کرتے عمران اچانک چونک پڑا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اور آصف جاہ صاحب کی اس طرح آمد کو بھی خاص معنی پہنائے جا سکتے ہیں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور جیپت ڈانس کے متعلق کیا خیال ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔

"دیکھو عمران صحیح صحیح بات بتا دو۔ ورنہ" ——— جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پیر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ورنہ میں جوتی اتار کر وضو کرنا شروع کر دوں گی۔ یہی مطلب تھا تمہارا۔ بسم اللہ بسم اللہ یہ تو ثواب کا کام ہے" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نہیں بتاؤ گے" ——— جولیا نے سخت اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اس قدر غصے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھ جیسا کمزور آدمی تو ایک مسکراہٹ سے ہی ڈھیر ہو سکتا ہے۔ بزرگ کہتے ہیں جو گڑ کھا کر مر سکے اُسے زہر دینے کی ضرورت نہیں ——— اس لئے مسکراہٹ میری طرف اور جوتی کا رخ تنویر کی طرف کر دو۔ کیونکہ اس پر گڑ اثر انداز نہیں ہوتا زہر کا علاج زہر ہی ہوتا ہے" ——— عمران کی زبان چل پڑی۔

"چھوڑو جولیا ——— تم جس قدر اصرار کرو گی یہ کتے کی دم کی طرح ٹیڑھا ہی ہوتا جائے گا" ——— تنویر نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی طریقہ ہے کہ اچھے خاصے تفریحی موڈ کو بگاڑنے پر تل گئے ہو۔ عمران نہیں بتاتا تو نہ بتائے۔ ہمیں کیا۔ چلو چوہان اور نعمانی۔ تم کاروں سے کھانے کے ڈبے نکالو۔ اب خاصی بھوک لگ گئی ہے" ——— کیپٹن شکیل نے بیچ بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ بلیک زیرو کو بھی دعوت دی گئی۔ تو اس نے بھی اپنی کار سے کھانے کا ڈبہ نکال کر اُن کے ڈبوں کے درمیان رکھ دیا۔ اور ایک بار پھر ہنسی مذاق شروع ہو گیا۔ چند لمحے پہلے چھلنے والی تلخی خود بخود دور ہو گئی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بلیک زیرو نے اپنا بریف کیس چیکنگ کے لئے کاؤنٹر پر
اور بڑے مطمئن انداز میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ وہ اس وقت ایک
آدمی کے چیک اپ میں تھا ـــــ کاغذات کی رُو سے وہ کافرستان کا
باشندہ تھا اور اس کا تعلق ملٹری ارتھ سروے ڈیپارٹمنٹ سے
کاغذات میں اس کا نام رام داس لکھا ہوا تھا۔ اور اس وا
وہ ناراک میں ہونے والی ایک بین الاقوامی میٹنگ میں شرکت
واپس کافرستانی دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر پہنچا تھا۔
بریف کیس چیک ہو جانے کے بعد اگلے کاؤنٹر پر اس نے
کاغذات چیکنگ کے لئے دیئے۔ اور جیب سے سگریٹ نکال کر
شروع کر دیا ـــــ سگریٹ ناراک کے ہی تھے۔ اس نے سگریٹ
ہوئے ایسے افراد کو چیک کر لیا تھا جو اس کاؤنٹر کے قریب موجو
ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ہر مسافر کا بغور جائزہ لے رہے ہیں۔

پکنک سے واپسی پر عمران نے بلیک زیرو کو بتایا تھا کہ وہاں بیٹھے
ئے اس نے اچانک دوربین کے شیشے کی چمک محسوس کی تو وہ
ے بین لے کر درخت پر چڑھا ـــــ اور پھر اس کی نظروں کے سامنے
ب حیرت انگیز منظر تھا۔ کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف شاگل
ب فوجی کے ساتھ پہاڑی پر کھڑا تھا۔ فوجی کی آنکھوں سے دُوربین
ہوئی تھی اور دُوربین کا ٹارگٹ وہی سپاٹ تھا جہاں وہ پکنک منا
ے تھے ـــــ پھر چٹان کے کنارے پر جا کر اس نے دوربین سے
ل اور اس فوجی کو ایک فوجی جیپ میں بیٹھ کر واپس جاتے ہوئے
ب کیا تھا۔ اس اچانک نظارے سے عمران کا خیال تھا کہ اس علاقے
ہوئی نہ کوئی ایسی حرکت ہو رہی ہے جس کا تعلق پاکیشیا کے خلاف
ے ـــــ اور شاید اسی حرکت کو چھپانے کے لئے شوگران سنٹر کی تعمیر
ہو کنے کے لئے چکر چلایا گیا ہے۔ چنانچہ عمران نے پہلے اس سارے
کھوج لگانے کا فیصلہ کیا تاکہ بعد میں اس کے مطابق کارروائی
ے سکے ـــــ چونکہ یہ اکیلے آدمی کا ہی کام تھا۔ اس لئے عمران نے
ل کیلے جانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا۔
شاگل نے لازماً اُسے پکنک سپاٹ پر چیک کر لیا ہوگا۔ اس لئے
ل نے پوری سیکرٹ سروس کو الرٹ کر رکھا ہوگا ـــــ اور ظاہر
ے وہ زیادہ تر عمران سے ہی واقف تھا۔ اس لئے عمران نے صرف
ت حاصل کرنے کے لئے اپنی بجائے صفدر یا کیپٹن شکیل کو
کا ارادہ کیا ـــــ کہ وہ کافرستان میں سیکرٹ سروس کے فارن
ٹران سیکشن کی مدد سے اصل معلومات نکال سکے۔ اس پر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بلیک زیرو نے صفدر اور کیپٹن شکیل کی بجائے خود جانے کی آفر کی
اور عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد حامی بھر لی۔ ایک تو اس لئے
کہ واقعی بلیک زیرو صرف دانش منزل تک ہی محدود ہو کر رہ
تھا ——— اس طرح اس کی صلاحیتیں بھی عملی فیلڈ میں نہ آنے سے
ضائع ہو رہی تھیں اور دوسرا شاید اس لئے کہ بلیک زیرو شاگل
لئے قطعی اجنبی تھا۔ اس طرح وہ آسانی سے کام کر سکتا تھا۔ چنانچہ
طرح بلیک زیرو خود اس مشن پر چل پڑا ——— اور پھر اس کے لئے با
منصوبہ بندی کی گئی۔ فارن ایجنٹ ناٹران کی مدد سے ملٹری ادھ
کے انچارج رام داس کا پتہ چلایا گیا۔ جو کہ ایک بین الاقوامی میٹنگ
میں شرکت کے لئے ناراک گیا ہوا تھا ——— اس کا قد و قامت بلیک
سے ملتا جلتا تھا۔ اس لئے ناٹران کی طرف سے بھیجی ہوئی فوٹو کے مطا
بلیک زیرو نے رام داس کا میک اپ کیا۔ پھر ناراک میں ایک
کے مخصوص ایجنٹوں نے رام داس کو اغوا کر لیا ——— بلیک زیرو
پہنچا۔ حلیے کی تصدیق کے ساتھ ساتھ اس نے رام داس کی آواز
اور اس کے دفتری اور فیملی کے متعلق پوری تفصیلات حاصل کیں
رام داس چونکہ کنوارہ تھا اس لئے زیادہ آسانی ہو گئی ——— پھر رام
کو قتل کر کے اس کی لاش کسی گٹر میں بہا دی گئی اور بلیک زیرو رام
بن کر اسی کے کاغذات پر ناراک سے سیدھا کافرستان پہنچ گ
یہ سارا چکر اس لئے چلایا گیا تھا کہ رام داس کا تعلق ملٹری ادھ سرو
کے شعبے سے تھا ——— اس لئے رام داس کے میک اپ میں بلیک
——— نہ صرف اس علاقے کا دورہ کر سک

اسے اصل چکر کا بھی آسانی سے علم ہو سکتا تھا۔

"سر آپ کے کاغذات" ——— کاؤنٹر پر موجود آدمی نے بڑے
مؤدبانہ انداز میں کاغذات واپس بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے
کہا۔ ظاہر ہے رام داس خاصا بڑا افسر تھا۔ اس لئے وہ لوگ مؤدب
رہے تھے۔

"اوہ تھینک یو" ——— بلیک زیرو نے کہا اور کاغذات لے کر
اس نے جیب میں ڈالے اور پھر بیگ اٹھا کر چیکنگ روم سے باہر آ گیا۔
چیکنگ روم کے دروازے سے باہر آتے ہی ایک نوجوان تیزی سے
آگے بڑھا۔

"سلام سر" ——— نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں بلیک زیرو
کو سلام کیا اور اس کے ہاتھ سے بیگ لے لیا۔

"اوہ رمیش تم بخیریت ہو" ——— بلیک زیرو نے سلام کا جواب
دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اسے رام داس سے ہی معلوم ہوا تھا کہ ایئرپورٹ
پر اس کا ڈرائیور رمیش موجود ہو گا۔ اسے شاید رام داس پہلے ہی اطلاع
دے چکا تھا۔

"یس سر۔ آئیے سر" ——— رمیش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
پھر وہ پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اس کے
پیچھے چل پڑا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک لمبی سی سٹاف کار میں بیٹھا دارالحکومت
کی سڑکوں پر آگے بڑھ رہا تھا۔

"سر۔ دورہ کیسا رہا" ——— ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

رمیش نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"او۔کے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مختصر سا جواب دیا۔ اور رمیش نے سر ہلا دیا۔

کار شہر کی سڑکوں سے گزرنے کے بعد باہر ایک وسیع فوجی چھاؤنی میں داخل ہو کر ایک رہائشی کالونی میں پہنچ گئی۔ اور رمیش ایک چھوٹی سی کوٹھی کے اندر کار لے گیا۔۔۔۔ وہاں برآمدے میں خانساماں اور مالی ٹائپ کے تین افراد موجود تھے۔ جنہوں نے بلیک زیرو کو سلام کیا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا رمیش کے پیچھے چلتا ہوا ایک کمرے میں پہنچ گیا۔۔۔۔ یہ کمرہ ریسٹ روم کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ رمیش نے بیگ ایک چھوٹی تپائی پر رکھ دیا۔ جب کہ بلیک زیرو ایک آرام کرسی پر ڈھیر ہو جانے کی صورت میں بیٹھ گیا۔ رمیش نے مسکراتے ہوئے ایک الماری کھولی اور اس میں سے شراب کی ایک بوتل اور گلاس نکال کر کرسی کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دیا۔

"سر آپ تھک گئے ہوں گے۔ آج رات کسی کو بلا لیا جائے تاکہ آپ کی تھکن دور ہو جائے"۔۔۔۔ رمیش نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ اب اتنی بھی تھکاوٹ نہیں ہے۔ میں جہاز سے آ رہا ہوں پیدل چل کر تو نہیں آیا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر بھی سر چچا آپ کے لئے بے چینی سے منتظر تھی۔ اور مجھ سے پوچھتی تھی کہ صاحب کب آئیں گے۔ آج میں نے جب اُسے

بتایا کہ صاحب آ رہے ہیں تو بہت خوش ہوئی۔ اور شاید اب بیٹھی میک اپ کر رہی ہو"۔۔۔۔ رمیش نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ مسٹر رام داس کنوارہ ہونے کے باوجود اچھا خاصا عیاش واقع ہوا ہے۔ لیکن ظاہر ہے بلیک زیرو ایسی کسی حرکت کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

"ارے نہیں رمیش۔۔۔۔ کل دیکھا جائے گا۔ آج تو مجھے اپنی رپورٹ تیار کرنی ہے۔ شاید ساری رات ہی دفتر میں گزر جائے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ٹالتے ہوئے کہا۔

"اب آپ رات کو دفتر جائیں گے"۔۔۔۔ رمیش نے چونکتے ہوئے حیران لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے رپورٹ تیار کرنی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رمیش چند لمحے وہاں کھڑا رہا۔ پھر واپس چلا گیا۔

بلیک زیرو نے ایک لمحے کے لئے کمرے کا جائزہ لیا۔ اور پھر اس نے شراب کی بوتل کھولی اور گلاس میں شراب انڈیل کر اسے ہاتھ میں پکڑ کر چسکیاں لینے کے سے انداز میں اداکاری کرنے لگا۔۔۔۔ پھر گلاس ہاتھ میں اٹھائے وہ اٹھا اور کمرے کی عقبی کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کھڑکی کھولی اور باہر دیکھنے لگا۔ دوسری طرف پیچھے باغ تھا۔ اور وہاں اس وقت کوئی موجود نہ تھا۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر گلاس میں موجود شراب ایک باڑ میں الٹا دی۔۔۔۔ اور پھر واپس آ کر اس نے دوسرا گلاس بھر لیا۔ بوتل اب خالی ہو چکی تھی۔ اس نے پھر دوسرے گلاس کا بھی اس نے یہی حشر کیا اور اس کے بعد کھڑکی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بند کر کے وہ دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی سی شراب اس نے گلاس کی تہہ میں چھوڑ دی تھی۔ اب وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔

"سر کھانا تیار ہے" ——— چند لمحوں بعد رمیش نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا" ——— بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باتھ روم سے جب وہ ہاتھ وغیرہ دھو کر باہر نکلا تو میز سے شراب کی بوتل اور گلاس غائب ہو چکا تھا۔ اور رمیش میز پر کھانا لگا کر ایک طرف کھڑا تھا۔

"ٹھیک ہے تم جا کر کار تیار کرو میں کھانا کھا کر دفتر جاؤں گا" بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھ کر رمیش سے کہا اور رمیش سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

بلیک زیرو سمجھ گیا کہ رمیش ہی رام داس کا سر چڑھا ہوا نوکر اور اس کا راز داں ہے۔ بہر حال بھوک تو بلیک زیرو کو لگی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا ——— کھانا کھانے کے بعد وہ اٹھ کر جب ہاتھ دھونے کے لئے باتھ روم میں گیا تو واپسی پر میز پر سے برتن اٹھا لئے گئے تھے۔ بلیک زیرو رمیش کی مستعدی پر حیران تھا۔

"سر ——— کار تیار ہے" ——— چند لمحوں بعد رمیش نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں چلو۔ میرا بیگ لے لو" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

اور رمیش نے سر ہلاتے ہوئے بیگ اٹھایا۔ اور پھر وہ دونوں

پیچھے چلتے ہوئے پورچ میں کھڑی ہوئی کار تک پہنچ گئے۔ رمیش نے دروازہ کھولا اور بلیک زیرو کے اندر بیٹھنے کے بعد وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد کار رہائشی کالونی سے نکل کر ایک سائیڈ روڈ پر مڑ گئی۔ تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد کار خاکستری رنگ کی ایک عمارت کے پورچ میں رک گئی اور رمیش نے باہر نکل کر پچھلا دروازہ کھولا اور بلیک زیرو باہر نکل آیا۔

"میں نے چوکیدار کو فون کر دیا تھا کہ باس رات کو دفتر میں کام کریں گے۔ اس نے دفتر کھول دیا ہے" ——— رمیش نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد بلیک زیرو ایک ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ جس میں دس کے قریب ڈیسک تھے۔ دیواروں کی سائیڈوں میں لکڑی کے ریک تھے۔ جن میں بڑی بڑی فائلیں پڑی نظر آ رہی تھیں ——— ایک طرف اندھے شیشے کا دروازہ تھا۔ جس پر رام داس کے نام کی تختی موجود تھی۔

"او۔ کے ——— اب تم جا سکتے ہو۔ مجھے شاید ساری رات کام کرنا پڑے۔ ضرورت پڑی تو میں تمہیں فون کر کے بلا لوں گا"

بلیک زیرو نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور رمیش نے سر ہلاتے ہوئے بریف کیس سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ اور واپس چلا گیا۔

چند لمحوں بعد بلیک زیرو کو ہال کا بیرونی دروازہ بند ہونے کی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آواز سنائی دی۔ تو اس نے اٹھ کر سب سے پہلے رام داس کی میز کی دراز
کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ وہ کافی دیر تک تلاشی لیتا رہا۔ لیکن اُسے ا
مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی ——— پھر اس نے کمرے میں موجود الما
کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن اس میں بھی ایسی کوئی چیز نہ تھی۔ بلیک
نے اب بیرونی ہال کی تلاشی لینے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ اس نے
الماری کے پٹ زور سے بند کئے ——— لیکن دوسرے لمحے و
بُری طرح چونک پڑا۔ الماری کے پٹ زور سے بند ہوتے ہی دو
خود بخود کھلے اور بلیک زیرو نے دیکھا کہ الماری کے اندر کی پوزیشن
بدل گئی تھی۔ وہ خلنے جن میں فائلیں تھیں غائب ہو گئے تھے۔ اور ا
کی جگہ ایک لمبا سا خانہ نظر آ رہا تھا جس میں سُرخ رنگ کی تین
فائلیں رکھی ہوئی تھیں ——— بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر ان میں
ایک فائل اٹھائی اس پر ٹاپ سیکرٹ کے الفاظ نمایاں تھے
بلیک زیرو نے اُسے کھولا اور پھر اُسے دیکھنے لگا۔ وہ سرسری ا
میں نظریں گھما رہا تھا ——— تقریباً آدھی فائل پلٹنے کے بعد جیسے ہی
کی نظریں ایک صفحے پر بنے ہوئے نقشے پر پڑیں وہ بُری طرح اچھ
پڑا۔ اس صفحے پر پاکیشیائی سرحدی ڈیم کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ اس نقشے
سے ظاہر ہی ہوتا تھا کہ یہ اس کی مطلوبہ فائل ہو سکتی ہے ——— اس
نے جلدی جلدی دوسری فائلیں دیکھیں۔ لیکن یہ فائلیں غیر متعلق تھ
وہ فائل لئے اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر اس نے اطمینان سے
پہلے فائل کو پڑھنا شروع کر دیا ——— پہلے تو فائل میں سرحدی علا
کی جغرافیائی حیثیت کا تفصیلی ذکر تھا۔ اور پھر ڈیم کے نقشے کے بع

جب اس نے فائل پڑھنی شروع کی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی
گئیں۔ اس میں اس درہ میں نصب ہونے والی خصوصی گن کی تفصیلی
تجویز موجود تھی ——— اور یہ رپورٹ دراصل اس درے اور اس کے
ارد گرد علاقے کی فیزیکل رپورٹ تھی جسے رام داس نے ازخود خصوصی
ہدایات پر تیار کیا تھا۔ تاکہ یہ بات حتمی طور پر حکومت کو بتائی جا سکے۔
کہ درے کی زمین گن کا وزن وغیرہ سنبھال سکتی تھی ——— اور اس
درے کے نیچے کوئی خلا نہ تھا وغیرہ وغیرہ۔ درے کے کوڈ نام کریک
کا بھی ذکر تھا۔ اور آخر میں ایک ایسا نقشہ بھی موجود تھا جس میں اس درے
اور اس کے ارد گرد علاقے کو تفصیلی طور پر ظاہر کیا گیا تھا ——— اب
ساری سازش بلیک زیرو کے سامنے تھی۔ بلیک زیرو نے جلدی
سے اپنا بریف کیس کھولا اور اس میں رکھا ہوا سگریٹ کیس کھول کر
اس نے سگریٹ باہر نکال کر ان میں موجود ایک سگریٹ کو سونگھا۔ اور
پھر سگریٹ کا تمباکو والا حصہ اس نے فائل کے صفحے پر رکھ کر اس کے
فلٹر والے حصے کو مخصوص انداز میں دبایا ——— اس سگریٹ کے اندر ایک
نہایت جدید ترین کیمرہ فٹ تھا۔ ہر صفحے پر اسے دبا کر جلد ہی اس نے
پوری فائل ختم کر لی۔ اب فائل کے ضروری صفحات کے فوٹو سگریٹ
کیمرے میں محفوظ ہو چکے تھے ——— بلیک زیرو نے جلدی سے سگریٹ
کیس کے پچھلے حصے کو مخصوص انداز میں کھولا اور سگریٹ کو ایک خفیہ خلنے
میں رکھ کر اس نے کیس بند کر دیا۔ اور اسے مخصوص انداز میں اس طرح
جھٹکنے لگا جیسے ڈاکٹر تھرمامیٹر کو نیول پر لے آنے کے لئے جھٹکتے ہیں۔
دس بارہ جھٹکے دینے کے بعد بلیک زیرو نے سگریٹ کیس کے ایک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور حصے کو کھولا تو اس میں سے ایک چھوٹے بٹن کے برابر مائیکرو فلم باہر آگئی۔ اب فائل اس مائیکرو فلم میں بند تھی۔ بلیک زیرو نے مائیکرو فلم اٹھائی اور اُسے اپنے منہ میں نچلے دانتوں کے اندر کی طرف ایک مسوڑھے کے ساتھ رکھ کر مخصوص انداز میں دبایا تو وہ بٹن مسوڑھے کے اندر غائب ہو گیا ——— بلیک زیرو نے منہ کو مختلف انداز میں بند کر کے اور کھول کر پوری تسلی کر لی کہ مائیکرو فلم صحیح جگہ پر ایڈجسٹ ہو گئی ہے۔ تو اس نے میز پر پڑے ہوئے سگریٹ جلدی سے واپس کیس میں ڈالے اور اُسے بند کر کے بریف کیس میں رکھ دیا ——— پھر اس نے فائل اٹھا کر واپس الماری میں اُسی جگہ پر رکھ دی۔ اور الماری کے پٹوں کو ایک بار پھر زور سے بند کیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی ——— پہلے والے خانے دوبارہ نمودار ہو گئے تھے۔ اس بار بلیک زیرو نے الماری کے پٹ آہستہ سے بند کئے اور واپس اپنی میز کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ہال کا بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی ——— بلیک زیرو جلدی سے اپنی کرسی پر بیٹھا اور اس نے بیگ میں رکھے ہوئے چند کاغذات نکال کر سامنے رکھ لئے۔ اُسی لمحے اس کے کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے بلیک زیرو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کمرے میں سٹین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے۔

"ہینڈز اپ" ——— ان میں سے ایک نے چیخ کر بلیک زیرو سے کہا اور باقی تین نے تیزی سے پوزیشنیں لے لیں۔

"کک ——— کک ——— کیا مطلب" ——— بلیک زیرو نے

گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاتھ اٹھا لو ورنہ بھون ڈالوں گا" ——— پہلے آدمی نے اور زیادہ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ہاتھ سر سے بلند کر کے کھڑا ہو گیا۔

"ادھر دیوار کی طرف منہ کر لو" ——— اس آدمی نے مشین گن کی نالی بلیک زیرو کے پہلو سے لگا کر اُسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو دیوار کی طرف مڑ گیا۔ اور پھر انتہائی چابکدستی سے اس کے ہاتھ پشت پر کر کے کلپ ہتھکڑی لگا دی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے سیدھا کر دیا گیا ——— دوسرے لمحے اس کی جیبوں کی تلاشی شروع ہو گئی۔ لیکن ظاہر ہے بلیک زیرو کی جیبوں میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جو مشکوک ہوتی۔

"تم لوگ کون ہو۔ تم جانتے ہو کہ تمہاری اس حرکت کا کیا مقصد ہو سکتا ہے" ——— بلیک زیرو نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ویسے وہ اپنے دل میں حیران ہو رہا تھا۔ کہ آخر اس پر شک کیسے ہوا۔

"ہمارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے مسٹر رام داس۔ ابھی چیف آ رہے ہیں پھر تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا" ——— اس چیختے ہوئے آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ اب اپنے ہی آدمیوں کی گرفتاری شروع ہو گئی۔ انٹیلی جنس برباد کر دی گئی اب یہی رہ گئی ہے" ——— بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن کسی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یس ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر" ——— میز کے پیچھے ہوئے قوی ہیکل نوجوان نے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی سن رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر میں نے ایک اہم اطلاع دینی ہے۔ انتہائی اہم" دوسری طرف سے ایک گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پہلے اپنا تعارف کراؤ۔ کون ہو تم۔ کہاں سے بول رہے ہو" نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

"جناب میں انٹیلی جنس کے کسی بڑے افسر سے ملنا چاہتا ہو کیونکہ اطلاع ایسی ہے" ——— تعارف کی بجائے جواب دیا گیا

"تم آفیسر سے ہی بات کر رہے ہو۔ پہلے اپنا تعارف کراؤ" نوجوان نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹیلی فو سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"سر میرا نام رمیش ہے۔ اور میں ملٹری ارتھ سروے ڈیپارٹمنٹ کے ب رام داس صاحب کا ڈرائیور ہوں۔ اور انہی کی کوٹھی سے بول رہا ں" ——— دوسری طرف سے تفصیلی تعارف کراتے ہوئے جواب یا۔

"اوکے ——— کیا اطلاع ہے" ——— نوجوان نے سر ہلاتے ے پوچھا۔

"جناب رام داس صاحب آج شام کو ناراک سے ایک بین الاقوامی گ میں شرکت کے بعد واپس پہنچے ہیں۔ اور اس وقت اپنے دفتر یں" ——— رمیش نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ ویسے وہ رات کو دفتر میں کیا کر رہے ہیں" ں نے کہا۔

"جناب ان کا کہنا ہے کہ وہ ساری رات کام کر کے رپورٹ تیار ں گے۔ میں خود انہیں دفتر میں چھوڑ آیا ہوں" ——— رمیش نے ب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس میں اہم اطلاع کہاں سے داخل ہو گئی۔ م نشے میں ہو" ——— نوجوان نے انتہائی کرخت اور جھنجلائے ئے لہجے میں کہا۔

"جناب مجھے یقین ہے کہ رام داس صاحب اصلی نہیں ہیں بلکہ ں" ——— رمیش نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کک ——— کک ——— کیا کہہ رہے ہو نقلی ہیں۔ کیا مطلب۔ م واقعی نشے میں ہو" ——— نوجوان رمیش کی بات سن کر بری طرح

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چونک پڑا۔

"جناب میرے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں۔ یہ انتہائی اہم ہے۔ اس لئے سر آپ میری کسی آفیسر سے بات کرائیں اوہ" رمیش کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔ اور پھر اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ہی رسیور اس کے ہاتھ سے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا ——— نوجوان خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے بٹن دبانے کی وجہ سے سیکرٹ سروس کا سرچنگ شعبہ حرکت میں آ چکا ہو گا۔ اور ٹریس کر کے وہ رمیش کے سر پر پہنچ گئے ہوں گے۔

"ہیلو ——— کھنڈکر سپیکنگ سرچنگ ڈیپارٹمنٹ آفیسر" چند لمحوں بعد رسیور سے آواز سنائی دی۔

"کھنڈکر۔ اس آدمی کو لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ اسے کوئی نہ ہو۔ اس کے پاس ایک اہم اطلاع ہے۔ اور سنو۔ کوٹھی میں کسی کو تو اس کے پکڑے جانے کا علم نہیں" ——— نوجوان نے "ساری کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ صرف یہی اکیلا موجود ہے" کھنڈکر نے جواب دیا۔

"اوکے ——— اپنا ایک آدمی وہیں روک دو۔ کہ اس فون کوئی اور کسی اور جگہ فون نہ کرے۔ اور تم اسے لے آؤ جلدی" نوجوان نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اس کے بعد اس تیزی سے ایک نمبر گھمایا۔

"یس" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی "سر میں ہیڈ کوارٹر سے بھگت رام بول رہا ہوں۔ ملٹری انٹیلیجنٹ کے چیف رام داس کے ڈرائیور رمیش نے فون پر اطلاع دی ہے کہ رام داس صاحب آج ناراک سے ایک بین الاقوامی میٹنگ سے شام کو واپس لوٹے ہیں اور اس وقت اپنے دفتر میں بیٹھے رپورٹ تیار کر رہے ہیں ——— رمیش کے کہنے کے مطابق وہ اصلی نہیں بلکہ نقلی ہیں" ——— نوجوان نے جس کا نام بھگت رام تھا۔ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ملٹری انٹیلیجنٹ ڈیپارٹمنٹ۔ اوہ۔ کہاں ہے وہ رمیش" دوسری طرف سے انتہائی چونکتے ہوئے انداز میں پوچھا گیا۔

"اسے سرچنگ شعبے کے افراد ہیڈ کوارٹر لا رہے ہیں جناب" بھگت رام نے کہا۔

"اوہ۔ تم ایسا کرو۔ رمیش کو فوراً میرے پاس لے آؤ۔ اور ایکشن شعبے کو کہہ دو کہ وہ دفتر میں جا کر رام داس کو کور کر کے گرفتار کر لے۔ اصلی کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ اور انہیں کہنا کہ اسے وہیں روکے رکھیں۔ رمیش سے بات کر کے خود وہیں جاؤں گا" ——— چیف نے تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

"یس سر" ——— بھگت رام نے رابطہ ختم ہونے سے پہلے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر جلدی سے دوسرا نمبر ڈائل کیا۔ اور ایکشن شعبے کے سربراہ کو چیف کی ہدایات پہنچانے لگا ——— ہدایات دینے کے بعد بھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا۔ کہ اس کمرے کا دروازہ کھلا اور چار افراد جن کے کاندھوں سے سٹین گنیں لگی ہوئی تھیں۔ ایک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نوجوان کے ہمراہ اندر داخل ہوئے۔ نوجوان بُری طرح سہما ہوا تھا۔

"تمہارا نام رمیش ہے۔ تم نے ابھی فون کیا تھا" بھگت رام نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن اس طرح مجھے....." رمیش نے احتجاج کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ یہ صرف ایک طریقہ کار ہے۔ تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل سنڈاری سے بات کی ہے۔ وہ خود تم سے بات کریں گے۔ آؤ میرے ساتھ" بھگت رام نے کرسی سے اٹھ کر اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ رمیش کو ہمراہ لئے ایک راہداری میں ہوتا ہوا سب سے آخری کمرے کے دروازے پہ پہنچ گیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور اس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ یہ کرنل سنڈاری کا دفتر وہ دفتر میں ہی موجود تھا۔ باہر جلنے والا سرخ رنگ کا بلب اس بات کو ظاہر کرتا تھا۔ بھگت رام نے آگے بڑھ کر دروازے پہ مخصوص انداز میں دستک دی۔

"یس کم ان" ـــــ اندر سے کرنل سنڈاری کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔

بھگت رام رمیش کو ہمراہ لئے اندر داخل ہوا۔ بڑی سی میز کے پیچھے کرنل سنڈاری بیٹھا ہوا تھا۔ رمیش کے جسم میں شاید یہ سن کر ہی لرزہ طاری ہو گیا تھا کہ وہ اس وقت کافرستان کی ملٹری سیکرٹ سروس کے چیف کے سامنے کھڑا ہے۔

"رام داس کی گرفتاری ہو گئی ہے" ـــــ کرنل سنڈاری نے سخت لہجے میں بھگت رام سے پوچھا۔

"یس سر ـــــ آپ کے احکامات پہنچا دیئے گئے ہیں" بھگت رام نے انتہائی مستعدانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ جا کر معلوم کرو کہ احکامات پر عمل درآمد ہوئے ہیں یا نہیں اور رمیش تم ادھر کرسی پہ بیٹھ جاؤ۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہم محب وطن شہریوں کو انعامات دیا کرتے ہیں" ـــــ کرنل سنڈاری نے شاید رمیش کے لرزتے ہوئے جسم کو دیکھ کر اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

اور کرنل سنڈاری کے ان الفاظ نے رمیش پہ نمایاں اثر ڈالا۔ اس کا لرزنا بند ہو گیا۔ اور سُتا ہوا اور سہما ہوا چہرہ کھل اٹھا۔ وہ جلدی سے کرسی پہ بیٹھ گیا جب کہ بھگت رام سیلوٹ مار کر واپس چلا گیا۔

"ہاں اب بتاؤ۔ کہ رام داس نقلی کیسے ہے" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔

"جناب میں رام داس صاحب کے پاس گذشتہ پندرہ سال سے ہوں۔ میں ان کی ایک ایک عادت جانتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے موجودہ رام داس کا قد اصل رام داس صاحب سے قدرے نکلتا ہے۔ گو عام طور پہ دیکھنے میں محسوس نہیں ہوتا ـــــ دوسری بات صاحب بے تحاشا شراب پینے کے عادی ہیں۔ لیکن موجودہ صاحب ظاہر تو شراب پی لیکن اب مجھے پتہ چلا ہے کہ انہوں نے شراب نہیں پی بلکہ کھڑکی کھول کر پائیں باغ کی باڑ میں انڈیل دی ہے۔ تیسری بات صاحب یہ ہے کہ صاحب کی عادت ہے کہ کھانا کھانے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کے بعد وہ ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کرتے ہیں دھوتے نہیں۔ لیکن موجود
صاحب نے کھانا کھانے سے پہلے اور پھر بعد میں ہاتھ دھوئے ہیں
رمیش نے جلدی جلدی کہا۔

"سنو ـــــ تمہاری ان سب باتوں میں صرف شراب والی بات
اہم ہے۔ باقی باتیں عادتوں میں شمار ہیں۔ وہ تبدیل بھی ہو سکتی ہیں
رام داس شراب نہ پینا چاہتا تھا تو وہ انکار کر سکتا تھا۔ اسے شراب
انڈیلنے کی ضرورت نہ تھی ـــــ تم نے کب چیک کیا کہ شراب پا
باغ میں انڈیلی گئی ہے" ـــــ کرنل سنڈاری نے سر ہلاتے ہو
کہا۔

"جناب انہیں دفتر میں پہنچ کر آنے کے بعد میں نے عادت کے
ٹارچ لے کر ساری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا تو اتفاق سے مجھے وہ جگہ نظر
گئی جہاں شراب موجود تھی ـــــ یہاں چونکہ سنگِ مرمر کی ایک
چھوٹی سی حوضی بنی ہوئی تھی۔ یہ حوضی اتفاق سے صاحب کے رہنے
روم کی عقبی کھڑکی کے عین نیچے باڑ کے پیچھے ہے۔ یہاں پانی کا
لگا ہوا ہے۔ اس حوضی میں شراب جمع تھی۔ پوری بوتل ـــــ
عام زمین پر گرتی تو شاید اس کا پتہ نہ چلتا۔ شک تو مجھے پہلے تھا
یہ شراب دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ صاحب اصل نہیں ہو سکتے۔ ا
کے علاوہ اور بے شمار باتیں ہیں صاحب ـــــ لیکن وہ محسوس کی
سکتی ہیں۔ ایئرپورٹ پر صاحب نے میری خیریت پوچھی۔ حالانکہ صا
ان تکلفات کے عادی نہیں تھے۔ اس طرح کی باتیں ہیں" ـــــ رمیش
نے جواب دیا۔

"کوئی ایسی خصوصی نشانی بتاؤ جس کا علم کسی اور کو نہ ہو"
کرنل سنڈاری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں صاحب ایک نشانی ایسی ہے جس سے صحیح چیکنگ ہو سکتی
ہے۔ صاحب کے دائیں کاندھے پر پیدائشی طور پر ایک ستارے
نشان ہے" ـــــ رمیش نے جواب دیا۔

"گڈ ـــــ اب صحیح پتہ لگے گا" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔
لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل سنڈاری
رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ کرنل سنڈاری نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر۔ رام داس کو ان کے دفتر میں قابو کر لیا گیا ہے۔ ان
ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی گئی ہے۔ اور ایکشن شعبے کے
جوان موجود ہیں" ـــــ دوسری طرف سے بھگت رام کی آواز
آئی۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود وہیں جا رہا ہوں" ـــــ کرنل سنڈاری
نے اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ رمیش میرے ساتھ۔ اگر تمہاری اطلاع درست ثابت ہوئی تو
تمہیں ایسا انعام دیا جائے گا کہ تم ہمیشہ یاد رکھو گے"
کرنل سنڈاری نے کہا۔ اور پھر رمیش کو ہمراہ لئے وہ دفتر سے باہر
ایک چھوٹی راہداری میں ہوتا ہوا ایک پورچ میں پہنچ گیا۔ یہاں
سیاہ رنگ کی ایک کار موجود تھی ـــــ چند ہی لمحوں بعد کار کرنل
سنڈاری اور رمیش کو لئے اس خاکی رنگ کی عمارت کی طرف دوڑ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

رہی تھی۔ جس میں بلیک زیرو پھنسا ہوا تھا۔

کافرستان میں ایکسٹو کا فارن ایجنٹ ناٹران اپنے
میں بیٹھا کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ دروازہ کھلا اور
کا نمبر ٹو فیصل جان اندر داخل ہوا ـــــ ناٹران نے چونک کر فیصل
کی طرف دیکھا اور اپنے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر دی۔

"کیا رپورٹ ہے" ـــــ ناٹران نے پوچھا۔

"او۔ کے ـــــ وہاں کسی کو شک نہیں ہوا۔ رام داس کا ڈر
بھی مطمئن تھا" ـــــ فیصل جان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مہم
لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کی طرف سے کوئی کارگزاری" ـــــ
نے پوچھا۔

"ہاں۔ ان کے دو افراد ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ لیکن رام

ے۔ آئی۔ پی۔ تھا۔ اس لئے اُسے کچھ نہیں کہا گیا۔ لیکن باس کیا آپ نے
ے صاحب کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ پہلے تو اس جسامت
قد و قامت کا آدمی میں نے کبھی نہیں دیکھا" ـــــ فیصل جان
نے کہا۔

"سیکرٹ سروس ایک وسیع ادارہ ہے۔ ظاہر ہے اس میں
گنتی کے چند افراد تو نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ضروری نہیں کہ
سب کو جانتے ہوں" ـــــ ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ جس مقصد کے لئے
ب چوڑا چکر چلایا گیا ہے۔ ایسا کام تو ہم بھی کر سکتے ہیں"
جان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید اس بات کی رنجش
کہ ایکسٹو نے ان سے کام لینے کی بجائے باہر سے آدمی بھیجا ہے۔

"دیکھو فیصل جان۔ ایسی باتیں ہمارے سوچنے کی نہیں ہیں۔ چیف باس
طرح مناسب سمجھتا ہے کام کرتا ہے۔ اُسے کام سے مطلب ہوتا
افراد سے نہیں۔ آئندہ ایسی بات منہ سے نہ نکالنا" ـــــ ناٹران
سخت لہجے میں کہا اور فیصل جان سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"باس۔ رام داس صاحب کے متعلق صرف یہی احکامات تھے۔
نہیں ایئرپورٹ پر چیک کرنا ہے یا اس سے آگے بھی کوئی کام ہے"
جان نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"اس کے لئے میں نے بندوبست کر دیا ہے۔ رام داس نے رات
ارتھ سروے ڈیپارٹمنٹ کے دفتر میں کام کرنا ہے۔ چونکہ یہ
فوجی چھاؤنی کے اندر ہے ـــــ اس لئے ہم لوگ اگر اندر چلے تو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چیک ہو سکتے تھے۔ اس کے لئے میں نے سجاد کو احکامات دے دیے
ہیں۔ ضرورت پڑنے پر وہ خود بھی کارروائی کر سکتا ہے اور ہمیں کو
اطلاع دے سکتا ہے ——— ویسے تم ابھی ہیڈ کوارٹر سے جانا نہ
شاید ضرورت پڑ جائے" ——— ناٹران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس" ——— فیصل جان نے کہا۔ اور اٹھ کر در
کی طرف مڑ گیا۔

اس کے باہر جانے کے بعد ناٹران نے دوبارہ فائل کھولی ا
اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے پر وہ چونک پڑا۔ اس نے رسیور اٹھ
سے پہلے گھڑی پر نگاہ ڈالی۔

"اوہ خاصا وقت گزر گیا" ——— ناٹران نے بڑبڑاتے ہوئے
اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس نمبر ون" ——— ناٹران نے کہا۔

"تھرٹی سکس بول رہا ہوں۔ مال پکڑا گیا ہے۔ ایم۔ آئی کا چیف
باس دفتر میں پہنچ رہا ہے۔ ایس۔ ڈی کے ارکان نے مال کو قابو
ہے۔ صورت حال خراب ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا
اور ناٹران کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

"سپیشل کال کرو جلدی" ——— ناٹران نے تیز لہجے میں کہا
جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز
کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں
ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسم

سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں۔ اور ناٹران نے جلدی سے اس کے
دبا دیئے۔

"یس ناٹران سپیکنگ اوور" ——— ناٹران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سجاد بول رہا ہوں جناب۔ رام داس صاحب دفتر میں موجود تھے۔
کے ڈرائیور رمیش نے ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع دی کہ رام داس
ہیں ——— جس پر سرچنگ شعبے کے افراد کو ان کی فوری گرفتاری کے
ت دیئے گئے۔ اور رمیش کو چیف کے دفتر میں لے جایا گیا۔ اب
رمیش کے ہمراہ وہیں دفتر جا رہے ہیں۔ صورت حال خاصی خراب
اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم کیا کر رہے ہو اوور" ——— ناٹران نے پوچھا۔

"میں اس خاکی رنگ کی عمارت جس میں دفتر ہے کی ملحقہ عمارت
موجود ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ رام داس صاحب کو مزید
ت کے لئے ہیڈ کوارٹر لے جایا جائے گا اوور" ——— سجاد
کہا۔

"کیا ابھی معاملہ صرف شک پر مبنی ہے یا اوور" ——— ناٹران
کہا۔

"میرے خیال میں ابھی صرف شک ہے اوور" ——— سجاد نے
ب دیا۔

"سنو۔ ہم نے اس آدمی کو ہر قیمت پر چھڑانا ہے۔ میں اور
جان آ رہے ہیں۔ کوئی ترکیب وہاں تک پہنچنے کی اور پھر وہاں
نکلنے کی اوور" ——— ناٹران نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ایسی صورت میں سر آپ گیٹ نمبر بیس پر پہنچ جائیے۔ وہاں اس
وقت الیون سکس ڈیوٹی پر ہے۔ اتفاق سے اس کی ڈیوٹی لگ گئی ہے
وہ آپ کو ہیڈ کوارٹر تک بھی پہنچا دے گا۔ اور واپسی کی صورت بھی
نکال لے گا اوور" ——— سجاد نے کہا۔

"اوکے ——— تم اُسے ٹرانسمیٹر پر آگاہ کر دو میرے پاس وقت
نہیں ہے اوور اینڈ آل" ——— ناٹران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا

"کیا ہوا باس" ——— فیصل جان نے پوچھا۔ وہ کال کے دوران
ہی کمرے میں آ چکا تھا۔

"رام داس چیک ہو چکا ہے۔ ہم نے فوراً وہاں پہنچنا ہے۔
جلدی سے ملٹری یونیفارم پہن لو جلدی کرو۔ میں بھی لباس بدل لیتا ہوں
ہمیں پہلے ہی ایسا کر لینا چاہیئے تھا۔ بہرحال جلدی کرو" ——— ناٹران
نے کہا اور تیزی سے اپنے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ فیصل جان
بھی تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھے دونوں فوجی چھاؤنی
کی طرف بڑھے جا رہے تھے دونوں کے جسموں پر ملٹری کی یونیفارم
اور دونوں ہی کاندھوں پر لگے ہوئے سٹارز کی وجہ سے دینک میں
نظر آ رہے تھے۔

"آخر یہ رام داس کیسے چیک ہوا" ——— فیصل جان نے کار
چلاتے ہوئے پوچھا۔

"اس کے ڈرائیور رمیش نے اطلاع دی ہے۔ کوئی شک پڑ گیا
ہو گا" ——— ناٹران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور فیصل جان نے

سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار اور بڑھا دی۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار فوجی چھاؤنی کے شمالی طرف گیٹ پر پہنچ گئی۔
یہاں باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی۔ فیصل جان نے کار ایک سائیڈ پر
روک دی۔ اور ناٹران دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا ——— گیٹ پر موجود
فوجی سپاہیوں نے اُسے دیکھتے ہی سیلوٹ مارا اور ناٹران سر ہلاتا ہوا سائیڈ
پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس کا آدمی بطور انچارج موجود
تھا۔

"اوہ سر آپ" ——— کمرے کے اندر میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے
فوجی نے ناٹران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک کر کہا۔ اور جھٹکے سے اٹھ کھڑا
ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ جیسے وہ اچانک
ناٹران کو اپنے سامنے دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا ہو۔

"تمہیں سجاد نے میرے آنے کی اطلاع نہیں دی" ——— ناٹران نے
حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ کیونکہ اس نے تو سجاد کو کہہ دیا تھا کہ وہ اطلاع
دے دے لیکن یہاں اپنے آدمی کے چہرے پر حیرت دیکھ کر وہ سمجھ گیا
کہ اُسے اطلاع نہیں ملی۔

"نہیں جناب مجھے تو کوئی اطلاع نہیں ——— حکم سر"
فوجی نے پوچھا۔

"ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر یہاں سے کتنی دور ہے" ——— ناٹران
نے پوچھا۔

"یہاں سے قریب ہے" ——— انچارج نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"تو ہمیں وہاں پہنچا دو۔ جلدی کرو۔" اور سنو۔ واپسی بھی ہماری اسی طرف سے ہوگی تم ہوشیار رہنا" ——— ناٹران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آیئے" ——— انچارج نے کہا۔ اور پھر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ اس نے ایک فوجی سپاہی کو بلا کر اُسے سرگوشیانہ انداز میں کچھ کہا۔ اور پھر ناٹران کے ساتھ چلتا ہوا ان کی کار کی طرف بڑھ گیا۔ رکاوٹ ہٹا دی گئی۔ اور چند لمحوں بعد کار فوجی چھاؤنی میں داخل ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی۔

بلیک زیرو کرسی پر خاموش بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اب یہاں سے [illegible] کے لئے کیا طریقہ استعمال کرے۔ اس نے اب تک صرف اس [illegible] کوئی حرکت نہ کی تھی کہ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ان لوگوں کو شک کس [illegible] پر ہوا ہے اور کس حد تک ہے ——— یہ تو اُسے یقین تھا کہ یہ اس [illegible] میک اپ صاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انرا تھراپی میک اپ کی ترکیب [illegible] کی خود ساختہ تھی اور سوائے ایک خاص دوا کے اس میک اپ [illegible] بھی کسی طرح چیک کیا جا سکتا تھا اور نہ صاف کیا جا سکتا تھا۔ [illegible] فلم بھی محفوظ تھی ——— اور اُسے یقین تھا کہ وہ لوگ اس بارے [illegible] کچھ نہ جانتے ہوں گے۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن پھر [illegible] ذہن میں وہ ضرورت پڑنے پر یہاں سے فرار کا کوئی ایسا طریقہ سوچ [illegible] جو محفوظ بھی ہو اور یقینی بھی ——— اُسے معلوم تھا کہ ایک بار وہ فوجی [illegible] سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تو پھر وہ آسانی سے فارن ایجنٹ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ناٹران تک رسائی حاصل کرلے گا۔ اور اس کے بعد کافرستان سے نکل
اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ رہے گا۔

ابھی وہ بیٹھا اسی بات پر غور کر رہا تھا کہ بیرونی ہال کا دروازہ کھل
اور دو افراد کے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ کمرے میں موجود مسلح
افراد یہ آوازیں سنتے ہی چوکنے ہو گئے ——— چند لمحوں بعد کمرے کا دروا
کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اور پھر اس کے پیچھے رمیش
کو آتا دیکھ کر بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا وہ سمجھ گیا کہ یہ اطلاع
نے ہی دی ہو گی ——— لیکن رمیش کو کس بات پر شک ہوا ہے۔ یہ اُسے
نہ آرہا تھا۔ ادھیڑ عمر آدمی کے اندر داخل ہوتے ہی کمرے میں موجود مس
افراد یک لخت اٹن شن ہو گئے۔ بلیک زیرو بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا
وہ سمجھ گیا کہ آنے والا لاتینیا ملٹری انٹیلی جنس کا چیف ہے۔

"سر دیکھیں۔ میرے ساتھ کس قدر زیادتی ہو رہی ہے۔ میں سر
رپورٹ بنانے کے لئے یہاں بیٹھا تھا کہ ان لوگوں نے زبردستی مجھے قا
میں کر لیا" ——— بلیک زیرو نے رام داس کے لہجے میں احتجاج کرتے
ہوئے کہا۔

چیف قدم بڑھاتا اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اس کی تیز نظریں
بلیک زیرو کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں۔ اور چہرہ سپاٹ تھا۔

"رام داس کہاں ہے" ——— چند لمحوں بعد چیف نے سر
لہجے میں پوچھا۔

"میں ہوں رام داس" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو مسٹر ——— تم جو کوئی بھی ہو۔ بہرحال رام داس نہیں ہو۔ اس بات
حتمی ثبوت ہمارے پاس موجود ہے۔ اس لئے شرافت سے اصل بات
دو کہ رام داس کہاں ہے۔ تم کون ہو اور یہاں سے کیا حاصل کرنا چاہتے
تھے" ——— چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو شدید غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں اصل رام داس ہوں۔ آج ہی
ملک سے سرکاری میٹنگ اٹنڈ کر کے واپس آیا ہوں۔ اور یہاں
سرکاری رپورٹ تیار کر رہا تھا ——— آپ کو یقین نہ آئے تو رمیش
سے پوچھ لیں۔ یہ خود مجھے ایئرپورٹ سے لے آیا تھا اور پھر یہاں چھوڑ گیا
تھا" ——— بلیک زیرو نے گھبرائے بغیر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لالہ سنگھ" ——— اچانک چیف اس آدمی کی طرف مڑا۔ جو مسلح
گروہ کا انچارج تھا۔

"یس باس" ——— انچارج نے یک لخت اٹن شن ہوتے ہوئے
کہا۔

"اس کا دایاں کاندھا ننگا کرو جلدی" ——— چیف نے کہا۔

"یس سر" ——— انچارج نے کہا اور تیزی سے بلیک زیرو کی
طرف بڑھا۔

اب بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔ انچارج نے بڑی پھرتی سے اس کا
شرٹ کاندھوں سے نیچے اتارا اور پھر قمیض کا گلا کھول کر اس نے جبراً دایاں
کاندھا ننگا کر دیا۔

"اب بولو۔ اصل رام داس کے دائیں کاندھے پر پیدائشی طور پر سانپ کے
نشان موجود ہے۔ جب کہ تمہارا کاندھا خالی ہے" ——— چیف نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور بلیک زیرو نے دیکھا کہ رمیش کے چہرے پر گہرے اطمینا
کے آثار ابھر آئے۔

"کس نے آپ کو کہا ہے کہ میرے کاندھے پر ستارے کا نشا
ہے۔ اگر ہوتا تو آپ دیکھ نہ لیتے۔ یہ سب خواہ مخواہ کی بات ہے۔ کیا
ثبوت ہے آپ کے پاس ——— اس بار بلیک زیرو نے بھڑکے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ ابھی تمہاری ہڈیاں بھی سچ بو
پر مجبور ہو جائیں گی" ——— چیف نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکرا
ہوئے کہا۔

"اسے لے چلو بلیک روم میں لے چلو۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کر
تو بے تکلف گولی مار دینا" ——— چیف نے انچارج سے مڑ کر تحکمانہ
میں کہا۔

اور پھر انچارج اور اس کے ساتھی اُسے بازوؤں سے جکڑے کمر
سے باہر ہال میں لے آئے۔ چیف اور رمیش آگے آگے تھے۔

ابھی وہ ہال میں پہنچے ہی تھے کہ ہال کا دروازہ کھلا اور چار مسلح آدم
ایک فوجی سپاہی کو دھکیلتے ہوئے اندر لے آئے۔ اس کے دونوں با
بھی پشت پر بندھے ہوئے تھے اور چہرے کا گوشت جگہ جگہ سے پھٹا
ہوا تھا۔

"سر۔ یہ شخص ملحقہ عمارت کی سائیڈ میں کسی سے ٹرانسمیٹر پر با
کر رہا تھا۔ یہ ٹرانسمیٹر ہے۔ یہ رام داس کے بارے میں کسی کو اطلا

ے رہا تھا کہ ہم نے اسے قابو کر لیا" ——— آنے والے سپاہیوں میں
ے ایک نے کہا۔ اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر
یف کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ تو کوئی لمبا ہی سلسلہ ہے۔ ٹھیک ہے اسے بھی بلیک روم
ہنچا دو۔ اور سنو۔ سب لوگ اِدھر اُدھر پھیل جاؤ۔ یقیناً ان کے
ساتھی بھی ہوں گے" ——— چیف نے کہا اور پھر وہ باہر نکل کر سب سے
لے اپنی کار کی طرف بڑھا۔

"رمیش کو بھی ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ یہ بھی ہماری امداد کر سکے گا"
یف نے اپنی کار میں بیٹھنے سے پہلے کہا اور اس کی کار تیزی سے ہیڈ کوارٹر
رف بڑھ گئی۔

بلیک زیرو اور ٹرانسمیٹر والے آدمی کو ایک کھلی جیپ میں سوار کرایا
ا۔ اس جیپ میں ان کے ساتھ چار اور مسلح افراد بھی سوار ہو گئے۔
ب کہ رمیش اور دوسرے مسلح افراد دوسری جیپ میں سوار ہو گئے۔
ب بلیک زیرو یہاں سے فرار ہونے کے متعلق سوچ رہا تھا۔ کیونکہ
ے معلوم تھا کہ ایک بار انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا۔ تو پھر
ں سے نکلنا بے حد مشکل ہو جائے گا ——— لیکن اب مسئلہ تھا یہاں
نکلنے کا۔ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے۔ اور اُسے بٹھایا بھی
یپ کے آخری حصے میں گیا تھا۔

"ٹھہرو ——— ایک منٹ کے لئے جیپ روکو" ——— اچانک
ب زیرو نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا" ——— ڈرائیور اور باقی لوگوں نے چونک کر کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور ڈرائیور نے لاشعوری طور پر بریک لگا دیئے۔

"نیچے سیٹ میں سانپ ہے۔ میں نے اس کی پھنکار سنی ہے"
بلیک زیرو نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

اور سانپ کا نام سنتے ہی جیپ میں واقعی بھگدڑ سی مچ گئی۔ ا
وہ سب سپاہی اچھل اچھل کر نیچے اترنے لگے۔ بلیک زیرو اور ٹرانسمی
والا بھی نیچے اتر آیا۔

اُسی لمحے پچھلی جیپ بھی وہاں پہنچ کر رک گئی اور پھر ان لوگوں کو
سانپ کا پتہ چلا تو وہ سب بھی نیچے اتر آئے۔

"ٹارچ ـــــ ٹارچ لے آؤ" ـــــ ایک آدمی نے چیختے ہوئے

اُسی لمحے ٹرانسمیٹر والے نے بلیک زیرو کو کاندھا مار کر سائیڈ کی
کی طرف اشارہ کیا اور بلیک زیرو اس کی بات سمجھ گیا۔ اور پھر وہ دونو
غیر محسوس انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے دیوار کے پیچھے پہنچے۔

"میرے پیچھے آ جیئے جلدی" ـــــ ٹرانسمیٹر والے نے سرگو
لہجے میں کہا۔

اور وہ دونوں پنجوں کے بل بھاگتے ہوئے دیوار کے ساتھ
ہوتے ہوئے ایک عمارت کی عقبی سائیڈ میں پہنچ گئے۔ ٹرانسمیٹر وا
نے جلدی سے ایک جگہ رک کر گٹر کے دہانے کے اوپر پڑے ہوئے لو
کے ڈھکن کے کنڈے میں اپنے بوٹ کی ٹو پھنسائی اور زور لگا کر
ایک طرف کھسکا دیا ـــــ نیچے ایک گڑھا سا تھا۔ وہ ٹرانسمیٹر والا جلد
سے نیچے چھلانگ لگا گیا۔ ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ بلیک
نے بھی اس کی پیروی کی۔ بندھے ہوئے ہاتھوں کی وجہ سے اس ط

لگ لگانا خاصا خطرناک کام تھا۔ لیکن اس وقت صورت حال ایسی تھی کہ
کے سوا چارہ نہ تھا۔ پنجوں کے بل نیچے گر کر بلیک زیرو نے جلدی
اپنے آپ کو سنبھال لیا ـــــ گٹر کی گہرائی زیادہ نہ تھی اور وہ خشک
ہوا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے کوئی سرنگ سی ہو۔

"آ جائیے۔ جلدی کیجئے۔ ابھی وسیع پیمانے پر ہماری تلاش شروع ہو
ے گی" ـــــ ٹرانسمیٹر والے نے کہا۔

اور پھر وہ دونوں ہی اس سرنگ نما گٹر میں دوڑتے ہوئے آگے
گئے۔ اور پھر تھوڑی دور بھاگنے کے بعد ٹرانسمیٹر والا رک گیا۔ اب
ایک اور دھانہ نظر آ رہا تھا ـــــ جس پر لوہے کا ڈھکن موجود تھا۔ اور
ے کی سیڑھی نما ڈنڈے دیوار کے ساتھ نصب تھے۔

"اب ان پر چڑھا کیسے جائے" ـــــ ٹرانسمیٹر والے نے بے بس
انداز میں کہا۔

ظاہر ہے بندھے ہوئے ہاتھوں سے نیچے تو کودا جا سکتا تھا۔
دیوار میں نصب ان ڈنڈوں پر چڑھا نہ جا سکتا تھا۔

"تم اپنی پشت میری طرف کرو جلدی" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن....." ـــــ ٹرانسمیٹر والے نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ـــــ بلیک زیرو نے غراتے ہوئے
اور ٹرانسمیٹر والا شخص اس کی غراہٹ سن کر تیزی سے گھوما۔ ہلکے
ے میں بلیک زیرو کو اس کے ہاتھوں میں موجود کلپ ہتھکڑی نظر
ـــــ بلیک زیرو نے جلدی سے مڑ کر اس کی طرف پشت کی اور
ں کی پشت کے ساتھ اپنی پشت ملا کر وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر اس کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہاتھوں نے ٹرانسمیٹر والے کی کلپ ہتھکڑی کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ چند
میں بلیک زیرو نے ہتھکڑی کے درمیانی جوڑ کو ٹٹول لیا۔ اور پھر اس
انگوٹھے حرکت میں آئے اور کٹک کی آواز کے ساتھ ہی کلپ ہتھکڑی
کھل گئی۔

"اوہ ویری گڈ ـــــ یہ تو انتہائی عجیب ترکیب ہے" ـــــ ٹرا
ڈالا اس طرح اپنے ہاتھ آزاد ہوتے دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑا۔

"جلدی کرو۔ میری ہتھکڑی کے درمیانی بٹن کو زور سے دباؤ جلد
بلیک زیرو نے اُسی طرح غراتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اُسی
اُس کے ہاتھ بھی آزاد ہو چکے تھے۔

اُسی لمحے انہیں دور سے کسی کے گٹر میں کودنے کی آواز سنا
دی۔

"جلدی کرو سامنے والی دیوار سے لگ جاؤ" ـــــ بلیک زیرو
نے پھنکارتے ہوئے انداز میں سرگوشی کی اور ٹرانسمیٹر والا جلدی
دیوار کے ساتھ جیسے چسپاں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ گٹر تھوڑا سا مڑ کر ادھر
تھا ـــــ اس لئے ایک اوٹ سی بن گئی تھی۔ بلیک زیرو بلی جیسے
سے چلتا ہوا اس موڑ کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

"کسی ٹارچ کا دائرہ اب موڑ کی دوسری طرف سے دیوار پر پڑتا نظر
تھا۔ اور فوجی بوٹوں کی بھاری آواز قریب آتی دکھائی دے رہی تھی
لمحے ٹارچ کا رخ سیدھا ہوا اور ایک لمبا سا سایہ جس کے ہا
سٹین گن تھی موڑ پر نمودار ہوا ـــــ اور اُسی لمحے بلیک زیرو کسی بھو
چیتے کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس کا ایک ہاتھ اس آدمی کے منہ پر

ب کہ دوسرے ہاتھ کو اس نے اس کی کمر کے پیچھے رکھ کر ایک ٹانگ
ں کی دونوں ٹانگوں کے پیچھے کر کے زوردار جھٹکا دیا۔ دوسرے لمحے وہ
ی اچھل کر پشت کے بل زمین پر گرا ـــــ لیکن بلیک زیرو کا جو ہاتھ اس
پشت پر تھا اس نے اسے اچانک نیچے گرنے سے نہ صرف روک لیا۔
اس نے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے آگے کیا اور پشت کے بل گرتا ہوا
ی ایک لمحے میں الٹا ہوا ـــــ اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کے
ف کی ٹوپوری قوت سے اس کی گردن کی پشت پر پڑی۔ اور پھر بلیک زیرو
ے دونوں ہاتھوں میں تھام کر تیزی سے گھمایا اور اطمینان سے
ش پر لٹا دیا۔ یہ سارا کھیل صرف چند لمحوں میں مکمل ہو گیا ـــــ البتہ
نتیجہ یہ ہوا کہ فوجی سپاہی کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ اس کی
ی گن بھی الٹے ہونے کی وجہ سے بغیر کسی دھماکے کے زمین پر پڑی
تھی ـــــ اور وہ خود بھی کوئی آواز نکالے بغیر مردہ حالت میں زمین پر
ہوا تھا۔ ٹارچ ابھی تک جل رہی تھی۔ بلیک زیرو نے پھرتی سے
اور سٹین گن بیک وقت دونوں ہاتھوں میں اٹھائیں اور دوسرے لمحے
بند ہو گئی۔

"یہاں سے راستہ محفوظ ہے" ـــــ بلیک زیرو نے سٹین گن
پلک جھپکنے میں دوبارہ سیڑھیوں کے پاس پہنچتے ہوئے کہا۔

"کک ـــــ کک ـــــ کیا وہ مر گیا ہے یا....." ـــــ ٹرانسمیٹر
نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ اُسے شاید یقین نہ آ رہا تھا کہ
ساتھی آنے والے پر جھپٹا اور پلک جھپکنے میں وہ آدمی ایک بار
ہوا اور پھر زمین پر بے حس و حرکت پڑا ہی نظر آیا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ احمق آدمی۔ ابھی اور لوگ آجائیں گے کہاں نکلتا ہے یہ راستہ" ——— بلیک زیرو نے انتہائی جھنجلا ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ محفوظ ہے۔ لانگ روم کے عقب میں نکلتا ہے" ——— ٹرانس والے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور بلیک زیرو انتہائی پھرتی سے ڈنڈے پکڑ کر اوپر چڑھ گیا۔ اس ایک ہاتھ سے ڈھکن ہٹا دیا۔ اور پھر سر باہر نکال کر ایک لمحے کے جائزہ لینے کے بعد وہ اچھل کر باہر چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ ٹرانسمیٹر بھی باہر آگیا اور بلیک زیرو نے ڈھکن دوبارہ دھلنے پر جما دیا۔

اب وہ ایک عمارت کے عقبی طرف موجود تھے۔ جہاں جھاڑ جھنکار نظر آرہا تھا۔

"آیئے اِدھر آیئے" ——— ٹرانسمیٹر والے نے جلدی سے عقبی میں موجود ایک بڑے سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اور چند لمحوں بعد دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ بلیک زیرو نے کی پیروی کی اب وہ عمارتوں کے ایک طویل سلسلے کے پیچھے موجود پر تھے۔

"ادھر گیٹ نمبر پچیس ہے وہاں اپنے آدمی موجود ہیں" ——— ٹرانس والے نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

اب وہ عمارتوں کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ اچانک بلیک اور ٹرانسمیٹر والا دونوں ہی ٹھٹھک کر رک گئے۔ پھر وہ جھپٹ کر دیو

کے ساتھ چمٹ گئے۔ ایک کار خاصی تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ اس کی تیز لائٹوں نے ارد گرد کا پورا علاقہ منور کر رکھا تھا۔ اور بلیک زیرو اور ٹرانسمیٹر والے کے لئے چھپنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ سٹین گن وہ استعمال نہ کرنا چاہتا تھا ——— کیونکہ اس طرح فائرنگ کی آوازوں سے پوری چھاؤنی گونج اٹھتی۔ اور پھر ان کا وہاں سے نکلنا ممکن ہو جاتا۔ اس کا ذہن تیزی سے گردش کر رہا تھا۔ بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا ——— اور آخر کار اس نے سٹین گن ہی استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ تھی۔ لیکن سٹین گن سیدھی کرتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس کے ساتھ میگزین نہ تھا۔ وہ شاید وہیں گر گیا تھا ——— اب یہ سٹین گن بیکار تھی۔ دوسرے لمحے کار کی تیز روشنی ان پر پڑی اور پھر کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے یہ تو رام داس ہے۔ اپنا آدمی۔ اور پھر کار کے بریک لگنے کی آوازوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔ بلیک زیرو جو اب کار میں موجود تھا اس پر حملہ کرنے کی کوئی ترکیب سوچ رہا تھا۔ اپنا آدمی کے الفاظ سن کر چونک پڑا۔

"ایکسٹو" ——— اچانک کار کے اندر سے آواز سنائی دی۔ اور بلیک زیرو یہ آواز پہچان گیا یہ فارن ایجنٹ ناٹران کی تھی۔

"ایکسٹو۔ جلدی کرو فوجی ہمارے پیچھے ہیں" ——— بلیک زیرو نے دوڑ کر کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ٹرانسمیٹر والا بھی ساتھ ہی دوڑ پڑا تھا۔ اور پھر کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا گیا۔ اور بلیک زیرو اور ٹرانسمیٹر والا اچھل کر اندر داخل ہو گئے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نیچے جھک جاؤ جلدی" ـــــ پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ناٹران
کہا۔ اور وہ دونوں تیزی سے سیٹوں کے درمیانی خلا میں دبک گئے
دوسرے لمحے کار نے تیزی سے موڑ کاٹا اور پھر وہ بے تحاشا انداز
دوڑتی ہوئی واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کار واپس گیٹ پر پہنچ گئ
"مجھے یہیں اتار دو اور نکل جاؤ جلدی" ـــــ اگلی سیٹ سے کس
نے کہا۔ اور پھر دروازہ کھلنے اور کسی کے اچھل کر نیچے اترنے کی آواز
سنائی دی۔
"رکاوٹ ہٹا دو ـــــ جلدی کرو" ـــــ نیچے اترنے والے نے
چیخ کر کہا۔ اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز کے ساتھ ہی کار ایک
جھٹکے سے آگے بڑھی اور انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی

ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل سنڈاری غصے کی
ت سے بری طرح لرز رہا تھا۔ اس کا سانولا چہرہ بگڑ کر انتہائی تاریک
ہو گیا تھا۔
"نکل گئے ـــــ کیسے نکل گئے۔ وہ بندھے ہوئے تھے۔ اور چھاؤنی
تھے۔ وہ کیسے نکل سکتے ہیں۔ کہاں نکل سکتے ہیں" ـــــ کرنل سنڈاری
تہائی غصیلے انداز میں میز پر مکے برساتے ہوئے کہا۔
"باس۔ یہ لوگ حد سے زیادہ پھرتیلے تھے۔ ان میں سے ایک
سانپ کا بہانہ بنا کر جیپ رکوائی اور پھر نیچے اتر کر یک لخت غائب
گئے ـــــ ایک گٹر کا دھانہ کھلا ہوا تھا۔ سپاہی اندر گیا۔ چیکنگ
لئے ہم ادھر اُدھر تلاش کرتے رہے۔ جب کافی دیر تک وہ سپاہی
ن نہ آیا تو ہم گٹر میں اترے تو وہ سپاہی مرا پڑا تھا۔ اس کی سٹین گن
ب تھی ـــــ ہم آگے گٹر کے اختتام تک انہیں ڈھونڈتے رہے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لیکن وہ کہیں نہ ملے۔ پھر ہم نے ساری چھاؤنی تلاش کر لی۔ وہ کسی گیٹ
بھی نہیں گئے۔ اور ان کا کہیں سراغ بھی نہیں ہے۔ بخدا انہیں زمین
کھا گئی یا آسمان نگل گیا" ——— میز کے سامنے کھڑے ہوئے مسلح
آدمی نے رک رک کر اور سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کوئی لمبی سازش ہوئی ہے۔ اوہ
اوہ چوٹ ہو گئی۔ اور ہم سب واقعی احمق ترین انسان ہیں۔ انتہائی
بالکل احمق۔ اوہ اب میری سمجھ میں آیا کہ نقلی رام داس وہاں دفتر میں کیا
گیا تھا ——— اوہ وہاں جغرافیائی سروے کے لئے کریک کی خفیہ
موجود ہے اوہ" ——— کرنل سنڈاری نے دونوں ہاتھوں سے
سر پکڑا اور دھم سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کریک کون سر" ——— مسلح آدمی نے سہمے ہوئے انداز
میں کہا۔

"میرا سر اور کون ——— دفع ہو جاؤ۔ انہیں ڈھونڈھو۔ چھاؤنی
کی ایک ایک اینٹ اکھاڑ ڈالو۔ زمین کا ہر چپہ کھود ڈالو۔ انہیں زندہ
یا مردہ میرے پاس لے آؤ۔ ورنہ میں تم سب کو گولیوں سے بھون ڈالوں
گا۔ گٹ آؤٹ" ——— کرنل سنڈاری نے حلق کے بل چیختے ہوئے
کہا۔ اور مسلح سپاہی بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور یوں دروازے سے
باہر نکل گیا جیسے اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو قیامت آ جائے
کرنل سنڈاری چند لمحے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے کرسی
بیٹھا رہا۔ پھر اچانک چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس نے جلدی سے
سامنے پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔

"یس سر ——— بھگت رام سر" ——— رسیور اٹھاتے ہی دوسری
طرف سے بھگت رام کی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹ سروس کے چیف شاگل سے بات کراؤ جلدی۔ ان کی
ریذیڈنس یا دفتر جہاں بھی وہ ملے فوراً" ——— کرنل سنڈاری نے
غراتے ہوئے کہا۔

"یس ——— یس ——— بہتر سر" ——— دوسری طرف سے
گھبرائے ہوئے انداز میں کہا گیا۔

اور اس کے ساتھ ہی کرنل سنڈاری نے رسیور کریڈل پر پٹخ
دیا۔ وہ اپنے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا۔ کہ اس کا بس
نہیں چل رہا کہ وہ اپنی ہی بوٹیاں نوچنا شروع کر دے ——— اب تک
سارا کیا کرایا ڈوب رہا تھا۔ جس مشن کو راز رکھنے کے لئے اس نے
دن رات ایک کر دیا تھا۔ وہ اس طرح بھی افشا ہو سکتا ہے۔ اس کا تو
اسے خیال ہی نہ آیا تھا ——— اگر اسے ذرا بھی خیال آ جاتا کہ اس جگہ سے
بھی مشن لیک ہو سکتا ہے۔ تو وہ کبھی بھی فائل وہاں نہ چھوڑتا۔ اب
صرف ایک امید تھی کہ شاید اس آدمی کا ہاتھ اس فائل تک پہنچنے سے
پہلے ہی اسے ٹریپ کر لیا گیا ہو ——— لیکن اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی
کہ ایسا نہیں ہوا۔ ڈور اس کے ہاتھ سے نکل چکی ہے۔ اب اسے اپنے
آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ آخر یہ بات پہلے اس کے ذہن میں کیوں نہیں آئی
اگر اس کے ذہن میں ذرا بھی خیال آ جاتا تو وہ چاہے وہ اصلی رام داس
ہوتا یا نقلی وہ ہر صورت میں اسے وہیں گولی مار دیتا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرنل سنڈاری نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

رسیور اٹھالیا۔

"یس" ——— کرنل سنڈاری نے غراتے ہوئے کہا۔

"سر۔ چیف آف سیکرٹ سروس سے بات کیجیے"

بھگت رام کی آواز سنائی دی اور پھر کلک کی آواز کے ساتھ ہی شاگل کی آواز ابھری۔

"ہیلو ——— میں شاگل بول رہا ہوں" ——— شاگل کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شاگل صاحب۔ میں کرنل سنڈاری ہوں۔ ایک اہم واقعہ پیش آگیا ہے۔ جس کے لئے آپ کو اس وقت فون کیا ہے"

کرنل سنڈاری نے لہجے کو نرم کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ مقابل اس کا کوئی ماتحت نہ تھا بلکہ سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔

"کیا ہو گیا کرنل صاحب۔ فرمائیے" ——— شاگل کی آواز چونکی ہوئی تھی۔ اور پھر کرنل سنڈاری نے شروع سے اب تک کی ساری کارروائی تفصیل سے سنا دی۔ اور ساتھ ہی اپنا خیال بھی کہ کریک کی جغرافیائی سروے رپورٹ فائل بھی اس دفتر میں تھی۔

"اوہ اوہ کرنل صاحب یہ تو غضب ہو گیا۔ اوہ اس کا تو آپ کو پہلے خیال رکھنا چاہیئے تھا۔ یہ لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی کام ہے اس دن انہیں ڈیم کے پاس پکنک مناتے دیکھ کر میرا ماتھا ٹھنکا تھا" شاگل نے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ میرے آدمی انہیں ڈھونڈھ تو رہے ہیں لیکن وہ نہ ملے تب" ——— کرنل سنڈاری نے کہا۔

"آپ انہیں چھاؤنی کے اندر ڈھونڈھیں۔ ان کا سراغ لگائیں۔ میں باہر تلاش کرتا ہوں۔ میں پوری سیکرٹ سروس کو حرکت میں لے آتا ہوں پلیز رابطہ رکھیئے گا" ——— شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس رام داس کا حلیہ بتا دوں" ——— کرنل سنڈاری نے کہا۔

"حلیے کی ضرورت نہیں۔ ظاہر ہے وہ نقلی رام داس تھا۔ تو ظاہر ہے اب اپ میں ہو گا۔ صرف قد و قامت بتا دیجیئے" ——— شاگل نے کہا اور کرنل سنڈاری نے بلیک زیرو کا قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔

"اس کا وہ ساتھی جو بعد میں پکڑا گیا تھا اس کا حلیہ اور قد و قامت بھی مقامی آدمی ہو گا۔ ہو سکتا ہے وہی ٹریس ہو جائے" ——— شاگل نے کہا اور کرنل سنڈاری نے سجاد کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں۔ کہ یہ لوگ کافرستان سے نہ نکلیں۔ ویسے آپ کیپٹن شرما کو بھی ہوشیار کر دیں۔ گڈ بائی" شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

کرنل سنڈاری نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ اس کی سروس میں یہ پہلا موقع تھا کہ اسے اس طرح بے بس ہونا پڑا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ناٹران ۔ فیصل جان اور بلیک زیرو کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ ان تینوں نے ہی یہاں پہنچ کر سب سے پہلے لباس اور میک اپ صاف کئے تھے ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونکہ ڈبل میک کیا ہوا تھا ۔ اس لئے رام داس کے میک اپ کے خاتمے کے بعد اور میک اپ میں تھا ۔ جب کہ ناٹران اور فیصل جان نے صرف فوجی اتار دیئے تھے ۔ وہ اپنی اصلی شکلوں میں ہی چھاؤنی گئے تھے ۔ ٹرانسمیٹر سجاد کو ناٹران نے راستے میں ہی ایک جگہ اتار کر اُسے مزید ہدایات دے دی تھیں ۔

" جناب پرویز صاحب ۔۔۔ آپ شاید پہلی بار کافرستان آئے ہیں ۔ پہلے آپ سے ملاقات کبھی نہیں ہوئی " ۔۔۔ ناٹران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا ۔

بلیک زیرو نے اُسے اپنا نام پرویز ہی بتایا تھا ۔

" نہیں ۔ میں پہلے بھی کئی بار آچکا ہوں ۔ لیکن آپ سے رابطے کی ضرورت نہیں آئی " ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

اب وہ اُسے کیا بتاتا کہ جسے وہ اجنبی سمجھ رہے ہیں اس سے بطور ایسٹو وہ ہزاروں بار بات کر چکے ہیں ۔

" آپ بھی صفدر اور کیپٹن شکیل صاحب کے گروپ میں ہیں " فیصل جان نے کہا ۔

" نہیں ۔۔۔ میرا تعلق ایک اور شعبے سے ہے ۔ بہرحال ہے وہ سیکرٹ سروس کا ہی شعبہ ۔ اچھا اب تعارف تو ہو گیا ۔ اب یہاں سے نکلنے کا کیا ہو گا " ۔۔۔ بلیک زیرو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا ۔

" آپ جس مشن پر آئے تھے کیا وہ مکمل ہو گیا ہے " ۔۔۔ ناٹران نے چونکتے ہوئے پوچھا ۔

" ہاں وہ مکمل ہو چکا ہے ۔ اب صرف مسئلہ یہاں سے نکلنے کا ہے ۔ کھانے کا غذات وغیرہ اس میک اپ میں کب تک تیار ہو سکتے ہیں " بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

لیکن اس سے پہلے کہ ناٹران کوئی جواب دیتا ۔ اچانک میز کی دراز سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں ۔ اور ناٹران نے چونک کر میز کی دراز کھولی ۔۔۔ اور پھر اس میں سے ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا ۔ آوازیں اسی ٹرانسمیٹر سے ہی نکل رہی تھیں ۔

" یس ناٹران سپیکنگ اوور " ۔۔۔ ناٹران نے بٹن دباتے ہوئے کہا ۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"تھرٹی سکس بول رہا ہوں باس۔ ایک اطلاع ہے اوور"
دوسری طرف سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔
"یس۔ کیا اطلاع ہے اس وقت اوور" ——— ناٹران نے
چونکتے ہوئے پوچھا۔
"سر شاگل کو ان کی رہائش گاہ سے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے
اپنے دفتر بلوایا اور انہوں نے واپس آ کر پوری سیکرٹ سروس کو
ہنگامی طور پر الرٹ کر دیا ہے ——— ایئرپورٹس۔ بس اسٹینڈ۔ ریلوے اسٹیشن
اور دوسرے تمام راستوں پر سیکرٹ سروس کے افراد کو تعینات کر
دیا گیا ہے۔ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر افراد پر کڑی نگاہ رکھیں اوور"
تھرٹی سکس نے کہا۔
"کن افراد پر اوور" ——— ناٹران نے پوچھا۔
اور دوسری طرف سے تھرٹی سکس نے سجاد کا حلیہ قد و قامت اور
بلیک زیرو کا قد و قامت بتا دیا۔
"ہونہہ ——— ٹھیک ہے۔ تم ہوشیار رہنا۔ اگر کوئی نئی بات سامنے
آئے تو مجھے بتانا اوور اینڈ آل" ——— ناٹران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر
آف کر دیا۔
"لیجئے پرویز صاحب ——— آپ کی اور سجاد کی تلاش پورے
دارالحکومت میں شروع ہو گئی ہے۔ اب ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ
ساتھ سیکرٹ سروس بھی میدان میں اتر آئی ہے" ——— ناٹران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن صرف قد و قامت کی بنیاد پر تو کسی کو نہیں پکڑا جا سکتا۔

میرے جیسے قد و قامت کے تو دارالحکومت میں لاکھوں افراد ہوں
گے" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"بہرحال انہوں نے تو اپنی کارروائی شروع کر دی ہے"
ناٹران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"یہ سجاد کیا اس جگہ سے واقف ہے" ——— اچانک بلیک زیرو
نے پوچھا۔
"جی ہاں ——— یہ ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے۔ سب ہی اس سے واقف
ہیں کیوں" ——— ناٹران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
"یہ سجاد صاحب اب کہاں ہیں۔ کیونکہ ان کا حلیہ بھی سیکرٹ
سروس کے پاس ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اسے چیک کر کے یہاں پہنچ
جائیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔
"نہیں ——— سجاد انتہائی ہوشیار آدمی ہے۔ میں نے اسے
ایک مخصوص پوائنٹ پر بھیج دیا ہے۔ اب جب تک میں حکم نہیں دوں
گا۔ وہ اس پوائنٹ سے باہر نہیں آئے گا۔ چاہے ایک ماہ ہی
کیوں نہ گزر جائے" ——— ناٹران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور
بلیک زیرو مطمئن ہو گیا۔
"اب میں فوری طور پر نکلنا چاہتا ہوں۔ کاغذات بننے میں تو ایک
دو دن لگ سکتے ہیں اور اتنا عرصہ میرا یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔ کوئی
اور طریقہ سوچنا چاہیئے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔
"اس کا ایک اور حل ہے اگر آپ پسند فرمائیں" ——— ناٹران
نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoint

"کیسا حل ـــــ تفصیل بتائیں" ـــــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جو چیز آپ یہاں سے لے جانا چاہتے ہیں وہ ہم فیصل جان کی معرفت بھجوا دیتے ہیں۔ وہ آسانی سے چلا جائے گا۔ آپ اس وقت تک یہیں رہیں جب تک صورت حال اطمینان بخش نہیں ہو جاتی" ناٹران نے کہا۔

"وہ چیز صرف میرے ذہن میں ہے۔ اس کا کوئی علیحدہ وجود نہیں ہے۔ اس لئے میرا ذاتی طور پہ جانا ضروری ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"باس ـــــ اگر آپ حکم کریں تو میں پرویز صاحب کو صبح سے پہلے ہی سرحد پار کرا دوں" ـــــ کرسی پہ خاموش بیٹھے ہوئے فیصل جان نے کہا۔

"وہ کیسے" ـــــ ناٹران اور بلیک زیرو دونوں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میرا ایک دوست فصلوں پہ ادویات کا چھڑکاؤ کرنے والی کمپنی کے سپیشل ہیلی کاپٹر پہ پائلٹ ہے۔ با اعتماد دوست ہے۔ پرویز صاحب اس کے جہاز میں بیٹھ کر سرحد پار کر سکتے ہیں ـــــ کسی کو علم بھی نہ ہو گا۔ ویسے بھی ادویات کا چھڑکاؤ وہ صبح سورج نکلنے سے پہلے کرتے ہیں اور گزشتہ دنوں وہ بتا رہا تھا کہ آج کل وہ شمالی سرحدی پٹی پہ چھڑکاؤ کر رہا ہے" ـــــ فیصل جان نے کہا۔

"اوہ اگر وہ با اعتماد آدمی ہے تو پھر ٹھیک ہے" ـــــ بلیک زیرو

نے کہا۔

"ٹھیک ہے اس سے بات کر لو" ـــــ ناٹران نے بھی رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ اور ٹیلی فون اس کی طرف کھسکا دیا۔ فیصل جان نے رسیور اٹھایا اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس نیشنل پیسٹی سائیڈ کمپنی" ـــــ دوسری طرف سے آواز آئی۔

"بشن رام پائلٹ سے بات کرنی تھی میں اسکا بھائی مہندر رام بول رہا ہوں ایک ضروری بات ہے" ـــــ فیصل جان نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ آن کریں۔ وہ ابھی دفتر پہنچے ہیں۔ میں انہیں بلاتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور فیصل جان شکریہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"ہیلو بشن رام سپیکنگ" ـــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"بشن رام میں مہندر رام بول رہا ہوں۔ ایک ضروری بات ہے۔ اپنا نمبر بتاؤ جہاں تم اکیلے ہو" ـــــ فیصل جان نے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ میں کام کے بعد سیدھا آ جاؤں گا۔ ویسے یہ کرو کہ تھری زیرو ون سکس زیرو تھری پہ فون کر دینا تاکہ میرے لئے وہ خیال رکھیں" ـــــ دوسری طرف سے بشن رام نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"خاصا ہوشیار آدمی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوئے کہا۔

"ہاں بہت تیز آدمی ہے۔ پیسے کی خاطر تو اپنی جان بھی داؤ پر لگا
نہیں چوکتا" ——— فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر د
منٹ رک کر اس نے وہی نمبر ڈائل کیا جو بشن رام نے بتایا تھا۔

"یس بشن رام سپیکنگ" ——— چند بار گھنٹی بجنے کے بعد
اٹھایا گیا اور بشن رام کی آواز سنائی دی۔

"یس مہندر رام بول رہا ہوں۔ مطلع صاف ہے" ——— فیص
نے کہا۔

"بالکل صاف ہے۔ بولو کیا کہتے ہو۔ کوئی نیا کام ہے"
بشن رام کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

"ہاں ایک خاص آدمی کو سرحد پار پہنچانا ہے۔ پاکیشیا کی
میں داخل کر دینا ہے بس۔ اکیلا آدمی ہوگا بغیر کسی سامان کے"
فیصل جان نے کہا۔

"اوہ ضرور پہنچ جائے گا۔ میں آج کل ادھر ہی ادویات کا چکر
رہا ہوں۔ بس ایک گھنٹے بعد جہاز لے کر چلوں گا۔ لیکن رقم ن
گے۔ دیکھو خطرے والی بات ہے ——— میری نوکری بھی جا سکتی
اور قید بھی ہو سکتا ہوں۔ اس لئے خیال رکھنا" ——— بشن رام
ہوشیار آدمی کی طرح بات کرتے ہوئے کہا۔

"خطرے والی کوئی بات نہیں۔ وہ کوئی ایسا اہم آدمی نہیں
بس عام سا آدمی ہے۔ پانچ ہزار روپے تک دے سکتا ہے
کمیشن سمیت ——— اگر منظور ہو تو بتاؤ۔ ورنہ میں کسی اور سے بات

ن ——— فیصل جان نے بھی اس کی نفسیات کے عین مطابق جواب
تے ہوئے کہا۔

"یار مہندر رام۔ پانچ ہزار تو بہت تھوڑے ہیں۔ تمہارا ایک ہزار
شن دینے کے بعد مجھے تو چار ہی بچیں گے۔ دس ہزار روپیہ دلاؤ تو
ت ہو سکتی ہے۔ کمیشن کے علاوہ" ——— بشن رام نے کہا۔

"دس ہزار کمیشن کے علاوہ۔ واہ بشن رام۔ اس آدمی کی اپنی
ت ہی دس ہزار نہیں ہو گی۔ اچھا سنو۔ آخری بات۔ کمیشن کے علاوہ
ہزار مل سکتے ہیں ——— میں نے اس سے آٹھ کا سودا کیا ہے۔ صاف
ت ہے دو میرے چھ تمہارے۔ اب صرف ہاں یا نہ میں جواب دینا"
ل جان نے باقاعدہ مول تول کرتے ہوئے کہا۔

"چلو اب تمہیں انکار کیا کروں۔ لیکن رقم نقد ہو گی" ——— بشن رام
رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے نقد رقم ملے گی ——— بولو آدمی کو کہاں لے آؤں"
ل جان نے کہا۔

"تم ایسا کرو۔ اس آدمی کو لے کر کالی پہاڑی کے دامن میں پہنچ
ے۔ میں چھڑکاؤ کرتا ہوا وہاں آؤں گا اور پھر نیچے اتر کر اس آدمی کو لے
گا ——— اور پھر اسی طرح چھڑکاؤ کرتا ہوا سرحد پار اسے اتار کر واپس
ں گا۔ لیکن آدمی اور رقم اب سے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے بعد
پہاڑی کے دامن میں پہنچ جائیں" ——— بشن رام نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ ہم پہنچ جائیں گے" ——— فیصل جان نے
ا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یہ آدمی بھروسے کا ہے" ـــــ ناٹران نے پوچھا۔

"بالکل بھروسے کا آدمی ہے۔ بس ذرا طبیعت کا لالچی ہے۔ اور کوئی بات نہیں۔ پرویز صاحب بڑے اطمینان سے سرحد پار کر جائیں گے بغیر کسی رکاوٹ کے پہلے بھی کئی بار آدمی بھیجے ہیں" ـــــ فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کالی پہاڑی کہاں ہے" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔ اور فیصل نے اُسے کالی پہاڑی کا حدود اربعہ بتا دیا۔

"اس کا مطلب ہے وہاں تک پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگ ہی جائے گا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"جی ہاں سر۔ اتنا وقت تو بہرحال کار میں لگ ہی جائے گا" فیصل جان نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ چلو" ـــــ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں میک اپ کر لوں مہندر رام والا۔ اور باس چھ ہزار روپے بیگ میں دے دیجیے۔ بشن رام نے پہلے رقم چیک کرنی ہے۔ پھر بات کرنی ہے" ـــــ فیصل جان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے" ـــــ ناٹران نے کہا۔ اور پھر وہ اٹھ کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

شاگل اپنے دفتر میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ سیکرٹ سروس کی طرف سے مختلف رپورٹیں آ رہی تھیں۔ لیکن اب کوئی ایسا مشکوک آدمی سامنے نہ آیا تھا جس سے چھاؤنی والے مجرموں کو مل سکتا ـــــ ویسے رام داس کا جو قد و قامت کرنل سنڈاری نے بتایا تھا۔ اس سے یہ بات تو طے تھی کہ وہ کم از کم عمران نہیں ہو سکتا۔ اور اسی وجہ سے شاگل کو یقین تھا کہ وہ آدمی پکڑا جائے گا ـــــ کیونکہ وہ صرف عمران کی صلاحیتوں سے ہی مرعوب تھا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو اس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس شاگل سپیکنگ" ـــــ شاگل نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر ـــــ گوبند بول رہا ہوں۔ ایک بات میرے نوٹس میں آئی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں نے سوچا۔ آپ کو بتا دوں ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بات ہے کھل کر کہو" ۔۔۔۔ شاگل نے چونکتے ہوئے پوچھ

"جناب میرا بھائی نیشنل پیسٹی سائیڈ کمپنی کے ہیڈ آفس میں ملا
ہے۔ آج جب آپ نے مشکوک افراد کو ٹریس کرنے کا حکم دیا تو
وقت میں گھر پہ تھا۔ میرا بھائی بھی موجود تھا۔ اس لئے اس کے نوٹس
بھی یہ بات تھی ۔۔۔۔ اس نے ابھی ابھی مجھے ایک حیرت انگیز اطلاع
ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ ڈیوٹی پہ تھا کہ کسی نے ادویات کا چھڑکاؤ
والے سپیشل ہیلی کاپٹر کے پائلٹ بشن رام سے بات کرنے کے
کہا ۔۔۔۔ اور اپنے آپ کو اس کا بھائی مہندر رام بتایا۔ اس پہ میرا
چونک پڑا۔ کیونکہ بشن رام کو وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ وہ ماں باپ
اکیلا لڑکا ہے۔ اس کا کوئی بھائی نہیں ہے ۔۔۔۔ بہرحال اس کے بھ
نے بشن رام سے بات کی تو بشن رام نے اُسے ایک ٹیلی فون نمبر د
کر رابطہ ختم کر دیا۔ جو ٹیلی فون نمبر بشن رام نے دیا تھا وہ ملحقہ کمپنی کا
جسے رات کو چوکیدار اٹنڈ کرتا ہے ۔۔۔۔ اس پہ میرا بھائی اور کھٹک
چنانچہ اس نے بشن رام کا تعاقب کیا۔ تو بشن رام ملحقہ کمپنی کے د
میں گیا اور چوکیدار کو دس روپے دے کر باہر بھیج دیا۔ میرا بھائی کھ
کے ساتھ چھپ گیا ۔۔۔۔ ٹیلی فون کال آئی۔ وہی مہندر رام بول ر
اس نے بشن رام کو کسی آدمی کو سرحد پار کرانے کے لئے کہا۔ اور بشن
چھ ہزار روپے کے عوض راضی ہو گیا۔ اور اس نے کہا کہ وہ آدمی کو
پہاڑی کے پاس پہنچا دے ۔۔۔۔ وہاں سے وہ اُسے لے لے گا۔ چو
میرے بھائی کے نوٹس میں بات تھی۔ اس لئے اس نے مجھے مختلف

یں پر ٹریس کر کے یہ اطلاع دینی ہے ۔۔۔۔ گوبند نے تفصیل
تے ہوئے کہا۔

"وہ بشن رام کیا کرتا ہے" ۔۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"وہ جناب پائلٹ ہے۔ اور آج کل اس کا سپیشل ہیلی کاپٹر پاکیشیا
ے ساتھ شمالی سرحد پہ فصلات پر چھڑکاؤ کر رہا ہے۔ اس کا پروگرام یہ
ہے کہ وہ چھڑکاؤ کرتا ہوا ہیلی کاپٹر کو کالی پہاڑی کے دامن میں کھلی جگہ
ند دے گا ۔۔۔۔ اور پھر اس آدمی کو ساتھ بٹھا کر چھڑکاؤ کرتا ہوا سرحد
ئے گا اور سرحد پار اُسے اتار کر دوبارہ چھڑکاؤ شروع کر دے گا۔
طرح کسی کو علم ہی نہ ہو سکے گا اور وہ آدمی سرحد پار کر جائے گا۔ ہو
ہے جناب جس آدمی کو بشن رام سرحد پار کرا رہا ہے وہ ہمارا مطلوبہ
ہی ہو" ۔۔۔۔ گوبند نے کہا۔

"یقیناً وہی ہو گا۔ ویسے یہ طریقہ تو انتہائی سادہ اور آسان ہے۔ ہم
پہرے دیتے رہ جاتے اور وہ آدمی اطمینان سے سرحد پار کر
۔۔۔۔ کس وقت وہ آدمی کالی پہاڑی پہ پہنچے گا" ۔۔۔۔ شاگل نے
رت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جناب بشن رام نے اُسے اب سے ڈیڑھ گھنٹے بعد پہنچنے کے لئے
ہے" ۔۔۔۔ گوبند نے کہا۔

"او۔ کے۔ میں چیک کر لوں گا ۔۔۔۔ تھینک یو فار دس گڈ کلیو۔ اور
ستو۔ اپنے بھائی کو اطمینان دلا دو کہ وہ ہمارا مطلوبہ آدمی نہیں ہو سکتا۔
کہیں اس کی وجہ سے بشن رام چوکنا نہ ہو جائے اور وہ اس آدمی کو
ڈ کر دے" ۔۔۔۔ شاگل نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ٹھیک ہے سر۔ میں کہہ دیتا ہوں سر" ——— گوبند نے جواب دیا اور شاگل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار تھے۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اُسے صحیح آدمی کلیو مل گیا ہے ——— اور اب وہ اُسے زندہ یا مردہ پکڑ کر ملٹری انٹیلی کے چیف پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی کارکردگی کا سکہ جما سکے گا۔

اس نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"یس سر ——— مارٹن سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مارٹن۔ فوراً دس مسلح افراد اور دو سپیشل ہیلی کاپٹر تیار کر کے مجھے اطلاع دو۔ میں خود ساتھ جاؤں گا بہت اہم مشن ہے" ——— شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں ابھی اطلاع دیتا ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے مطمئن انداز میں رسیور رکھ دیا۔

تقریباً دس منٹ بعد اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"سر ہیلی کاپٹر اور آدمی تیار ہیں" ——— نوجوان نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے آؤ" ——— شاگل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک کھلے میدان میں پہنچ گیا۔ یہاں دو بڑے ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ ہیلی کاپٹروں کے ساتھ قطار میں نو افراد کھڑے تھے ——— ان کے ہاتھوں میں سٹین گنیں تھیں

انہوں نے عام لباس پہنے ہوئے تھے۔

"آؤ مارٹن بیٹھو" ——— شاگل نے اس نوجوان سے کہا جو اُسے اطلاع دینے آیا تھا۔ یہی مارٹن تھا۔

اور پھر شاگل اور مارٹن ایک ہیلی کاپٹر میں اور باقی نو افراد دونوں ہیلی کاپٹروں میں سوار ہو گئے۔ شاگل والے ہیلی کاپٹر میں پائلٹ سیٹ پر مارٹن ہی تھا ——— جب دونوں ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گئے تو مارٹن نے سوالیہ نظروں سے پاس بیٹھے ہوئے شاگل کی طرف دیکھا۔

"پاکیشیا کی شمالی سرحد پر واقع کالی پہاڑی جانا ہے" ——— شاگل نے کہا۔ اور مارٹن نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا۔

تقریباً دس منٹ کی پرواز کے بعد دونوں ہیلی کاپٹر کالی پہاڑی پر پہنچ گئے۔ پھر شاگل کے کہنے پر دونوں ہیلی کاپٹر نیچے اتر آئے۔

"مارٹن ——— اب تم ایک آدمی سمیت دونوں ہیلی کاپٹر لے کر واپس چلے جاؤ۔ جب ضرورت ہو گی میں وائرلیس ٹرانسمیٹر پر تمہیں بلا لوں گا۔ باقی لوگ میرے ساتھ ہی یہاں رہیں گے" ——— شاگل نے کہا اور مارٹن سر ہلاتا ہوا واپس مڑا۔ دوسرے ہیلی کاپٹر کا پائلٹ بھی اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد دونوں فضا میں بلند ہو کر واپس شہر کی طرف مڑ گئے۔

"سنو ——— ایک آدمی یہاں کالی پہاڑی کے دامن میں پہنچے گا۔ پھر فصلوں پر ادویات سپرے کرنے والا سپیشل ہیلی کاپٹر یہاں آ کر رکے گا۔ اور اس میں وہ آدمی سوار ہو گا۔ ہم نے اس آدمی کو زندہ گرفتار کرنا ہے۔ اگر حالات ایسے بن جائیں کہ وہ زندہ نہ پکڑا جا سکے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تو پھر بے شک اُسے گولیوں سے چھلنی کر دینا۔ ہم اس آدمی کے آ
تک پہاڑی کی چٹانوں کے پیچھے اس طرح چھپے رہیں گے کہ جب ضرور
پڑے تو آسانی سے اس کے گرد گھیرا ڈال سکیں"۔۔۔۔ شاگل نے آ
افراد کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آنے والا اکیلا ہی ہو گا باس"۔۔۔۔ ایک نوجوان نے پوچھا۔

"ضروری نہیں۔۔۔۔ ہو سکتا ہے دو ہوں۔ تین ہوں۔ چار ہوں
بہرحال ہمارا مطلوبہ آدمی وہی ہو گا جو سپیشل ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے
گا۔ اس لئے ہمیں اس وقت تک خاموش رہنا ہے جب تک کہ مطلو
آدمی کی پہچان نہ ہو جائے"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"اس ہیلی کاپٹر کا کیا کرنا ہے۔ کہیں ہمارے گھیرا ڈالنے تک وہ
آدمی کو اڑا کر نکل نہ جائے"۔۔۔۔ ایک اور نوجوان نے کہا۔

"بے شک پائلٹ کو گولی مار دینا۔ بہرحال یہ وقت آئے گا تو د
جائے گا۔ اب تم سب مناسب جگہوں پر چھپ جاؤ۔ میرے اشار
کے بغیر کوئی نہ باہر آئے"۔۔۔۔ شاگل نے کہا اور اس کے بعد وہ
بکھر کر چٹانوں کی اوٹ میں چھپنا شروع ہو گئے۔

کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک کے سینے پر دوڑ رہی تھی۔
ڈرائیونگ سیٹ پر فیصل جان موجود تھا۔ اس وقت وہ ایک نئے
بلیک اپ میں تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر بلیک زیرو تھا۔

"پرویز صاحب۔۔۔۔ آپ کبھی عمران صاحب سے ملے ہیں"
بلیک فیصل جان نے پوچھا اور بلیک زیرو چونک پڑا۔

"علی عمران۔۔۔۔ ہاں اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ کیوں"
بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اس وقت عمران
کے ذکر کی کوئی تک نہ بنتی تھی۔

"مجھے وہ بے حد پسند ہیں۔ میں ذہنی طور پر اپنے آپ کو ان کا
شاگرد سمجھتا ہوں"۔۔۔۔ فیصل جان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اب اس نے استادی شاگردی کا سلسلہ بھی شروع کر دیا
ویسے آپ پہلے آدمی ہیں جو اُسے پسند کرتے ہیں۔ ورنہ لوگ تو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ذبح ہو جاتے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ـــ ان کے کام کرنے کا انداز ہی ایسا ہے۔ اور یہی انداز مجھے پسند ہے۔ ویسے پرویز صاحب ایک بات ہے۔ مجھے کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ چیف باس ایکسٹو علی عمران کو ہی ہونا چاہیئے"

فیصل جان نے کہا۔

"اوہ ـــ لیکن ایک مسخرہ اتنی ذمہ دار پوسٹ پر کیسے آسکتا ہے"

بلیک زیرو نے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ کیونکہ جو کچھ وہ جانتا تھا ظاہر ہے فیصل جان کے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں ہو سکتا تھا۔

"عمران صاحب بظاہر مسخرے ہیں ورنہ جس قدر ذہین وہ ہیں خ کی پناہ۔ خطرناک سے خطرناک سچوئشن کو اس طرح ڈیل کر لیتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے" ـــ فیصل جان نے کہا۔ وہ واقعی عمران کا گرویدہ

"وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن ایک بات بتاؤں فیصل صاحب۔ کسی کے سامنے اس قسم کے فقرے چیف باس کے متعلق نہ کہیں۔ چیف باس نے سن لیا تو اس کی دی ہوئی سزائیں بھی انتہائی عبرت ناک ہوتی ہیں" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ میں جانتا ہوں جناب ـــ لیکن اب ایکسٹو کہاں سن رہا۔ وہ تو پاکیشیا میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہو گا" ـــ فیصل جان نے بڑے بے نیازانہ انداز میں کہا

اور بلیک زیرو اس دلچسپ سچوئشن پر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ فیصل جان کو کیا بتاتا کہ ایکسٹو تو واقعی اس کے ساتھ بیٹھا سن رہا۔

ی طرح کی ہلکی پھلکی باتوں میں سفر گزر گیا اور پھر بلیک زیرو نے دور سے وہ ی پہاڑی دیکھ لی۔ جہاں انہوں نے پہنچنا تھا۔ اس پہاڑی کی چٹانوں کا ک سیاہی مائل تھا۔ اس لئے اسے عرف عام میں کالی پہاڑی کہا جاتا تھا۔

فیصل جان نے کار پہاڑی کے دامن میں جا کر روک دی۔ اور پھر یک زیرو اور فیصل جان دونوں ہی نیچے اتر آئے۔ ابھی صبح کاذب کا قت ہونے والا تھا۔ اس لئے ہلکی ہلکی روشنی ہر طرف پھیل رہی تھی۔

"اب بشن رام کا انتظار کرنا پڑے گا" ـــ بلیک زیرو نے ہر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے پرویز صاحب۔ انتظار تو کرنا ہی ہو گا۔ اس کا وقت ہو گیا ہے۔ وہ بس آنے ہی والا ہو گا" ـــ فیصل جان نے کہا۔ اور پھر اس کار کا دروازہ کھولا اور اس میں سے رقم والا بیگ نکال کر ہاتھ میں لیا۔

بلیک زیرو کے اعصاب میں کچھ نامعلوم سی بے چینی نے ڈیرہ ا لیا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی انہونی بات ہونے والی ـــ لیکن اس نے کندھے جھٹک کر اس خیال کو دور کر دیا۔ کیونکہ نے یہی سوچا تھا کہ شاید اس طرح آسانی اور سادہ طریقے سے سرحد لنے کی وجہ سے اعصاب اسے قبول نہیں کر رہے۔

"وہ آ رہا ہے" ـــ اچانک فیصل جان نے کہا۔

اور بلیک زیرو نے چونک کر دیکھا۔ تو دور اُسے آسمان پر ایک ساہیلی کا پیڑ نظر آیا جس کے ساتھ لمبے لمبے سلنڈر نصب تھے۔ ن سے کیڑے مار ادویات کی آبشار سی نکل کر نیچے گر رہی تھی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پھر اچانک وہ آبشار سی بند ہو گئی اور ہیلی کاپٹر مڑ کر سیدھا کالی پہاڑی کی طرف آنے لگا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کالی پہاڑی کے سامنے زمین پر اتر گیا ——— دوسرے لمحے ایک پتلا دبلا آدمی کود کر نیچے اتر یہ بشن رام تھا۔ اس نے آ کر فیصل جان سے مصافحہ کیا اور پھر بلیک زیرو سے بھی۔

"رقم لے آئے ہو" ——— بشن رام نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ——— یہ رقم ہے بے شک چیک کر لو۔ اور یہ آدمی ہے" فیصل جان نے رقم والا بیگ بشن رام کی طرف بڑھاتے ہوئے بلیک زیرو کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"تھینک یو" ——— بشن رام نے ایک لمحے کے لئے بیگ کھول کر دیکھا اور پھر بند کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان اور خوشی کے تاثرات تھے۔

"آیئے صاحب جلدی کیجئے" ——— بشن رام نے بلیک زیرو سے کہا۔

اور بلیک زیرو نے فیصل جان سے الوداعی مصافحہ کیا۔ اور بشن رام کے ساتھ مڑ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی انہوں نے دو تین ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک فضا سٹین گن کی تڑتڑاہٹ اور قدموں کی دھمک سے گونج اٹھی بشن رام چیخ مار کر اچھلا۔ اور منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ جب کہ بلیک زیرو فائرنگ ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔

"خبردار رک جاؤ۔ ورنہ چھلنی کر دیں گے" ——— چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ گولیاں بلیک زیرو کے آگے پیچھے زمین پر گریں۔ اور بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ ہیلی کاپٹر ابھی دور تھا اور اب آگے بڑھنا صریحاً خودکشی کے سوا اور کچھ نہ تھا ——— فیصل جان نے بھی ہاتھ اٹھا دیئے تھے۔ کیونکہ پانچ مشین گنوں کا رخ اس کی طرف تھا۔

دوسرے لمحے پانچ چھ افراد نے بلیک زیرو کو گھیرے میں لے لیا۔ ان کے انچارج کو دیکھتے ہی بلیک زیرو نے طویل سانس لیا۔ وہ سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو پہچان گیا تھا۔ بشن رام گولیوں سے چھلنی ہو کر زمین پر مردہ پڑا ہوا تھا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ تم اس طرح سرحد پار کر جاؤ گے" ——— شاگل قریب آ کر بلیک زیرو سے انتہائی طنزیہ انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم لوگ کون ہو اور کیا چاہتے ہو" ——— بلیک زیرو نے بڑے تحمل لہجے میں کہا۔ فیصل جان کو بھی دھکیل کر اب بلیک زیرو کے قریب لے آیا گیا تھا۔

"مسٹر نقلی رام داس۔ تم نئے آدمی ہو اس لئے شاید مجھے نہیں جانتے۔ میرا نام شاگل ہے شاگل ——— عمران سے جا کر پوچھو کہ میں کیا ہوں" ——— شاگل نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

"نقلی رام داس اور عمران ——— تم لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے" بلیک زیرو نے مڑ کر پاس کھڑے فیصل جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس نے بات کرتے ہوئے آنکھ کا کونا دبا کر فیصل جان کو مخصوص اشارہ کا
دیا تھا۔

"سب پتہ چل جائے گا۔ پہلے انہیں باندھ دو۔ ان کی بیلٹس استعمال
کرو۔ اور اگر یہ غلط حرکت کریں تو بھون ڈالو" ——— شاگل نے چیخ کر
اپنے ساتھیوں سے کہا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا بلیک زیرو کے سینے
سے آ لگا۔ اور اُسی لمحے فیصل جان بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے
دو آدمیوں کو نیچے گرا کر زور سے قلابازی کھائی اور ایک طرف جا گرا۔
اور پھر فیصل جان اور چار افراد کے حلق سے بیک وقت گولیوں کی تڑتڑاہٹ
کے ساتھ چیخیں نکلیں ——— فیصل جان نے نیچے گرتے ہی ایک آدمی
کے ہاتھ سے چلتی ہوئی مشین گن چھین کر فائر کھولا تھا جب کہ دو مشین
گنوں کی گولیوں نے اس کا رخ کیا تھا۔

"خبردار کوئی حرکت نہ کرے ورنہ میں اس کی گردن توڑ دوں گا"
بلیک زیرو نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ
میں پکڑی ہوئی سٹین گن کو جو اس وقت شاگل کی گردن پر جمی ہوئی تھی
زوردار جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ اور شاگل کے حلق سے ذبح ہونے
والے بکرے کی طرح چیخ سی نکلی۔

"گولی مار دو۔ مت رکو" ——— شاگل نے بُری طرح پھڑپھڑاتے
ہوئے کہا۔ وہ شاید اب ہوش کی سرحد سے نکل چکا تھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکنے والے شاگل
کے باقی ساتھی ٹریگر دباتے سٹین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی بلیک

کڑے ہیلی کاپٹر کے ساتھ نصب کیڑے مار زہریلی ادویات کے سلنڈر
سے زہریلی دوا کی بوچھاڑیں نکل کر ان سب پر پڑیں۔ اور دوسرے لمحے
سب مری ہوئی مکھیوں کی طرح زمین پر ڈھیر ہو گئے ——— بلیک زیرو
دماغ بھی چکرا گیا۔ اور وہ بھی شاگل سمیت ہی زمین پر آٹے کی خالی ہوتی
بوری کی طرح ڈھیر ہو گیا۔ یہ حرکت فیصل جان کی تھی۔ سلنڈر میں پریشر
سے بھری ہوئی زہریلی دوا گولیوں کے بنائے ہوئے سوراخوں سے
بے حد تیز رفتاری سے نکلی کہ پلک جھپکنے میں وہ سب اس کی لپیٹ
میں آ گئے ——— فیصل جان کے جسم سے گولیاں لگنے کی وجہ سے خون
تیز رفتار سے نکل رہا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر زبردست عزم
کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر اس نے زہریلی دوا والی حرکت
نہ کی تو پھر ان دونوں کا زندہ بچ نکلنا ناممکن تھا ——— گولیاں اس کی دونوں
ٹانگوں پر لگی تھیں۔ اس لئے اس کے ہاتھ اور اوپر والا جسم سلامت تھا۔
زہریلی دوا کی بوچھاڑ ہوتے ہی اس نے سانس روک لیا۔ اور پھر وہ اسی
زمین پر گھسٹتا ہوا اس طرف بڑھا جہاں بلیک زیرو شاگل سمیت
ڈھیر ہوا پڑا تھا۔

اب زہریلی دوا کا پریشر ختم ہو چکا تھا۔ کیونکہ سٹین گن کی گولیوں نے
سلنڈر میں ان گنت سوراخ کر دیئے تھے اس لئے سلنڈر میں موجود
زہریلی گیس چند ہی لمحوں میں نکل گئی اور سلنڈر خالی ہو گیا ——— لیکن دوا
بے حد زہریلی تھی کہ سانس روکنے کے باوجود فیصل جان کے ذہن کو
چکر جھٹکے لگ رہے تھے۔ اس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا وہ
گھسٹتا ہوا بلیک زیرو کے پاس پہنچا اور پھر اس نے زمین پر پڑے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوئے بلیک زیرو کا بازو پکڑا اور اُسے گھسیٹتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف
بڑھا۔ بلیک زیرو بے ہوش تھا اور اس کا چہرہ سوجا ہوا تھا۔ فیصل جا
کی اپنی جان پہ بنی ہوئی تھی ——— لیکن اُسے معلوم تھا کہ اگر وہ ہمت
ہار گیا تو پھر موت یقینی ہے۔ چنانچہ وہ بلیک زیرو کو گھسیٹتا ہوا ہیلی
کاپٹر کے پاس لے کر پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ لیکن اب مسئلہ
بلیک زیرو کو ہیلی کاپٹر میں چڑھانے کا ——— اس کی دونوں ٹانگوں
مسلسل خون جاری تھا۔ ایسی حالت میں وہ خود بھی کھڑا نہ ہو سکتا تھا
بلیک زیرو کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں ڈالنے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا
لیکن فیصل جان نے ہمت نہ ہاری اور وہ ہاتھوں کے زور سے
سلنڈر کو پکڑ کر اوپر کو اٹھا ——— اور پھر اوپر کھڑکی کو پکڑ کر بازوؤں
بل پر اپنے جسم کو کھینچ کر اوپر ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ اس کی توقع
عین مطابق ہیلی کاپٹر میں رسی کا گچھا موجود تھا۔ اس نے رسی کو کھو
اور پھر کھڑکی کے ساتھ ایک ہک میں اس نے رسی کا ایک سرا
کر اُسے دوسری طرف سے کھینچ کر رسی کے دونوں سرے
پھینک دیئے ——— اور پھر اُسی طرح گھسٹتا ہوا وہ واپس نیچے
گیا۔ رسی کے ایک سرے کو اُس نے بلیک زیرو کے دونوں
کے اندر سے گزار کر سینے کے گرد باندھ کر مضبوطی سے گانٹھ د
دی ——— اور پھر رسی کے دوسرے سرے کو پکڑ کر پوری طاقت
کھینچنے لگا۔ رسی کے کھنچتے ہی بلیک زیرو کا جسم اوپر کی طرف ا
لگا۔ فیصل جان خود بھی زمین پہ بیٹھا ہوا تھا۔ اور پھر بلیک زیرو کا جس
خاصا بھاری تھا ——— فیصل جان کی اپنی حالت بھی درست نہ تھی

ایسی حالت میں بلیک زیرو کے جسم کو رسی کے زور پر اوپر اٹھانا
ناممکن تھا۔ لیکن فیصل جان اس ناممکن کو ممکن بنانے پر تلا ہوا تھا۔
پورا جسم کانپ رہا تھا ——— چہرہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ لیکن
ہمت بھینچے پوری قوت سے رسی کو کھینچے جا رہا تھا اور بلیک زیرو
جسم آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھ رہا تھا۔ درمیان میں کئی لمحے ایسے آئے
کہ اس کی ہمت جواب دے گئی اور رسی اس کے ہاتھ سے
لگی ——— لیکن فیصل جان سر جھٹک کر پھر زور لگاتا اور آخر کار
بلیک زیرو کے جسم کو کھلی کھڑکی تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔
ہک جس کے اندر رسی تھی کھڑکی کے اندرونی طرف تھا۔ اس لئے
زیرو کا آدھے سے زیادہ جسم کھڑکی کے اندر پہنچ چکا تھا۔ جب
جان نے محسوس کر لیا کہ اب اگر وہ رسی چھوڑ دے تو بلیک زیرو
واپس نہ آ گرے گا بلکہ کھڑکی میں ہی رہ جائے گا تو اس نے
آہستہ رسی چھوڑ دی ——— اور پھر بلیک زیرو کا جسم واقعی
میں ہی رہ گیا۔ اس کی ٹانگیں باہر کو لٹک رہی تھیں جب کہ باقی
ہیلی کاپٹر کے اندر تھا۔

فیصل جان نے رسی چھوڑی اور پھر دوبارہ اُسی طرح گھسٹتا ہوا
بڑھا اور پھر بلیک زیرو کے جسم کے اوپر سے ہوتا ہوا ہیلی کاپٹر
پہنچ گیا ——— اندر پہنچ کر اس نے رسی بلیک زیرو کے جسم سے
اور پھر اُسے اندر کی طرف گھسیٹ کر لٹا دیا اور خود وہ گھسٹ
بڑھا اور پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کی زخمی ٹانگیں بے جان
میں نیچے لٹک رہی تھیں ——— لیکن اس کے ہاتھ درست

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کام کر رہے تھے۔ چنانچہ اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا۔
دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا گیا۔ کافی بلندی پر پہنچ
اس لئے اس کا رخ پاکیشیا کی سرحد کی طرف موڑا ــــــ اور
ہیلی کاپٹر کو خاصی تیز رفتاری سے اڑاتا ہوا وہ کافرستانی
پار کر کے پاکیشیا کی سرحد میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا
وہ ناممکن کو ممکن بنانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اپنی بے پناہ
جرأت اور ناقابلِ یقین قوت ارادی سے۔

عمران صاحب یہ فیصل جان واقعی آپ کا صحیح جانشین
ہے۔ جس ہمت، دلیری، جرأت اور ذہانت کا مظاہرہ اس
نے کیا ہے۔ مجھے تو اس کے بارے میں سوچتے ہوئے بھی جھرجھری
آ رہی ہے ــــــ بلیک زیرو نے انتہائی عقیدت مندانہ انداز میں
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت دانش منزل کے
ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔

بلیک زیرو ابھی ہسپتال سے فارغ ہو کر عمران کے ساتھ ہی
آیا تھا جب کہ فیصل جان سپیشل ہسپتال میں ابھی زیر علاج تھا۔ اس
کی دونوں ٹانگوں کا علاج ہو رہا تھا ــــــ گولیوں نے اس کی ٹانگوں کا
گوشت کئی جگہ سے پھاڑ دیا تھا لیکن ہڈیاں محفوظ تھیں۔ اور فیصل جان
نے اسے اس سارے مشن کی تفصیلات بتائی تھیں۔ کہ کس طرح
اس نے زہریلی دوا والا سلنڈر گولیوں سے پھاڑ کر سب کو بے ہوش

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کیا اور پھر کس طرح وہ بلیک زیرو کو رسی کی مدد سے کھینچ کر ہیلی کا
میں ڈالنے میں کامیاب ہوا۔ اور ہیلی کاپٹر کو اس نے سرحد پار کر
ہوئے جان بوجھ کر اتنی بلندی پر رکھا کہ اُسے راڈار پر چیک کیا جا
اور اس کی توقع کے عین مطابق ایئر فورس کے طیاروں نے اُ
گھیر لیا ——— اس نے پائلٹ کو بتایا کہ اس کا اور اس کے ساتھی کا
سیکرٹ سروس سے ہے۔ چنانچہ ہیلی کاپٹر کو ایئر فورس
فوجی اڈے پر اتار دیا گیا۔ اور پھر خصوصی نگرانی میں ان دونوں کو
ہسپتال پہنچا دیا گیا ——— وہاں سے ملٹری انٹیلی جنس کے ذریعے
سر سلطان کو اطلاع دی گئی اور سر سلطان کے ذریعے
عمران تک پہنچی۔ فیصل جان کا نام سنتے ہی عمران سب کچھ سمجھ
چنانچہ انہیں ایئر فورس ہسپتال سے سیکرٹ سروس کے
ہسپتال میں شفٹ کر دیا گیا ——— اور پھر عمران کو وہاں
فیصل جان سے سارے حالات معلوم ہوئے۔ تب وہ بلیک
سے ملا۔ جسے ہوش آ چکا تھا۔ اور پھر ڈاکٹروں کی طرف سے
کر وہ دونوں دانش منزل پہنچے ——— راستے میں عمران
فیصل جان کے کارنامے کی پوری تفصیل سنائی تو بلیک زیرو
چلا کہ فیصل جان نے کیا کارنامہ انجام دیا ہے۔ ورنہ ہوش
کے بعد جب اُسے پتہ چلا کہ وہ کافرستان کی بجائے پاکیشیا
ہے تو حیرت سے اس کا دماغ ہی گھوم گیا تھا۔

"اگر وہ میرا صحیح جانشین ہوتا تو ٹانگوں کی بجائے سینے پر
کھا کر آتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ اس نے جس انداز میں میری جان بچائی ہے۔ اور
طرح وہ مجھے اپنی حالت کے باوجود یہاں تک لے آیا ہے۔ میں
طور پر اس کا ہمیشہ ممنون رہوں گا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ تم ہوتے رہنا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ مشن کا کیا ہوا" ——— عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ مشن مکمل ہو گیا ہے" ——— بلیک زیرو نے
سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے منہ کھول کر دو انگلیاں منہ
میں اور چند لمحوں بعد اس نے مائیکرو فلم نکال کر پہلے اُسے جیب
رومال نکال کر صاف کیا اور پھر اُسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ کس چیز کی فلم ہے" ——— عمران نے فلم کو ہاتھ میں لیتے ہوئے
اور بلیک زیرو نے مختصر طور پر شروع سے آخر تک تمام حالات
دیئے۔

"اوہ ——— اس کا مطلب ہے صورت حال بہت زیادہ پیچیدہ
میں اسے چیک کر لوں" ——— عمران نے سنجیدگی سے کہا۔
مائیکرو فلم اٹھا کر وہ آپریٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو اُسی
بیٹھا رہا۔ اس کے ذہن میں ابھی تک وہی سچویشن گھوم رہی تھی۔
فیصل جان اُسے نکال کر لایا تھا ——— اس کا بس نہ چل رہا تھا
بحیثیت ایجنٹ اس کا شکریہ ادا کرے۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ
ایجنٹ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ ویسے اس نے دل ہی دل
یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ جب بھی اُسے موقع ملا وہ فیصل جان کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس احسان کا بدلہ ضرور چکا دے گا۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آ
تو اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"یہ تو انتہائی خوفناک منصوبہ تھا۔ اگر ہم اس روز اتفاق سے
کیفے ہنی مون میں نہ جاتے اور پھر میجر حاتم کے خاتمے کے لئے کیا
کو بم سے نہ اڑایا جاتا اور میری نگاہ وائرلیس بم کے آپریٹس پر نہ پڑتی
تو ہمارا قومی دفاع شدید ترین خطرے میں تھا ـــــ قدرت واقعی
تباہی کے حق میں نہیں۔ اس لئے ایسے اتفاقات پیش آ گئے"
عمران نے کرسی پر آ کر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ صورت حال واقعی بے حد خطرناک ہے
جب تک اس گن کو تباہ نہیں کیا جاتا۔ ڈیم ہر لمحے شدید ترین خطر
میں رہے گا" ـــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب د

"جہاں تک اس فائل میں موجود رپورٹ کا تعلق ہے۔ اس کا
سے تو یہ گن انتہائی محفوظ ہے۔ اور اب مجھے یقین ہے کہ تمہارے
آنے کے بعد اس گن کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کئے
گئے ہوں گے" ـــــ عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے" ـــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب
دیا۔

"مجھے سوچ کر کوئی خصوصی منصوبہ بنانا پڑے گا۔ تب بات
گی۔ یہ عام سا مشن نہیں ہے۔ وہاں پہاڑیوں میں ہمیں بڑی آسانی
سے لوکیٹ کر لیا جائے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے چ

اس کے ساتھیوں کو اغوا کر کے ان کے میک اپ میں وہاں پہنچ کر
سے تباہ کر دیں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں بلیک زیرو۔ یہ اتنا آسان کام نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھ
ہے ہو۔ اب تو وہاں اس سلسلے میں ہنگامی حالات نافذ ہو چکے ہوں
گے ـــــ اور اب تو ایک ہی صورت ہے کہ یا تو ہم اس کریک پر ایٹم بم
گرا کر اسے تباہ کر دیں یا پھر اس سلسلے میں کوئی کمانڈو ایکشن کیا جائے"
عمران نے کہا۔

"کمانڈو ایکشن سے کیا مطلب" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے مار دھاڑ سے بھرپور فلم چلائی جائے۔ کشتوں کے
پشتے لگا دیئے جائیں۔ ایک ایک گولی سے دس دس افراد لڑھکتے ہلاک
ہوتے نظر آئیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو
نے خفیف ہو کر منہ جھکا لیا۔ واقعی اس کا سوال انتہائی بچگانہ تھا۔

"میں سمجھ گیا آپ ڈی ایجنٹ ٹائپ ایکشن لینا چاہتے ہیں"
بلیک زیرو نے کہا۔

"بڑی جلدی سمجھ گئے مطلب۔ اگر زہریلی دوا چھڑکنے سے تمہاری
فصل اس طرح تیز ہو جاتی ہے تو پھر مجھے اس کا بندوبست روزانہ
کرنا ہو گا" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"سنو بلیک زیرو اس سلسلے میں دو باتیں مدنظر رکھنی ہیں۔
ایک تو یہ کہ ہم نے کافرستان کو یہ باور نہیں ہونے دینا کہ ہمیں
ان کے اصل مشن کا پتہ چل گیا ہے ـــــ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ لوگ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

انتقامی طور پر گن کو استعمال کر کے ڈیم ہی اڑا دیں اور بعد میں جو ہو
رہے گا ہوتا رہے گا۔ ظاہر ہے پاکیشیا بھی جنگ کرنے کی پوزیشن
میں نہیں ہے کہ ڈیم کی تباہی کے بعد کافرستان سے جنگ شروع
کر دے ——— اور جنگ بھی کر دے تب بھی اس ڈیم کی تباہی سے
پاکیشیا کا جو حشر ہو گا وہ ظاہر ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس گن
کریک کو تباہ بھی ہونا چاہیئے۔ اس کی موجودگی ہمارے لئے مستقل خطرہ
ہے ——— اب دونوں باتوں کو سامنے رکھ کر کوئی منصوبہ ترتیب دینا
ہو گا" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس وقت اس کے
چہرے پر چٹانوں جیسی سنجیدگی تھی۔

"یہ دونوں کام بیک وقت کیسے ممکن ہیں" ——— بلیک زیرو
نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک چھڑکاؤ تم پر اور کر دیا جائے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب آپ نے تو میرا یہ مستقل مذاق بنا لیا ہے" ——— بلیک زیرو
نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہاری عقل تیز کرنے کے لئے کہہ رہا تھا جو تم کند عقل
رہنا چاہتے ہو تو رہو مجھے کیا۔ سنو میرے ذہن میں ایک ہی منصوبہ
بار بار آ رہا ہے ——— اس رپورٹ کے مطابق اس گن کریک تک
پہنچنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے وہ ہے اس کی عقبی طرف سے
سامنے کے رخ پر دلدل ہے جب کہ سائیڈوں پر۔ یہ ناقابل عبور
ہے۔ اور یقیناً کافرستان نے تمام تر حفاظتی انتظامات عقبی طرف

کر رکھے ہوں گے۔ لیکن اگر ہم عقبی طرف سے جانے کی بجائے کسی
رخ سامنے کے رخ سے اس تک پہنچ سکیں تب اس کی تباہی ہو
سکتی ہے" ——— عمران نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"لیکن سامنے کے رخ پر تو انتہائی خوفناک دلدل ہے۔ اور نہ
صرف ایک دلدل ہے بلکہ دلدلوں کا ایک طویل سلسلہ ہے"
ایک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو یہ لوگ ادھر سے مطمئن ہوں گے۔ اور انسان
وہیں سے کھاتا ہے جہاں سے وہ مطمئن ہو" ——— عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم ایسا کرو تمام ممبرز کو الرٹ کر دو کہ وہ لوگ ایک انتہائی
اہم مشن کے لئے ذہنی طور پر تیار رہیں۔ ہم کسی بھی وقت جا سکتے ہیں
میں ذرا جا کر جوزف اور جوانا سے دو چار گپیں مار لوں۔ شاید کوئی منصوبہ
بنا یا نکل آئے" ——— عمران نے کہا اور آپریشن روم کے بیرونی
دروازے کی طرف مڑ گیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

شاگل اپنے دفتر میں سر پکڑے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔
آج ہی ہسپتال سے فارغ ہو کر آیا تھا۔ زہریلی دوا کے زیر اثر
اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو کر وہیں پڑے رہے تھے۔ اور ش
وہیں پڑے پڑے ہی مر جاتے اگر اس کا اسسٹنٹ مارٹن اس
طرف سے ہیلی کاپٹر کے آنے کی کال کا انتظار کرتے کرتے بے چ
ہو کر اُسے ٹرانسمیٹر کال نہ کرتا ——— جب شاگل کی طرف سے اس
کال کا کوئی جواب نہ دیا گیا تو مارٹن کے دل میں وسوسوں نے ڈیر
ڈال لیا۔ اور اس نے از خود ہیلی کاپٹر لے کر کالی پہاڑی پر جانے
فیصلہ کیا ——— اس کا خیال تھا کہ وہ کافی بلندی پر سے دُوربین
ذریعے صورت حال چیک کرے گا۔ تاکہ نیچے سے ہیلی کاپٹر واضح
پر نظر نہ آ سکے۔ کیونکہ شاگل کی طرف سے کال کا جواب نہ ملنے کی
سے وہ شدید پریشان ہو گیا تھا ——— چنانچہ طاقتور دوربین لے کر

ہیلی کاپٹر کے ذریعے کالی پہاڑی پر پہنچا تو دوربین نے اُسے زمین پر
ے انٹیلی جنس کے افراد اور شاگل کو واضح طور پر ظاہر کر دیا۔ ایک
لمحے کے لئے تو وہ یہی سمجھا کہ سب مر چکے ہیں۔ کیونکہ ان کے انداز
یسے ہی تھے ——— چنانچہ وہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر نیچے اتار لایا۔ اور
پھر نیچے اتر کر اُسے معلوم ہوا کہ چار آدمی تو ہلاک ہو چکے ہیں جب کہ
بنی اور شاگل نہ صرف بے ہوش پڑے ہیں بلکہ ان کے چہرے
ی بُری طرح سوجے ہوئے تھے اور ان کی حالت انتہائی خراب تھی۔
نچہ اس نے انتہائی پھرتی سے شاگل اور اس کے بے ہوش
تھیوں کو ہیلی کاپٹر میں لادا اور انہیں سیدھا سپیشل ملٹری ہسپتال
ں پہنچا دیا ——— اس نے لاشیں اٹھانے میں بھی وقت ضائع نہ کیا
کیونکہ اس طرح شاگل اور اس کے ساتھیوں کی حالت اور زیادہ
ب ہو جاتی۔ لاشیں تو بعد میں بھی اٹھوائی جا سکتی تھیں۔ اور پھر
ڈروں نے اُسے بتایا کہ ——— شاگل اور اس کے ساتھیوں
وئی زہریلی گیس آزمائی گئی ہے ——— شاگل کو دوسرے روز ہوش
یا اور جب مارٹن نے اُسے تفصیل بتائی تو شاگل نے اس کا ذاتی
پر شکریہ ادا کیا۔ پھر شاگل کے کہنے پر مارٹن نے کمپنی کے
ی کاپٹر اور بشن رام کے متعلق تفصیلات معلوم کرائیں تو اُسے
وم ہوا کہ ہیلی کاپٹر پاکیشیا کی سرحد میں داخل ہوا تھا۔ جہاں سے
مت پاکیشیا نے اُسے اپنے قبضے میں کر لیا ہے ——— بشن رام
ش البتہ وہیں سے ملی تھی۔ چنانچہ شاگل سمجھ گیا کہ دونوں مجرم
ی نہ کسی طرح سے ہیلی کاپٹر سمیت نکل جانے میں کامیاب ہو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گئے ہیں۔

ہسپتال میں ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل سنڈاری نے بھی اس سے ملاقات کی تھی اور شاگل نے تمام صورت حال اُسے بتائی تو اس کا چہرہ بھی یہ سن کر لٹک گیا کہ مجرم نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

زہریلی دوا کے اثرات ابھی تک شاگل کے ذہن اور جسم پر تھے۔ لیکن یہ قابل برداشت تھے اس لئے وہ ہسپتال سے فارغ کر دفتر آ گیا تھا۔ لیکن اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ آئندہ اقدام کیا جائے۔

اُسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور شاگل نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ شاگل چیف آف سیکرٹ سروس" ـــــ شاگل کے لہجے میں حسبِ معمول گھن گرج کی بجائے ڈھیلا پن نمایاں تھا۔

"ٹھاکر بول رہا ہوں۔ سپیشل سیکرٹری وزارتِ دفاع"

دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ یس سر" ـــــ شاگل نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ ٹھاکر اس کا باس تھا۔ کافرستان میں سیکرٹ سروس وزارتِ دفاع کے تحت ہی تھی۔ لیکن اُسے ڈیل سپیشل سیکرٹری کرتا تھا۔

"اب آپ کی طبیعت کیسی ہے مسٹر شاگل" ـــــ ٹھاکر نے نرم لہجے میں پوچھا۔ ظاہر ہے اُسے پوری رپورٹ مل چکی تھی۔

"اب کافی بہتر ہوں باس" ـــــ شاگل نے جواب دیا۔

"تو پھر میرے دفتر میں آ جاؤ۔ موجودہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے میں نے خصوصی میٹنگ بلائی ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل سنڈاری بھی شامل ہو رہا ہے۔ تاکہ ہم اس مسئلے پر کوئی متفقہ لائحہ عمل طے کر سکیں" ـــــ ٹھاکر نے کہا۔

"یس سر ـــــ کس وقت میٹنگ ہے" ـــــ شاگل نے کہا۔

"ابھی آ جاؤ۔ کرنل سنڈاری کو بھی میں نے بلایا ہے۔ وہ بھی ابھی پہنچ رہا ہے" ـــــ ٹھاکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس میں آ رہا ہوں" ـــــ شاگل نے کہا۔ اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھنے کے چند لمحوں تک تو وہ خاموش بیٹھا رہا۔ پھر آہستہ سے اٹھا اور پی کیپ سر پر جما کر وہ دفتر سے باہر نکل گیا ـــــ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سیکرٹریٹ کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ راستے میں ایک جگہ رک کر اس نے دو گلاس سیبوں کے جوس کے پیئے۔ تو اس کی طبیعت خاصی بحال ہو گئی۔ اور جسم میں جو سستی اور ڈھیلا پن تھا خاصی کمی آ گئی۔ اب وہ پہلے کی نسبت مستعد نظر آنے لگ گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سپیشل سیکرٹری کے دفتر کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کی آمد کی اطلاع ظاہر ہے پی۔ اے نے ٹھاکر صاحب کو دے دی تھی۔ اس لئے اس نے جیسے ہی بند دروازے پر دستک دی۔

Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoint

"یس کم ان مسٹر شاگل" ـــــ اندر سے ٹھاکر کی بھاری آواز
دی اور شاگل دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہو گیا۔ کرنل سنڈا
وہاں پہلے سے موجود تھا۔ شاگل بھی سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گیا۔ سیکر
ٹھاکر نے رسیور اٹھا کر پی۔ اے کو ہر قسم کی ڈسٹربنس سے رو
پھر اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک بڑا سا نقشہ نکالا۔
اسے میز پر پھیلا دیا ـــــ یہ نقشہ کافرستان کے اس علاقے
تفصیلی نقشہ تھا جس میں گن کریک موجود تھی۔

"پہلے تو یہ بات طے کر لی جائے کہ کیا پاکیشیا کو گن اور کریک
متعلق معلومات مل چکی ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد اس کے جواب کی
میں باقی بات چیت ہو گی ـــــ آپ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں کر
سنڈاری" ـــــ سیکرٹری ٹھاکر نے کرنل سنڈاری سے مخا
ہو کر کہا۔

"سر ـــــ رام داس کے دفتر میں وہ خفیہ فائل موجود ہے۔
میں اس سارے منصوبے کی جغرافیائی رپورٹ ہے۔ یہ فائل ایک
الماری کے انتہائی خفیہ خانہ میں ہے۔ میں نے چیکنگ کرائی ہے
فائل بدستور اسی طرح اپنی جگہ پر ہے ـــــ اور خفیہ خانہ بھی اسی
بند تھا۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ نقلی رام داس کا ہاتھ اس فائل تک
پہنچ سکا" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔

"میرا خیال دوسرا ہے۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ نقلی رام داس کا
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں انہیں ایک ـــــ
پکنک اسپاٹ پر بھی دیکھ چکا ہوں ـــــ اس سے ظاہر ہے انہیں

موبے کی سن گن مل چکی تھی۔ جس بنا پر انہوں نے اصل رام داس کی
ئے ایک نقلی آدمی بھیجا۔ ظاہر ہے اس نقلی رام داس کا ٹارگٹ وہی
ہو گی ـــــ ورنہ نقلی رام داس کا کوئی تک نہیں بنتا۔ اب یہ رپورٹ
مل چکی ہے کہ اصل رام داس ناراک سے غائب ہے۔ اور یہ نقلی
س بھی براہِ راست ناراک سے یہاں پہنچا تھا۔ اس کا ڈرائیور کا نام
ے شکل سے پہچانا یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ انہوں نے ناراک
صل رام داس کو ٹریپ کیا ـــــ اس سے ساری معلومات حاصل
۔ اور پھر اسے یقیناً قتل کر دیا گیا ہو گا۔ اصل رام داس چونکہ فائل کے
ق جانتا تھا اس لئے لازماً اس سے ٹپ حاصل کر لی گئی ہو گی۔ اس
قلی رام داس کو وہ الماری اور اس کے خفیہ خانے کا علم ہو گا۔ ملٹری
نس نے جب چھاپہ مارا تو نقلی رام داس کو اس دفتر میں پہنچے
ئے یقیناً اتنا وقت ہو چکا تھا کہ وہ اس فائل کو نکال کر اس کے فوٹو
لے یا اسے ذہن میں رکھ لے ـــــ اور آخری بات یہ کہ اس کا اس
یس ملک سے فرار بتا رہا ہے کہ وہ جس مشن پر آیا تھا۔ وہ پورا کر چکا
ہ۔ یہ لوگ اس طرح فرار نہیں ہوتے۔ وہ یقیناً دوبارہ کوئی چکر چلاتے
ئے میرا خیال ہے کہ اس فائل کے تمام مندرجات پاکیشیا سیکرٹ
کے پاس پہنچ چکے ہیں ـــــ اب یہ تو کرنل صاحب ہی بتا سکتے
یں اس فائل سے سیکرٹ سروس کو اس گن اور کریک کے متعلق
صیلات مل سکتی ہیں" ـــــ شاگل نے کہا۔ اب اس کی ذہنی
ت کیفیت بالکل نارمل ہو چکی تھی۔

"مسٹر شاگل۔ آپ کی ذہانت واقعی قابل داد ہے۔ آپ کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دلائل ٹھوس ہیں۔ ا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات طے شدہ ہو چکی ہے
کہ نقلی رام داس اس فائل کے مندرجات سے جلنے میں کامیاب
چکا ہے۔ کیوں کرنل سنڈاری"۔۔۔۔ سیکرٹری ٹھاکر نے کہا۔

"جی ہاں۔ مسٹر شاگل کی بات میں واقعی وزن ہے۔ میں نے
پر غور نہ کیا تھا"۔۔۔۔ کرنل سنڈاری نے بھی اعتراف کرتے
کہا۔ اور شاگل کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ اس نے بہرحال
انٹیلی جنس کے چیف کو اپنی ذہانت سے مرعوب کر دیا تھا۔

"اب آپ بتائیں کہ اس فائل سے پاکیشیا سیکرٹ سروس
معلومات مل سکتی ہیں"۔۔۔۔ سیکرٹری ٹھاکر نے کرنل سے مخا
ہو کر کہا۔

"پوری تفصیلات جناب۔ سوائے گن کی ساخت اور اس
کارکردگی اور اس کی تنصیب کی تکنیکی معلومات کے علاوہ باقی
کرنل سنڈاری نے کہا۔

"آپ نے اتنی اہم فائل کو اس طرح ایک غیر متعلق آفس میں
کر سخت غلطی کی ہے کرنل۔ بہرحال اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو گیا"
سیکرٹری ٹھاکر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ اس میں کرنل سنڈاری کا قصور نہیں ہے۔ ان کا
پہلے کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں پڑا۔ اور پاکیشیا سیکر
سروس کے علاوہ اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس قسم کی فائل
دفتر میں بھی ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ شاگل نے کرنل سنڈاری کی حما
کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی تمہاری بات درست ہے"۔۔۔۔ سیکرٹری ٹھاکر اب
پوری طرح شاگل کی حمایت میں تھے۔

"سر۔ اب صرف سوچنے کی بات یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
اس منصوبے کو سبوتاژ کرنے کے لئے کیا اقدام کرتی ہے۔ اور ہم نے
اس اقدام کا کیا توڑ کرنا ہے"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"جہاں تک اس گن اور کریک کی حفاظت کا تعلق ہے۔ اس سلسلے
میں پہلے ہی انتہائی اقدامات کئے جا چکے ہیں۔ جن کی تفصیلات میں ٹھاکر
صاحب کو بتا چکا ہوں"۔۔۔۔ کرنل سنڈاری نے کہا۔

"ہاں یہ اقدامات واقعی انتہائی شاندار ہیں۔ کم از کم ان اقدامات کے
بعد اس علاقے میں غیر متعلق آدمی تو ایک طرف۔ کوئی جانور بھی نظروں
سے نہیں چھپ سکتا"۔۔۔۔ سیکرٹری ٹھاکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کی بات بالکل درست ہے۔ یقیناً یہ اقدامات انتہائی
شاندار ہوں گے۔ اور ان کا توڑ نہ ہو گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کوئی ایسا منصوبہ بنائے گی کہ یہ سارے اقدامات دھرے
کے دھرے رہ جائیں گے"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس والے مافوق الفطرت ہیں۔ جن بھوت ہیں جو کسی کی نظروں میں
آئے بغیر گن کریک کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے یا وہ اس
ایٹم بم فائر کریں گے"۔۔۔۔ اس بار سیکرٹری ٹھاکر نے قدرے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ انہیں نہیں سمجھے۔ انہیں یہ معلوم ہو گا کہ ایسے انتظامات

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کئے جا چکے ہوں گے۔ تو کیا وہ خاموش بیٹھ جائیں گے"۔۔۔۔ شاگل۔
تمکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل آپ مسٹر شاگل کو اپنے اقدامات کی تفصیل بتائیں پھر شا
ان کا خیال بدل جائے۔ یہ یقیناً انہیں عام اقدامات سمجھ رہے ہوں
سیکرٹری ٹھاکر نے کرنل سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔ اور کرنل نے نقشے
کی مدد سے حفاظتی انتظامات کی تمام تفصیل شاگل کو سمجھانی شروع
دی۔ شاگل خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

"اب آپ بتائیے۔۔۔۔ آپ کا کیا خیال ہے"۔۔۔۔ سیکرٹر
ٹھاکر نے کہا۔

"واقعی ایسے انتظامات ناقابلِ تسخیر ہیں۔ لیکن ایک بات عرض
گا۔ یہ سارے انتظامات گن کریک کے عقبی طرف کئے گئے ہیں
باقی اطراف کو ناقابلِ عبور سمجھ کر چھوڑ دیا گیا ہے۔
شاگل نے کہا۔

"ظاہر ہے مسٹر شاگل سائیڈیں ناقابلِ عبور ہیں، دور سامنے کی
خوف ناک دلدلوں کا طویل سلسلہ ہے"۔۔۔۔ کرنل سنڈاری نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس نقشے میں ذرا دکھائیں کہ یہ دلدلوں کا طویل سلسلہ کہاں سے
شروع ہوتا ہے"۔۔۔۔ شاگل نے نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھئے شمالی سمندر سے ایک وسیع کھاڑی گلمرگ کھاڑی جو
کا نام ہے بائیں جانب کو مڑ کر اندر تک چلی آئی ہے۔ گلمرگ کھاڑی
کے اختتام سے دلدلوں کا طویل سلسلہ وقفے وقفے سے شروع ہو

ن کریک تک آ کر ختم ہوتا ہے۔ اب آپ بتلائیے کہ ادھر سے کون یہاں
کتا ہے اور کیسے"۔۔۔۔ کرنل سنڈاری نے نقشے پر پنسل سے
ہر کھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن بہر حال ہمیں اس طرف نگرانی تو کرنی چاہیئے۔ کسی بھی انداز
ل"۔۔۔۔ شاگل نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔ اس کے انداز سے
ی ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ اُسے خود یقین ہو گیا ہے کہ واقعی ادھر سے کوئی
ہیں آ سکتا اور اس کی بات ہی نہیں۔

"ضرورت ہی نہیں ہے۔ ویسے بھی اس کریک کے اندر عملہ موجود
تا ہے۔ جو اس دلدل کو دور تک پیک کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں
ظاہی کافی ہے"۔۔۔۔ کرنل سنڈاری نے قدرے سخت لہجے
ں کہا۔

"سنیئے۔ آپ لوگوں کی بحث سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر
سیکرٹ سروس نے کوئی مشن اس گن کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا تو
وہ دے کی عقبی سمت سے ہی آ سکتا ہے اور عقبی سمت کا سلسلہ
دارالحکومت سے آ کر ملتا ہے۔۔۔۔ کھاڑی یا دلدل کی طرف نگرانی
بے سود ہے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ شمالی طرف سے جہاں
سے کھاڑی نکل رہی ہے وہاں ایک نگران چوکی بنائی جا سکتی ہے۔
س لئے میرا خیال ہے کہ دارالحکومت اور اس کھاڑی کے مقبوضہ میں
سیکرٹ سروس کی نگرانی اور چیکنگ اور اُسے روکنے کی ذمہ داری
سٹر شاگل اٹھائیں۔۔۔۔ اور کریک اور اس کی عقبی پہاڑیوں کی حفاظت
ل ذمہ داری کرنل سنڈاری اپنے ذمہ لیں۔ آپ دونوں کا آپس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں مستقل رابطہ رہے۔ تاکہ بروقت ایک دوسرے کی امداد کی جا سکے
اس طرح ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شکست دے سکتے ہیں"
سیکرٹری ٹھاکر نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ اب آئیے دوسرے پہلوؤں پر بات
کریں۔ سیکرٹ سروس والے ایک کام اور کر سکتے ہیں۔ وہ کرنل سنڈ
اور ان کے آدمیوں کو اغوا کر کے ان کا روپ دھار سکتے ہیں۔ ایسی
صورت میں انہیں کریک تک پہنچنے میں کون روک سکتا ہے
شاگل نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا ہم احمق اور بچے ہیں۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس
کی توہین کر رہے ہیں" ——— کرنل سنڈاری نے اس بار غصے
لہجے میں کہا۔

"جس طرح رام داس کے سلسلے میں ممکن ہوا ہے۔ بہرحال اچھی
اچھی چیز ہے" ——— شاگل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھئے میرا خیال ہے کہ ہمیں آپس میں اختلاف کرنے کی بجائے
ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔ مسٹر شاگل کی بات درست
ہے سب کچھ ممکن ہے ——— اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ دونوں
آپس میں کوئی مخصوص کوڈ طے کر لیں۔ ایسا کوڈ جس کا آپ دونوں کے
علاوہ کسی تیسرے آدمی کو حتیٰ کہ مجھے بھی علم نہ ہو۔ اور آپ ایک دوسرے
کو جب بھی کال کریں وہ کوڈ کسی نہ کسی انداز میں ضرور دہرائیں۔ اس
طرح صورت حال واضح رہے گی" ——— سیکرٹری ٹھاکر نے دونوں کو
بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے جناب۔ ہم طے کر لیں گے" ——— شاگل
اور سنڈاری دونوں نے بیک وقت سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اب ایک اور بات۔ مسٹر شاگل کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی طرح
پہلے سے اس بات کا علم ہو جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا
پلان بنا رہی ہے یا وہ کیا منصوبہ بنائے گی تاکہ ہم فوری طور پر اس کا
توڑ کر سکیں" ——— سیکرٹری ٹھاکر نے کہا۔

"سر ایک صورت ہے کہ میں یہاں ایسے لوگوں کی نگرانی کراؤں
جو کسی نہ کسی انداز سے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو سکتا
ہے ایسے کچھ لوگ میری نظر میں ہیں ——— مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس اپنے کسی منصوبے کے لئے ان سے ضرور رابطہ کرے
اس طرح ہمیں بروقت پتہ چل جائے گا۔ اس کے علاوہ اور تو
کوئی صورت نہیں ہے" ——— شاگل نے کہا۔

"گڈ آئیڈیا۔ ٹھیک ہے اب ہر بات طے ہو گئی" ——— سیکرٹری
ٹھاکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— دونوں نے جواب دیا۔ اور اٹھ کھڑے ہوئے
سیکرٹری ٹھاکر نے ان سے مصافحہ کیا اور وہ دونوں ایک دوسرے
کے پیچھے چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لانچ خاصی تیز رفتاری سے سمندر کے سینے پر دوڑ رہی
لانچ کا سٹیرنگ ایک خوب صورت دوشیزہ کے ہاتھوں میں تھا۔ جس
نے سرخ رنگ کا مختصر سا نہانے کا لباس پہن رکھا تھا اور اس کے
سنہرے بال ہوا میں اڑ رہے تھے ـــــ اس نے آنکھوں پر بڑے بڑے
شیشوں والی گاگل پہن رکھی تھی۔ سرخ لباس کی وجہ سے وہ دُور سے
بالکل شعلہ جوالہ نظر آ رہی تھی۔ لانچ سمندر کے اندر کافی فاصلے پر
ایک چھوٹے سے جہاز کی طرف جا رہی تھی ـــ جہاز کے عرشے پر ریلنگ
کے ساتھ خوب صورت اور سڈول جسم کا مالک نوجوان آنکھوں سے دوربین
لگائے جھکا کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر صرف نیکر تھی۔ اور اس کی نگاہیں
اسی لانچ پر جمی ہوئی تھیں ـــ جو خاصی تیز رفتاری سے جہاز کی طرف
بڑھی چلی آ رہی تھی۔ جہاز اپنی ساخت سے بڑی مچھلیاں پکڑنے والا لگ
رہا تھا۔ اس پر کافرستان کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اور جہاز پر سیاہ رنگ

کے موٹے موٹے حروف سے ایک ایسے سرکاری ادارے کا نام لکھا
ہوا تھا۔ جس کا کام سمندر میں ریسرچ کرنا تھا۔
لانچ تھوڑی دیر بعد آ کر جہاز کے ساتھ رک گئی۔
"ہیلو" ـــــ لڑکی نے لانچ کو روکتے ہوئے نوجوان کی طرف دیکھ
کر ہاتھ لہرایا۔
"ہیلو ڈیئر" ـــــ نوجوان نے دُوربین آنکھوں سے ہٹا کر مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔
لڑکی نے بڑی پھرتی سے لانچ کو جہاز کے ساتھ باندھا۔ اور پھر
مخصوص سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر عرشے پر پہنچ گئی۔
"کوئی تعاقب میں تو نہیں ہے" ـــ لڑکی نے اس نوجوان کے
قریب آ کر سمندر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"نہیں ـــ کوئی نہیں ہے۔ میں نے اچھی طرح چیک کیا ہے"
نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر جہاز کے اندرونی حصے
کی طرف بڑھ گیا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے
میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا ـــ نوجوان میز کے
پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ لڑکی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی اور
پھر اس نے بڑی احتیاط سے اپنے دائیں کان میں لٹکتا ہوا بُندہ اتار کر
نوجوان کے حوالے کر دیا ـــ اس بُندے کے درمیان میں سرخ رنگ
کا ایک موتی تھا۔ نوجوان نے غور سے موتی کو دیکھا اور پھر سر ہلاتے
ہوئے اس نے میز کی دراز کھول کر اُسی طرح کا ایک اور بُندہ دراز سے
نکالا اور اُسے لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یہ لو۔ اور اب تم جاؤ" ——— نوجوان نے لڑکی سے مخاطب ہو
کہا۔ لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے دوسرا بُندہ لیا اور پھر اُسے اپ
دائیں کان میں پہن کر وہ اٹھی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل کر راہ
سے ہوتی ہوئی عرشے پر آ گئی ——— جب وہ اپنی لانچ میں پہنچی تو نوجو
بھی عرشے پر پہنچ گیا۔ اس کے گلے میں دُوربین لٹکی ہوئی تھی۔

چند لمحوں بعد لڑکی کی لانچ جہاز سے آگے سمندر میں بڑھ گئی۔ نو
دُوربین آنکھوں سے لگائے لانچ اور اس کے گرد و نواح کو دیکھتا رہ
لانچ ایک لمبا چکر کاٹ کر دوبارہ ساحل کی طرف مڑ گئی ——— جب لانچ
ساحل کے قریب موجود بڑے جہازوں کی آڑ میں گم ہو گئی۔ تو نوجوان نے
ایک طویل سانس لیا اور دُوربین گلے میں لٹکا کر وہ واپس مڑا۔ اور واپس
اُسی کمرے میں آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام
کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر دبا دیا۔

"یس" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رپورٹ مل گئی ہے جولیا۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ کسی نے تعاقب
نہیں کیا" ——— اس بار نوجوان کی آواز بدلی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے صفدر۔ رپورٹ لے کر نیچے آ جاؤ۔ میں نعمانی کو عرشے
پر بھیج رہی ہوں" ——— دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔ اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

صفدر نے رسیور رکھا اور پھر مڑ کر اس نے ایک الماری میں
سے لباس نکال کر پہنا۔ اور پھر میز کی دراز سے بُندہ اٹھا کر وہ دفتر سے
نکلا اور ایک راہداری کے آخر میں جا کر اس نے فرش کے ایک کونے
سے پیر مارا تو راہداری کے فرش کا ایک مخصوص حصہ کسی صندوق
ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ گیا۔ اب نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف
ہی تھیں ——— صفدر سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترا۔ جب اس
پہلی سیڑھی پر قدم رکھے تو اوپر فرش برابر ہو گیا۔ سیڑھیوں کا
م ایک دروازے پر ہوا۔ اور صفدر دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر
ہو گیا ——— یہ کمرہ بھی دفتر کے سے انداز میں تھا۔ اور ایک بڑی
سائیڈ میں ایک چھوٹی میز کے پیچھے جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے
نے ایک جدید ساخت کا الیکٹرک ٹائپ رائٹر پڑا ہوا تھا۔ صفدر
بندہ جولیا کے سامنے رکھا ——— اور خود ایک کرسی اٹھا کر سائیڈ پر
یا۔ جولیا نے ایک لمحے کے لئے بُندے کو دیکھا۔ اور پھر ٹائپ
کے نچلے حصے کو انگلی کی مدد سے مخصوص انداز میں کھٹکھٹایا۔ دوسرے
نچلے حصے میں ایک چھوٹا سا خانہ بن گیا ——— جولیا نے بُندہ اس
میں ڈالا اور پھر الیکٹرک ٹائپ رائٹر کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبا
دوسرے لمحے ٹائپ رائٹر کا راڈ حرکت میں آ گیا۔ اور ایسی آوازیں
لیں جیسے کوئی خاصی تیز رفتاری سے ٹائپ میں مصروف ہو۔ تقریباً
نٹ تک مسلسل ٹائپ ہونے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں ——— پھر
نت خاموشی چھا گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی خانہ دوبارہ کھلا۔ اور
نے اندر موجود بُندہ اٹھا کر خانہ بند کر دیا۔

"لو صفدر۔ اب یہ دوسری رپورٹ تک فارغ ہو گیا" ——— جولیا
مڑ کر بُندہ صفدر کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا۔ اچانک دروازہ کھلا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور نعمانی اندر داخل ہوا۔

"بحری پولیس کی ایک بڑی کشتی ہمارے جہاز کی طرف آ رہی ہے" نعمانی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے ـــــ آؤ جولیا جلدی کرو" ـــــ صفدر اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر تینوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے اوپر والی منزل پر گئے ـــــ جولیا اور صفدر تو جلدی سے دفتر والے کمرے کی طرف گئے۔ جب کہ نعمانی واپس عرشے کی طرف چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد انہیں بے شمار بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور پھر چند لمحوں بعد دفتر کا دروازہ کھلا اور چار افراد اندر داخل ہوئے ـــــ اس وقت صفدر بڑی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ جولیا سائیڈ کی میز کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے شارٹ سینڈ کی کاپی ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی جس کا آدھا صفحہ بھرا ہوا تھا۔

"سر۔ یہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں" ـــــ اندر سب سے داخل ہونے والے نعمانی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور صفدر نے اپنے سامنے شاگل کو دیکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ شاگل سادہ لباس میں تھا جب کہ اس کے پیچھے بحری پولیس کے اعلیٰ آفیسر باقاعدہ یونیفارم میں تھے۔

"جی تشریف رکھیئے" ـــــ صفدر نے کرسی سے اٹھ کر ان کا استقبال کرتے ہوئے خوشدلی سے کہا۔

"میں سیکرٹ سروس کا چیف شاگل ہوں اور یہ بحری پولیس

مسٹر نبارس اور مسٹر توکلی ہیں" ـــــ شاگل نے بڑے نخوت بھرے انداز میں کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔ تشریف رکھیئے۔ میرا نام ایس۔ کے پنڈت ہے۔ میں ریسرچ آفیسر ہوں۔ یہ میری سیکرٹری مس رام کلی ہیں" صفدر نے مسکرا کر کہا اور شاگل اور دونوں آفیسر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک لڑکی آپ کے جہاز پر آ کر واپس گئی ہے۔ اس وقت بغیر اس لباس کے عرشے پر دوربین سمیت موجود تھے۔ آپ لڑکی کے ساتھ جہاز کے اندر چلے گئے ـــــ اور تھوڑی دیر بعد لڑکی واپس آ گئی۔ آپ بھی عرشے پر پہنچ گئے۔ جب لڑکی واپس چلی گئی تو آپ بھی اندر چلے گئے" ـــــ شاگل نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر فقرہ مکمل کیا۔

"جی ہاں۔ مس کورا آئی تھیں۔ وہ ہمارے چیف ڈائریکٹر کی صاحبزادی ہیں۔ چیف ڈائریکٹر جناب ارمان داس صاحب ـــــ وہ چیف ڈائریکٹر صاحب کو فون کرنے آئی تھیں۔ فون کر کے چلی گئیں" ـــــ صفدر نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون کرنے یہاں جہاز پر آئی تھیں۔ کیا مطلب" ـــــ شاگل نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ آپ کی حیرت بجا ہے۔ چیف ڈائریکٹر صاحب ان دنوں کراچی گئے ہوئے ہیں۔ جہاز پر وائرلیس فون ہے۔ تاکہ کراچی میں ان سے فوری رابطہ قائم کیا جا سکے ـــــ اس لئے یہاں سے لمحے میں بات ہو سکتی ہے جب کہ باقی جگہوں سے ظاہر ہے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آپ جانتے ہی ہیں۔ فارن کال کے کیا پرابلم ہوتے ہیں"۔۔۔۔ صفد
ہنستے ہوئے کہا

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک اور آفیسر اندر داخل ہوا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے جناب۔ جہاز پہ کوئی مشکوک چیز نہ
ہے"۔۔۔۔ اس آفیسر نے اندر آ کر کہا۔

"اوکے۔۔۔۔ تم جا کر اس لڑکی کو لے آؤ"۔۔۔۔ شاگل نے
آفیسر سے کہا اور آفیسر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"مسٹر پنڈت۔۔۔۔ کیا آپ مجھے اپنا شناختی کارڈ اور دوسرے
کاغذات دکھا سکتے ہیں۔ جس سے مجھے یقین ہو کہ آپ واقعی ریسر
ڈیپارٹمنٹ کے ملازم ہیں"۔۔۔۔ شاگل نے اس بار قدرے کرخت
لہجے میں کہا۔

"جی ہاں کیوں نہیں"۔۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا
اور پھر اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے چمڑے کا ایک چھو
کیس اٹھایا۔ اور اسے کھول کر اس میں سے کارڈ اور دوسرے کاغ
نکال کر شاگل کے سامنے رکھ دیئے۔۔۔۔ شاگل غور سے کاغذ
اور کارڈ کو دیکھتا رہا۔

اُسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہی لڑکی جو صفدر کو بند
دے کر گئی تھی اس آفیسر کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ لڑکی کے چہرے
پہ پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مسٹر پنڈت۔ انہوں نے مجھے ساحل پر پکڑ لیا
اور پھر یہ مجھے یہاں لے آئے۔ انہوں نے میری تلاشی لی"۔۔۔۔ لڑکی

نے احتجاج کرنے والے انداز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں مس کورا۔ یہ سرکاری آفیسر ہیں۔ ان کا کام ہی چیکنگ
ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ جب مطمئن ہو جائیں گے تو آپ سے معذرت
کریں گے"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور لڑکی سر کو جھٹکتی ہوئی شاگل کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گئی۔

"ٹھیک ہے رکھ لیں"۔۔۔۔ شاگل نے کارڈ اور کاغذات واپس
کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مس کورا۔۔۔۔ آپ کے والد صاحب کیا کرتے ہیں"
شاگل نے اس بار مڑ کر کورا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈیڈی۔۔۔۔ ڈیڈی چیف ڈائریکٹر ہیں"۔۔۔۔ لڑکی نے برا سا منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"آج کل کہاں ہیں"۔۔۔۔ شاگل نے دوسرا سوال کیا۔

"آخر آپ یہ انٹرویو کیوں لے رہے ہیں۔ اس کی وجہ۔ کیا میں چور
ہوں۔ مجرم ہوں۔ کیا ہوں"۔۔۔۔ لڑکی نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"پلیز مس کورا۔ جذبات میں مت آیئے۔ آپ نہیں سمجھتی۔ یہ ہمارے
محکمے کے بہت بڑے آفیسر ہیں۔ آپ کے ڈیڈی سے بھی بڑے۔
ان سے تعاون ہم سب کا فرض ہے"۔۔۔۔ صفدر نے لڑکی کو سمجھاتے
ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر شاگل کی تعریف میں خاصے فقرے کہے
تھے۔ اور اس کی توقع کے عین مطابق شاگل کا سینہ پھول گیا تھا۔ اور
چہرے پر چمک آ گئی تھی۔

"ڈیڈی ویسٹرن کارمن گئے ہوئے ہیں۔ سرکاری کام پہ"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مس کورا نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہ
پر شاگل کے لئے مرعوبیت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"آپ کی رہائش کہاں ہے"۔۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"میں گوا یونیورسٹی میں فلسفے کی طالب علم ہوں اور وہیں ہوسٹ
رہتی ہوں۔ میری ممی فوت ہو چکی ہے۔ اور ڈیڈی اپنے دفتر کے
ملحقہ ایک چھوٹے بنگلے میں رہتے ہیں۔۔۔۔ اور میں لانچ پر سیر کرنے
یہ میری ہابی ہے۔ تو مجھے خیال آگیا کہ ڈیڈی سے ہیلو ہیلو کر لی جا
چنانچہ میں یہاں آئی۔ لیکن ڈیڈی کسی میٹنگ میں مصروف تھے۔
لئے بات نہ ہو سکی اور میں واپس چلی گئی۔۔۔۔ اس کے علاوہ کوئی
سوال ہو تو وہ بھی پوچھ لیجئے"۔۔۔۔ مس کورا نے منہ بناتے ہوئے
جواب دیا۔

"ذرا اپنے ڈیڈی سے میری بات کرائیے"۔۔۔۔ شاگل نے چ
لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"فون دیجئے مسٹر پنڈت۔۔۔۔ چلو اس وقت تو بات نہ ہوئی تھی
اب ہو جائے گی"۔۔۔۔ مس کورا نے کہا۔

اور پھر صفدر نے میز پر پڑا ہوا سرخ رنگ کا فون مس کورا کی
طرف کھسکا دیا۔ مس کورا نے رسیور اٹھایا۔ اور پھر تیزی سے نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔۔۔۔ ارمان داس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری
آواز سنائی دی۔

"ڈیڈی۔۔۔۔ میں کورا بول رہی ہوں۔ پہلے بھی میں نے آپ کو فو

آپ میٹنگ میں گئے ہوئے تھے۔ میں جہاز پر سے بول رہی ہوں۔
آپ سے بھی بڑے ایک آفیسر صاحب موجود ہیں۔ وہ شاید آپ
بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ مس کورا نے کہا۔

"مجھ سے بڑے آفیسر۔۔۔۔ کون ہیں۔ ان سے بات کراؤ"
ری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور مس کورا نے رسیور
کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔ کون صاحب بول رہے ہیں"۔۔۔۔ شاگل نے سخت
میں کہا۔

"میں ارمان داس چیف ڈائریکٹر سی ریسرچ بول رہا ہوں۔ آپ
صاحب ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بھی سخت لہجے میں کہا

"میں چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ ہم خصوصی
ف کے لئے جہاز پر آئے ہیں۔ ایک ٹاپ سیکرٹ معاملہ ہے۔
کہاں سے بول رہے ہیں"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔ ضرور چیکنگ کیجئے۔ میں ویسٹرن کارنر سے بول
ہوں۔ میں مسٹر پنڈت سے کہہ دیتا ہوں۔ وہ آپ سے مکمل تعاون
ں گے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"وہ مکمل تعاون کر رہے ہیں۔ آپ کے کہنے کی ضرورت نہیں۔ آپ
ئیے آپ کب واپس آ رہے ہیں"۔۔۔۔ شاگل نے سر ہلاتے
ئے کہا۔

"میں تو ابھی دو ماہ تک یہیں ہوں۔ ایک سرکاری کام کے سلسلے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہیں"۔۔۔۔ ارمان داس نے جواب دیا۔

"آپ کی صاحبزادی کہاں رہتی ہیں"۔۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"گوا یونیورسٹی کے ہوسٹل میں۔ کیوں۔ کیا اس سے کوئی
گئی ہے۔ چیف صاحب۔ یہ لڑکی بری نہیں ہے۔ بس ذرا جذبا
اگر اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو پلیز معاف کر دیجیے گا"۔۔۔۔ ارما
نے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ تو معمول کی چیکنگ تھی۔ مس کورا تو بھرپور تعا
رہی ہیں۔ یہ بتائیے کہ اس جہاز میں کتنا عملہ رہتا ہے۔ اور کیا کام
ہے"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"یہاں پانچ افراد کام کرتے ہیں۔ مسٹر پنڈت جو چیف ریسر
آفیسر ہیں۔ ان کی سیکرٹری مس رام کلی۔ ایک سیکورٹی آفیسر
اور ایک اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر مسٹر مارٹن۔۔۔۔ اور جناب
کام سمندر کی تہہ میں ہونے والی جغرافیائی تبدیلیوں پر ریسرچ
اور یہ اپنی رپورٹیں ماہانہ بنیاد پر میرے دفتر بھیجتے ہیں جہاں سے
ریسرچ کو منتقل کر دی جاتی ہیں"۔۔۔۔ ارمان داس نے تفصیل
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"۔۔۔۔ شاگل نے مطمئن ہوتے ہوئے
اور ریسیور رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے مس کورا۔ آپ جا سکتی ہیں۔ میں تکلیف دہی کے
معذرت خواہ ہوں"۔۔۔۔ شاگل نے اس بار مسکرا کر مس کورا سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے نہیں جناب۔ کم از کم اس بہانے مجھے سیکرٹ سروس کے
چیف سے ملنے کا موقع مل گیا ہے۔ ہم لوگ تو جاسوسی ناول پڑھ پڑھ کر
سیکرٹ سروس کے چیف کو کوئی مافوق الفطرت قسم کا آدمی سمجھتے تھے۔
لیکن آپ کی شخصیت تو بڑی دلآویز اور وجیہہ ہے۔۔۔۔ آپ کبھی ہماری
یونیورسٹی تشریف لائیے۔ یقین کیجیے بڑا مزہ آئے گا۔ اور اب بھی
میں جب اپنی سہیلیوں کو بتاؤں گی کہ میں سیکرٹ سروس کے چیف
سے مل کر آئی ہوں تو رام قسم وہ ہرگز یقین نہیں کریں گی"
مس کورا نے بڑے جذباتی انداز میں کہا۔

"ارے نہیں مس کورا۔ ہم بھی عام انسانوں کی طرح انسان ہیں بس
فرق اس پردہ رہ کر کام کرتے ہیں۔ اس لئے لوگ ہمارے متعلق ایسا
تاثر بنا لیتے ہیں"۔۔۔۔ شاگل کا چہرہ مسرت سے گلنار ہو گیا تھا۔

"اچھا جناب شکریہ"۔۔۔۔ مس کورا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور
پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"مسٹر پنڈت۔۔۔۔ آپ لوگ مستقل یہیں رہتے ہیں"۔۔۔۔ شاگل
نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم جہاز میں نہیں رہتے جناب۔ یہاں صرف سیکورٹی آفیسر رات
کو رہتے ہیں۔ ہم رات کو اپنے اپنے گھروں میں چلے جاتے ہیں"
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اور یہ جہاز یہیں رہتا ہے"۔۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"جی نہیں۔۔۔۔ ہم ضرورت کے مطابق ادھر ادھر گھومتے رہتے ہیں۔
بہرحال رہتے ہم کافرستان کی سمندری حدود کے اندر ہی ہیں۔ البتہ دو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تین روز بعد ہمارا پروگرام گلمرگ کھاڑی میں جا کر ریسرچ کرنا ہے"
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گلمرگ کھاڑی میں ـــــ وہاں آپ کیا ریسرچ کریں گے"
شاگل نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہم اکثر وہاں ریسرچ کرتے رہتے ہیں جناب۔ اور اب تو حکومت
کی طرف سے ہمیں خصوصی احکامات ملے ہیں۔ اب آپ سے کیا چھپا
گلمرگ کھاڑی اور اس سے ملحقہ دلدلوں کے نیچے ایک انتہائی قیمتی دھات
جس کا کوڈ نام ایٹی سکس ہے ملنے کے امکانات ہیں ـــــ یہ دھات
ایسی ہے کہ اگر یہ وافر مقدار میں مل گئی تو سمجھئے کافرستان کی قسمت
بدل جائے گی۔ یہ دھات بس یوں سمجھئے پارس پتھر سے بھی زیادہ قیمتی
ہے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ احکامات آپ کے پاس ہیں۔ ذرا مجھے دکھائیے" ـــــ شاگل
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مس رام کلی۔ ذرا ایٹی سکس فائل دکھائیے" ـــــ صفدر نے
خاموش بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــــ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر
ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھول کر اس میں رکھی
ہوئی بہت سی فائلوں میں سے ایک فائل اٹھائی۔ اور پھر الماری بند کر
کے وہ فائل لئے واپس اپنی کرسی پر آ گئی۔

"صاحب کو پیش کرو" ـــــ صفدر نے کہا۔

اور جولیا نے بڑے مؤدبانہ انداز میں فائل شاگل کے سامنے

رکھ دی۔

شاگل نے فائل کھولی۔ اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔
فائل میں چند ہی کاغذات تھے اور ان پر سرکاری مہریں موجود تھیں۔
شاگل فائل پڑھتا رہا۔ اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر فائل واپس
بند کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ واقعی حکومت کی طرف سے خصوصی احکامات ہیں۔
اچھا ہمیں اجازت دیجئے۔ ہم نے آپ کا کافی وقت لیا ہے"
شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر مکمل اطمینان کے
تاثرات نمایاں تھے۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ بس ایک درخواست ہے جناب"
صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"جی فرمائیے" ـــــ شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ایٹی سکس والا معاملہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ آپ نے خود دیکھا
ہے۔ آپ چونکہ خود سیکرٹ سروس کے چیف ہیں۔ آپ کے اطمینان
کے لئے میں نے فائل پیش کر دی۔ میرا مطلب ہے کہ اگر....."
صفدر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ لیک آؤٹ نہیں ہو
گا" ـــــ شاگل نے صفدر کی بات سمجھتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔

"تھینک یو سر" ـــــ صفدر نے بڑے مشکورانہ انداز میں کہا۔
اور پھر وہ سب کمرے سے باہر نکل گئے۔ صفدر بھی ان کے پیچھے
گیا۔ اور پھر وہ اس وقت تک ریلنگ پر کھڑا انہیں دیکھ کر الوداعی انداز

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں ہاتھ ہلاتا رہا جب تک کشتی کافی فاصلے پر نہ پہنچ گئی۔ نعمانی بھی ایک طرف کھڑا ہوا تھا۔ پھر صفدر واپس مڑا۔ لیکن نعمانی اُسی طرح کھڑا رہا۔ صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس دفتر میں آیا۔

"خاصی لمبی چیکنگ کی ہے انہوں نے"۔۔۔۔ جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ لیکن چیف باس کے انتظامات دیکھو۔ ہر لحاظ سے کیپٹن شاگل جیسا آدمی بالکل مطمئن ہو کر گیا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

ناٹران نے کار ہوٹل گرینڈ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اُسے ک کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں خاصا رش تھا لیکن پارکنگ بوائے ہدایات پر اس نے ایک خالی جگہ پر اپنی کار پارک کی اور پھر اُسے بند کے وہ نیچے اتر آیا۔۔۔۔ اس کے جسم پر کشمشی رنگ کا سوٹ تھا اور چہرے پر متانت اور سنجیدگی وافر مقدار میں موجود تھی۔ وہ تیز تیز قدم ہوٹل کے اندرونی گیٹ کی طرف بڑھا۔ ہال میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ذرا معلوم کیجیے۔ روم نمبر پچیس دوسری منزل میں مقیم سر رابرٹ ہے میں موجود ہیں یا نہیں۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ میری ملاقات ضروری ہے"۔۔۔۔ ناٹران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کاؤنٹر گرل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا اسم شریف"۔۔۔۔ کاؤنٹر گرل نے کاروباری انداز میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آصف خان۔ میں شعبہ ریسرچ کا چیف ایڈمنسٹریٹر ہوں"
ناٹران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے ٹیلی فو
اٹھایا۔

"روم نمبر پچیس سیکنڈ سٹوری" ——— لڑکی نے رسیور
ہوٹل ایکس جینیج آپریٹر سے کہا۔

"سر رابرٹ۔ آپ کے گیسٹ آئے ہیں۔ جناب آصف خا
ریسرچ شعبے کے چیف ایڈمنسٹریٹر" ——— لڑکی نے کہا۔

"یس سر۔ یس سر" ——— لڑکی نے دوسری طرف سے
کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ تشریف لے جائیں۔ سر رابرٹ آپ کے منتظر ہیں"
لڑکی نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ——— ناٹران نے کہا اور پھر لفٹ کی طرف بڑھ گیا
چند لمحوں بعد وہ روم نمبر پچیس کے دروازے پر دستک دے رہا تھا

"یس کم ان" ——— اندر سے آواز سنائی دی اور ناٹران نے
دروازہ کو دھکیل کر اُسے کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ سامنے کرسی پر
ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا کسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ ناٹران
نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔

"آؤ آصف خان۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ بیٹھو"
ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے باوقار انداز میں کہا۔

"شکریہ جناب" ——— ناٹران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ کسی سرکاری کام کے سلسلے میں مجھ سے
ملنا چاہتے ہو۔ حالانکہ میرا تو کسی سرکاری شعبے سے کوئی تعلق نہیں"
ادھیڑ عمر آدمی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ آپ کا تعلق کسی سرکاری شعبے سے نہیں
لیکن سر آپ کی بے پناہ قابلیت اور قیمتی دھاتوں میں آپ کی اہم ترین
ریسرچ اگر ہمارے ملک کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکے تو سر ہم
ممنون ہوں گے" ——— ناٹران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے۔ بہرحال پہلے آپ بتائیے آپ کیا چاہتے ہیں۔
پھر میں غور کروں گا کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" ——— سر رابرٹ
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق حکومت کے ایک ریسرچ ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔
ہمارے ریسرچ سنٹر کی تحقیقات میں ایسے امکانات ملے ہیں۔ کہ
یہاں شمالی سمندر سے ملنے والی گلمرگ کھاڑی اور اس کے اختتام پر
ہریلی دلدلوں کے طویل سلسلوں کی تہہ میں ایٹی سکس نامی دھات ملنے
کے آثار ہیں۔ اس رپورٹ پر ہماری حکومت نے بے حد دلچسپی لی"
ناٹران نے کہا۔

"اوہ ایٹی سکس۔ اچھا۔ ویری گڈ" ——— سر رابرٹ نے ایٹی سکس
کا نام سنتے ہی چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر
دلچسپی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"یس سر ——— لیکن سر ہماری ریسرچ اس پوائنٹ پر آ کر رک گئی کہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

زہریلی دلدلوں میں رہ کر ہم کیسے ریسرچ کر سکتے ہیں۔ یہ دلدلیں اس قدر زہریلی ہیں کہ وہاں خصوصی ماسک بھی کام نہیں آتے۔ اور پھر ہمارے پاس ایسی فنی سہولتیں نہیں ہیں کہ ہم دلدل کی سطح پر کچھ دیر گزار کر ریسرچ کو آگے بڑھا سکیں ـــــ حکومت کو آپ کی یہاں آمد کا پتہ چلا۔ کیونکہ آپ ایسے معاملات میں بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ اور اکثر اپنا وقت کافرستان میں گزارتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو کافرستان سے محبت ہے۔ اس لئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر آپ اس سلسلے میں ہماری امداد کریں تو حکومت نہ صرف مشکور ہو گی بلکہ جو معاوضہ آپ قبول کریں وہ بھی دینے کے لئے تیار ہے ـــــ میں حکومت کی طرف سے ابتدائی بات چیت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں" ـــــ ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"معاوضے کی تو خیر کوئی بات نہیں۔ وہ تو بعد میں طے ہوتا رہے گا۔ اگر ایٹی سکس واقعی مل جاتی ہے تو کافرستان کی قسمت ہی بدل جائے گی۔ اور مجھے کافرستان سے اس لئے محبت ہے کہ میں کافرستان میں ہی پیدا ہوا تھا ـــــ اس لئے میں ذہنی طور پر اپنے آپ کو کافرستانی ہی سمجھتا ہوں" ـــــ سر رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ـــــ حیرت ہے۔ سر مجھے بہرحال اس بات کا علم نہ تھا" ـــــ ناٹران نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے والد سر گینارڈ کافرستان کے ضلع ٹاپ میں ڈپٹی کمشنر رہے ہیں۔ میں یہاں ہی پیدا ہوا تھا۔ پھر جب کافرستان آزاد ہوا تو ہم واپس چلے گئے" ـــــ سر رابرٹ نے کہا۔

"تو سر آپ پھر ہماری مدد فرمائیں گے" ـــــ ناٹران نے بڑے

بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یس۔ میں ہر لحاظ سے تیار ہوں۔ میری طرف سے حکومت کو رائے دے دیں۔ جہاں تک زہریلی دلدلوں کا تعلق ہے تو اس کے حالات میں خود کر لوں گا ـــــ میری تو پوری زندگی انہی زہریلی دلدلوں میں گزری ہے۔ اس کے لئے خصوصی ساخت کی کشتی اور خصوصی ساخت کے ماسک اور دیگر سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کا بندوبست خود کر لوں گا ـــــ البتہ اس کے اخراجات حکومت کو برداشت کرنے ہوں گے" ـــــ سر رابرٹ نے کہا۔

"تھینک یو سر ـــــ میں حکومت کی طرف سے آپ کا پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ کنٹریکٹ فارم ہے۔ اگر آپ اس پر دستخط فرما دیں تو بات چیت مکمل ہو جائے گی۔ اس میں معاوضہ آپ جتنا چاہیں درج کر لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا" ـــــ ناٹران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے فائل نکال کر سر رابرٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ سر رابرٹ فائل میں لگا ہوا کاغذ پڑھتے رہے۔ اور پھر انہوں نے اس کے ہاتھ سے قلم لے کر اس پر دستخط کر دیئے۔

"معاوضے والا کالم ابھی خالی رہنے دیں۔ اگر ایٹی سکس مل گئی تو میں بھر دوں گا ورنہ نہیں۔ البتہ سامان خریدنے اور اسے یہاں تک لانے کے لئے آپ کے جو اخراجات ہوں گے اس کے لئے آپ کو فی الحال پچیس ہزار ڈالر کا چیک دینا ہو گا باقی حساب بعد میں ہوتا رہے گا ـــــ لیکن یہ سب کچھ جلدی ہونا چاہیئے۔ تاکہ کام جلد از جلد شروع ہو کر ختم ہو سکے۔ میرے اور پراجیکٹ بھی ہیں" ـــــ سر رابرٹ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں کل پھر حاضر ہوں گا۔ اس کے بعد باقی
طے ہو جائیں گی۔ چیک بھی لیتا آؤں گا" ——— ناٹران نے کہا۔ اور
وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سر رابرٹ کو سلام کیا اور پھر دروازہ
کھول کر باہر نکل گیا۔

ناگل نے ٹیلی فون رکھا اور ایک طویل سانس لیا۔ اُسے حکومت
نے سے مکمل تسلی کر دی گئی تھی کہ سی ریسرچ جہاز کو واقعی گلمرگ
میں ریسرچ کرنے کی خصوصی ہدایات دی گئی ہیں ——— اور اس
تو ہی حکومت کے اعلیٰ آفیسر آصف خان نے اُسے یہ بھی بتایا
ومت ایک غیر ملکی ماہر سر رابرٹ کی خصوصی خدمات حاصل کر چکی
ہے تاکہ گلمرگ کھاڑی اور ان زہریلی دلدلوں میں ایک قیمتی دھات
رچ تیزی سے کی جا سکے۔ اعلیٰ آفیسر آصف خان نے شاید ٹاپ
ٹ ہونے کی وجہ سے ایٹی سکس کے متعلق کچھ نہ بتایا تھا اور نہ ہی
نے اس کے پوچھنے کی ضرورت سمجھی تھی ——— اس کے ذہن میں
کھاڑی اور دلدلوں میں ریسرچ کی طرف سے جو خلش تھی۔ وہ
عدہ ہو گئی تھی۔ اب ظاہر ہے حکومت اپنے کام کو تو بند نہ کر
ے ——— مسئلہ صرف مشکوک آدمیوں کا تھا۔ اُسے یہی رپورٹ ہی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تھی کہ اس جہاز کی یہاں اچانک آمد مشکوک ہو سکتی ہے۔ جس پر اس
نگرانی کا حکم دے دیا۔ اور پھر لڑکی کے واقعے پر تو وہ بے حد مشکوک
شاگل اتفاق سے اس وقت وہیں موجود تھا ——— چنانچہ اس کے
لڑکی کو روک لیا گیا اور پھر جہاز کی چیکنگ اس نے خود کی۔ اور وہ پو
طرح مطمئن ہو کر واپس آیا۔ لیکن وہاں چیف آفیسر نے جب اسے
کھاڑی کے متعلق بتایا تو ایک اور خلش اس کے ذہن میں ابھری جو
اس شعبے کے اعلیٰ آفیسر نے دور کر دی تھی ——— اس لئے اب وہ
طرف سے پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔

وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا
تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس رام لعل سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے آواز
دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے متعلق افراد کی نگرانی کے
کوئی رپورٹ ملی ہے" ——— شاگل نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"ان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ سر لیکن کوئی مشکوک بات سامنے
آئی۔ البتہ ایک آدمی جس پر شک تھا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سے
وہ نگرانی سے پہلے کا ہی غائب ہے" ——— رام لعل نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اسے تلاش کرو۔ اور مجھے رپورٹ دو" ——— شا
چونکتے ہوئے کہا۔

"تلاش جاری ہے سر" ——— رام لعل نے جواب دیا

"او۔ کے" ——— شاگل نے کہا۔ اور ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور
رکھ دیا۔ حالات اس کی توقع کے خلاف جا رہے تھے۔ وہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کی تیز کارکردگی سے اچھی طرح واقف تھا۔ کہ وہ لوگ
وقت ضائع کرنے کے قائل نہیں ہیں ——— لیکن نقلی رام داس کو گئے
تقریباً پندرہ روز ہو گئے تھے۔ لیکن ابھی تک کوئی مشکوک بات سامنے
نہ آ رہی تھی۔ البتہ اب وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوتا جا رہا تھا۔ کہ کہیں سیکرٹری
فاکر کی میٹنگ میں اس نے جو تجزیہ پیش کیا تھا کہ نقلی رام داس
فائل کے مندرجات کو ہمراہ لے گیا ہے وہ واقعی غلط نہ ہو ——— یہ
خیال آتے ہی اس نے چونک کر ایک بار پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا
اور اس کی انگلی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے میں مصروف ہو گئی۔

"یس ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر" ——— چند لمحوں بعد رسیور
میں آواز ابھری۔

"چیف آف سیکرٹ سروس شاگل سپیکنگ۔ کرنل سنڈاری
سے بات کراؤ" ——— شاگل نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس ——— کرنل سنڈاری سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد کرنل
سنڈاری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل سنڈاری۔ میں شاگل بول رہا ہوں۔ ایس۔ ٹی۔ ایون"
شاگل نے کرنل سنڈاری کے ساتھ طے کردہ مخصوص کوڈ دہرایا تاکہ
کرنل سنڈاری کو اطمینان ہو جائے کہ واقعی شاگل ہی اس سے بات
کر رہا ہے۔

"ایس۔ ٹی۔ ایون۔ کیا ہوا۔ ایون ڈبل زیرو کہیئے"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دوسری طرف سے کرنل سنڈاری نے بھی مخصوص کوڈ دوہرایا۔ ان
درمیان یہی کوڈ طے ہوا تھا کہ جو پہلے فون کرے وہ ایس۔ ٹی۔ ایون
گا۔ وہ جواب میں یہی کہے گا کہ ایس۔ ٹی۔ ایون کیا ہوا۔ ایون ڈبل
کہو۔

"او۔ کے کرنل صاحب ـــــ آپ پہلے تو یہ فرمائیں کہ رام د
والے دفتر میں موجود فائل اب بھی وہیں موجود ہے یا وہاں سے اٹھ
گئی ہے" ـــــ شاگل نے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ وہاں سے تو اسے اسی وقت ٹرانسفر کر دیا گیا تھا۔ اب
وہ میرے قبضے میں ہے۔ کیوں" ـــــ کرنل سنڈاری نے پوچھا۔

"بس ویسے ہی خیال آگیا تھا۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے
نے پوری تفصیل حاصل نہ کی ہو۔ اس لئے دوبارہ وہ ایسا کرنا چاہیں"
شاگل نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے اتنے احمق تو میرے خیال میں وہ نہیں ہوں گے کہ ایک
بار جو سپاٹ مشکوک ہو جائے وہیں دوبارہ آئیں" ـــــ کرنل سنڈ
نے کہا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ویسے کرنل صاحب۔ آپ کے
پاس کوئی رپورٹ۔ یہاں تو بالکل خاموشی ہے" ـــــ شاگل نے بات
بدلتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ سب کچھ او۔ کے ہے۔ کوئی خلاف معمول بات سامنے
نہیں آئی۔ بہرحال ملٹری انٹیلی جنس پوری طرح چوکنا ہے"
کرنل سنڈاری نے کہا۔

"ارے ہاں۔ ایک بات یاد آگئی۔ گلمرگ کھاڑی اور اس سے ملحقہ
علاقوں میں حکومت ایک پروجیکٹ پر کام کر رہی ہے۔ حکومت کا
ریسرچ شعبہ اس سلسلہ میں اعلیٰ پیمانے پر مصروف ہونے والا
ہے ـــــ جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں نے پوری طرح چھان بین کی
مجھے حکومت کے اعلیٰ افسران نے تسلی کرا دی۔ میں اس لئے آپ
بتا رہا ہوں کہ کہیں آپ یہ سوچیں کہ میں نے نااہلی کی وجہ سے اس کو
نظر انداز کیا ہے۔ کیونکہ گلمرگ کھاڑی والی سائیڈ میرے ذمے لگائی
تھی" ـــــ شاگل نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ آپ نے تسلی کر لی ہے تو ٹھیک ہے۔ حکومت
ظاہر ہے اپنے پروجیکٹ بند نہیں کرنے۔ مسئلہ صرف تسلی کا
تھا وہ ہو گئی ـــــ بہرحال آپ نے اچھا کیا مجھے بتا دیا میں سپاٹ
کی اطلاع دے دوں گا تاکہ وہ لوگ بھی مطمئن رہیں"
سنڈاری نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ گڈ بائی" ـــــ شاگل نے کہا اور دوسری طرف سے
کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی رسیور
سیدھا ہوا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے
کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ شاگل چیف سپیکنگ" ـــــ شاگل نے کرخت
لہجے میں کہا۔

"سر۔ رام لعل بول رہا ہوں۔ ابھی ابھی سورت سنگھ نے اطلاع
دی ہے کہ اس نے ایئرپورٹ پر ایک مشکوک گروپ کو چیک کیا ہے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یہ بظاہر تو غیر ملکی سیاحوں کا گروپ ہے۔ لیکن اس میں ایک آدمی ا
ہے جو پاکیشیا کا علی عمران ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں سے
کی باتیں کر رہا تھا جیسی کہ اس کی عادت ہے"۔۔۔۔ رام لعل
بتاتے ہوئے کہا۔ اور شاگل کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"اوہ گڈ۔۔۔۔ کتنے آدمی ہیں اس گروپ میں"۔۔۔۔ شاگل
آمیز لہجے میں پوچھا۔

"جناب اس عمران سمیت چار آدمی اور ہیں۔ کل پانچ کا گرو
یہ لوگ اٹالیہ سے آئے ہیں۔ ان کے کاغذات درست ہیں۔ بس
ایک آدمی کی حرکات ایسی ہیں کہ اس پر عمران کا شک ہو سکتا ہے
قد و قامت میں وہ بالکل عمران جیسا ہی ہے"۔۔۔۔ رام لعل نے
دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ گروپ کہاں ہے"۔۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"جناب ہمارا ایک آدمی ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ یہ ایئرپورٹ
تو ہوٹل الاسکا کی طرف گئے ہیں"۔۔۔۔ رام لعل نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔۔۔۔ میں چیک کر لیتا ہوں"۔۔۔۔ شاگل نے
پھر اس نے رسیور رکھ کر میز کے کنارے لگا ہوا ایک بٹن دبا د
"یس سر"۔۔۔۔ دوسرے لمحے دروازے میں ایک نو
نے نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"راجیش کو بلاؤ جلدی"۔۔۔۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا
نوجوان تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک
اندر داخل ہوا۔

"آپ نے مجھے یاد فرمایا تھا سر"۔۔۔۔ آنے والے نے مؤدبانہ
میں کہا۔

"سنو۔۔۔۔ فوری ریڈ کے لئے تیار کرو۔ کم از کم دس مسلح افراد
نے چاہئیں اور اٹالین سفارت خانے کا وہ سپیشل اجازت نامہ بھی
سفارت خانے کی فائل سے لے لو۔ جس کے تحت ہمیں خصوصی
ت دی گئی ہے کہ ہم اٹالوی افراد کو جس طرح چاہیں چیک کر
ہیں"۔۔۔۔ شاگل نے تیز لہجے میں اسے ہدایات دیتے ہوئے

"یس سر"۔۔۔۔ راجیش نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
تقریباً پانچ منٹ بعد ہی ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بجی تو شاگل
سیور اٹھا لیا۔

"یس شاگل"۔۔۔۔ شاگل نے بزرگ لہجے میں کہا۔

"رام لعل بول رہا ہوں۔ اٹالوی سیاحوں کا گروپ ہوٹل الاسکا میں
ہے۔ وہاں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے۔ تیسری منزل
ربارہ سے سولہ نمبر جناب"۔۔۔۔ رام لعل نے اطلاع دیتے
لہا۔

"ان نگرانی پہ کون ہے"۔۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"سیتا داس جناب"۔۔۔۔ رام لعل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی وہاں ریڈ کر دوں گا۔ تم سیتا داس کو کہہ دو
سے لاتعلق رہے۔ اگر یہ لوگ صحیح بھی ثابت ہوئے تب بھی وہ
جانے کے بعد ان کی مکمل نگرانی کرتا رہے گا۔ اور اگر ہمارے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ریڈ کے دوران یہ فرار ہوں تب بھی سیتا داس ان کی نگرانی کرے گا۔
سیتا داس کی امداد کے لئے کم از کم چار آدمی اور بھی بھیج دو۔ جن کے پا
سواریاں ہوں"۔۔۔۔ شاگل نے اُسے ہدایات دیں۔

"ٹھیک ہے سر۔۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"۔۔۔۔ رام
نے کہا اور شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

"سر ریڈ پارٹی تیار ہے سر۔ اور یہ کاغذ سر"۔۔۔۔ اُسی
راجیش نے دفتر میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں تھاما ہوا
احترام سے شاگل کی طرف بڑھا دیا۔ شاگل نے کاغذ کھول کر دیکھا
پھر اطمینان سے سر ہلاتے ہوئے اُسے تہہ کر کے اپنی جیب میں
اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو شاید آج میری دیرینہ حسرت پوری ہو ہی جائے"
شاگل نے کیپ سٹینڈ سے اپنی ٹوپی اتار کر سر پر رکھتے ہوئے کہا اور
تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران۔ کیپٹن شکیل۔ صدیقی۔ خاور اور ٹائیگر اٹالیہ کی طرف
سے آنے والی پرواز سے کافرستان کے دارالحکومت ایئرپورٹ پر
اترے تو اس وقت دھوپ خاصی چمک رہی تھی۔ وہ سب اٹالوی میک
اپ میں تھے۔۔۔۔ پسنجر کوچ نے انہیں چیکنگ ہال تک پہنچا دیا۔ اور
پھر وہ کاغذات اور سامان کی چیکنگ کے لئے انتظار میں کھڑے ہو
گئے۔ کاغذات ٹائیگر کے پاس تھے اور وہی لائن میں کھڑا تھا۔ جب
کہ باقی سب ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"مسٹر البرٹ۔ کیسے بدذوق لوگ ہیں کافرستانی۔ اب دیکھو نا۔
یہاں کی لڑکیوں کو ڈھنگ کا لباس نہیں ملتا تو لفافے پہن لیتی ہیں"
عمران نے قریب سے گزرتی ہوئی ایک لڑکی کو دیکھتے ہوئے کیپٹن شکیل
سے مخاطب ہو کر اونچی آواز میں کہا۔ لڑکی اس وقت ساڑھی باندھے
ہوئے تھی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اسے ساڑھی کہتے ہیں مسٹر نارمن۔ یہ کافرستانی عورتوں کا کلچرل لباس ہے۔ آپ اسے لفافہ کہہ رہے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ساڑھی۔۔۔۔ یہ کیا لفظ ہے۔ ساری ہونا چاہیئے تھا۔ یعنی ویری ساری۔ لباس نہ ملا تو لفافہ پہن لیا۔ یعنی ساری پہن لی"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور کیپٹن شکیل کے ساتھ کھڑے ہوئے باقی افراد بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"یعنی آپ لفافے کو ساری کہہ رہے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں جب کوئی لڑکی لباس ہی نہ پہنے تو اُسے کہا جا سکتا ہے ساری" صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی صورت میں تو ساری کی بجائے ویلکم استعمال ہوتا ہے مسٹر فرنیک"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہال قہقہوں سے گونج اٹھا۔

اُسی لمحے عمران کی تیز نظروں نے ایک آدمی کو جلدی سے پبلک بوتھ کی طرف بڑھتے دیکھا۔ وہ آدمی ان کے گروپ کے قریب ہی ٹھہر رہا تھا۔ اور عمران کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میں نے سنا ہے کافرستان میں ایسے قبائل اب بھی موجود ہیں جو عریاں رہتے ہیں۔ ظاہر ہے ان قبائل کی عورتیں بھی اسی طرح رہتی ہوں گی"۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

"اچھا۔۔۔۔ واہ جونی واہ۔ گڈ انفارمیشن۔ میں تو یہاں سے ہوٹل الاسکا

پہنچتے ہی سب سے پہلے ان قبائل کا پتہ کراؤں گا"۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے تو پڑھا ہے کہ وہ آدم خور ہیں۔ اور خاص طور پر ہر ملکیوں کا گوشت بڑے مزے سے کھاتے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے ارے پھر تو ویلکم کی بجائے یہی ساری ہی ٹھیک رہے گا۔ کم از کم جان تو بچی رہے گی"۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"آؤ بھئی۔۔۔۔ کلیرنگ ہو گئی ہے"۔۔۔۔ اُسی لمحے ٹائیگر نے ان کی طرف آتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں کاغذات تھے۔ اور سامان کی ٹرالی بھی۔

"واہ واہ مسٹر وارم۔ یہاں تو پروگرام بن کر بھی بگڑ گیا۔ آپ اب آئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسا پروگرام"۔۔۔۔ ٹائیگر نے نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

اور کیپٹن شکیل نے جب اُسے ساری بات بتائی تو وہ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

اس کے بعد انہوں نے اپنے اپنے بیگ اٹھائے اور بیرونی دروازے کی طرف چل پڑے۔ عمران نے دیکھا کہ وہ آدمی بھی جو ٹیلی فون کر کے آچکا تھا۔ ان کے ساتھ ساتھ تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہی ٹیکسی میں بیٹھ چکے تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے تینوں سواری کے لئے علیحدہ کرایہ چارج کیا تھا۔ اور ٹیکسی ہوٹل الاسکا کی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

طرف چل پڑی۔

"بھئی مجھے پتہ ہوتا تو میں اپنے ساتھ آدھے آدھے دو لے آتا۔ کم
یہ سپیشل کرایہ تو بچتا" ——— عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آدھا ——— آدھا کیسے مسٹر نارمن" ——— ٹائیگر نے ہنستے ہوئے

"سیدھی سی بات۔ تم میں سے دو کے نام رکھ لیتے۔ فرسٹ ہاف
سیکنڈ ہاف اور وہ ہاف مل کر ایک بن جاتا" ——— عمران نے
اور اس بار باقی ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ٹیکسی ڈرائیور بھی ہنس پڑا۔

"صاحب پھر میں ناموں کو ہی ٹیکسی پر بٹھاتا" ——— ٹیکسی ڈرائیور
کہا۔

"تو پھر کرایہ بھی تو ناموں سے ہی وصول کرتے ——— رہتے"
عمران نے کہا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور ایک بار پھر ہنس کر سر ملانے لگا۔

ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ہوٹل الاسکا کی
منزلہ شاندار بلڈنگ کے سامنے رک گئی۔ اور وہ سب نیچے اتر آئے
ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو فارغ کیا ——— اسی لمحے دو پورٹروں نے
بڑھ کر سامان اٹھا لیا۔

"ارے ارے چوری اور ہمارے سامنے۔ ارے کمال ہے دیدہ
دلیری کی" ——— عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک پورٹر کو بازو
سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"جناب ہم تو ہوٹل کے پورٹر ہیں۔ چور نہیں ہیں" ——— اس پورٹر
نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چور بھی تو پورٹر ہی ہوتے ہیں۔ یعنی سامان لے جانے والے

ہے تمہارے ہاں چور کو پورٹر کہتے ہوں ——— عمران نے ضد
ہوئے کہا۔

"ارے مسٹر نارمن یہ کیا کر رہے ہیں۔ یہ واقعی پورٹر ہیں"
نے آگے بڑھ کر عمران کو علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— اگر تم کہتے ہو البرٹ تو میں مان لیتا ہوں" ——— عمران نے
سر ہلایا جیسے بامر مجبوری مان رہا ہو۔

چند لمحوں بعد وہ پورٹروں کے پیچھے چلتے ہوئے ہوٹل الاسکا کے
خوبصورت اور وسیع و عریض ہال میں داخل ہوئے۔ اس ہال کو خالص
ستانی کلچر کے مطابق سجایا گیا تھا ——— یوں لگتا تھا جیسے پرانے
کے بادشاہوں کا دربار عام و خاص ہو۔ وہی شاہانہ انداز۔ اسی
کے ریشمی پردے۔

ارے ہم کہیں ماضی میں تو نہیں آ گئے۔ ایسا ماحول تو میں نے
ستان کی پرانی فلموں میں دیکھا تھا۔ سینکڑوں سال پہلے کے
کی فلموں میں" ——— عمران نے اندر داخل ہوتے ہی حیرت بھرے
میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز خاصی بلند تھی۔ اور باقی
ہنستے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔ یہاں پر ٹائیگر ہی آگے
تھا ——— ان کے کمرے چونکہ پہلے سے ریزرو تھے۔ اس لئے انہیں
زیادہ دیر نہ رکنا پڑا۔ اور تھوڑی دیر بعد انہیں دوسری منزل
کمروں میں پہنچا دیا گیا۔ سب اپنا اپنا سامان اپنے اپنے ناموں سے
کمروں میں رکھ کر عمران والے کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔ عمران
سب سے پہلے اپنے کمرے میں گائیگر کی مدد سے کسی خفیہ مائیک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کا پتہ چلانے کی کوشش کی لیکن ایسا کوئی مائیک گائیگر نے ظاہر نہ
اس لئے عمران مطمئن ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ سب کے اکٹھے
ہوتے ہی کیپٹن شکیل نے پوچھا۔ اب اس نے عمران کو اصل نام
ہی پکارا تھا۔

"بھئی سیاحوں کا کیا پروگرام ہوتا ہے۔ گھومیں گے پھریں گے
کریں گے۔ نئے نئے علاقے دیکھیں گے اور پھر واپس اپنے ملک
جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہاں ایئرپورٹ پر ہماری نگرانی ہو رہی تھی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے
"یہاں بھی ہو گی۔ ابھی شاہ شاہان جناب شاگل صاحب تشریف
تشریف لائیں گے اور ہمارا انٹرویو لیں گے۔ آخر ہم کوئی معمولی
نہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"شاگل۔۔۔۔ وہ سیکرٹ سروس کا چیف"۔۔۔۔ سب
بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ فی الحال تم سب نے مکمل تعاون کرنا ہے۔ ہمارے
وہ کوشش کے باوجود چیک نہ کر سکیں گے۔ کاغذات بھی درست
ہیں۔ سامان میں بھی ایسی کوئی چیز نہیں۔۔۔۔ البتہ وہ شخص آسانی
پیچھا نہ چھوڑے گا۔ اور اس بار میں آیا ہی اس لئے ہوں کہ اس سے
چھڑایا ہی نہ جائے۔ کر لے اپنی حسرت پوری لیکن ابھی نہیں"۔۔۔۔
نے کہا۔

"یہ نیا سلسلہ ہے۔ بہرحال عمران صاحب ہمیں بتائیں تو سہی

کیا ہے۔ اور ہمارے باقی ساتھی کہاں ہیں۔ تاکہ ہم اسی انداز میں کام
ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہیں اس چوہے باس نے کچھ نہیں بتایا۔ مجھے تو کہہ رہا تھا کہ میں
بڈھے طوطوں کو پڑھا دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھا۔۔۔۔ اب ہم بڈھے طوطے ہو گئے۔ اگر تنویر ہوتا پھر میں دیکھتا
آپ کیسے ہمیں بڈھے طوطے کہتے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے
ہوئے کہا۔

"اچھا چلو بڈھے طوطوں کو اس نے پڑھایا ہے تو جوان طوطوں کو میں
دیتا ہوں۔ ٹائیگر تم دروازے کے پاس جا کر خیال رکھو۔ کی ہول لفٹ
سامنے ہے جیسے ہی سیکرٹ سروس والے نظر آئیں ہمیں اشارہ
دینا۔۔۔۔ کم از کم شاگل کو تو تم پہچانتے ہی ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
ٹائیگر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہاں تو سنو قصہ چار درویش"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے
ہوئے کہا۔

"جس ڈیم کے ساتھ ہم نے پکنک منائی تھی وہ ڈیم انتہائی دفاعی
اہمیت کا حامل ہے۔ اگر جنگ کی صورت میں کافرستان اس ڈیم کو
تباہ کر دے تو ہماری فوجوں کی سیلابی لائن یک لخت ختم ہو سکتی ہے
نقصان کا تو اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔ اس لئے اس ڈیم کی
حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے۔ لیکن گزشتہ دنوں
کافرستان کے ایک خفیہ منصوبے کا علم ہوا ہے۔ کافرستان نے
اپنی سرحد میں ایک ایسے درّے کو جس کے سامنے کے رخ خوفناک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

زہریلی دلدلوں کا طویل سلسلہ ہے اور سائیڈ دل سے بھی وہ ناقابل عبور ہے
ایک ایسی گن نصب کی ہے جو ایک لمحے میں ڈیم کو تباہ کر سکتی ہے۔
درے کا رخ چونکہ سائیڈ کی طرف ہے ——— براہ راست ڈیم اس
سے زد میں نہیں آسکتا۔ اس لئے ایک ایسی کمپیوٹرائزڈ گن وہاں نصب
کی گئی ہے جو کہ پٹڑی پر تیزی سے حرکت کرتی ہے۔ یہ پٹڑی بوقت
ضرورت درے سے نکل کر سامنے موجود زہریلی دلدل تک چلی جائے
گی ——— گن اس پٹڑی پر چلتے ہوئے باہر کو نکلے گی اور گھوم کر ڈیم کو
اڑا کر واپس درے میں پہنچ جائے گی۔ اس گن اور اس درے کو
جسے کافرستان والے کریک کہتے ہیں۔ اس طرح اس مشن کو گن کریک
کہا جاتا ہے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے ——— لیکن ایکسٹو نے اس منصوبے
کی تفصیلات حاصل کر لیں۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ اس گن کو کس طرح تباہ
جائے کہ گن کے تباہ ہونے سے پہلے کافرستان کو اس کا پتہ نہ چل
سکے ——— منصوبے کی تفصیلات حاصل کرنے کے دوران کافرستان
ملٹری انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کو بھی اس بات کا علم ہو گیا۔
پاکیشیا والے اس گن کریک سے واقف ہو گئے ہیں۔ چنانچہ
نے انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر لئے ——— کریک کے عقب
جو پہاڑی علاقہ ہے وہ بالکل ویران اور صاف ہے۔ وہاں سے
پہنچنا بے حد مشکل ہے۔ کیونکہ اس علاقے میں کافرستان نے جیسے
حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں ——— اور تقریباً پوری ملٹری انٹیلی جنس
چکر میں وہاں چھپی ہوئی ہے۔ اس لئے ادھر سے جا کر گن کو تباہ کرنا
ناممکن ہے۔ اب اس کی ایک اور صورت ہے کہ زہریلی دلدلوں

سے جا کر اس گن کو تباہ کیا جائے۔ ان زہریلی دلدلوں کا اختتام ایک
سمندری کھاڑی پر ہوتا ہے جسے گلمرگ کھاڑی کہتے ہیں۔ یہ کھاڑی سمندر
سے نکلتی ہے ——— یہ دلدلیں اس قدر زہریلی اور خوفناک ہیں کہ
ان کے اوپر سے پرندہ نہیں گزر سکتا۔ اس لئے ادھر سے کسی کا جانا
لحاظ سے ناممکن ہے۔ لیکن اس گن کریک کی تباہی بھی ہمارے ملک
کے دفاع کے لئے انتہائی لازمی ہے ——— اس لئے تمہارے باس
نے اس بار ایسا عجیب و غریب منصوبہ بنایا ہے کہ مجھ جیسے آدمی کی
ہوا پڑی بھی لٹو کی طرح گھوم گئی ہے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ
انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا منصوبہ ہے وہ" ——— سب نے اشتیاق آمیز لہجے
میں پوچھا۔

"مختصر یہ کہ باس نے اپنے خصوصی ذرائع سے حکومت کافرستان
نے ایک ایسے منصوبے کا سراغ لگایا جو ہمارے کام آسکتا تھا۔ اس
منصوبے کے مطابق کافرستان کے سی ریسرچ ڈیپارٹمنٹ نے
پٹڑی اور اس سے ملحقہ زہریلی دلدلوں کی تہہ میں ایک انتہائی قیمتی
نایاب دھات کا سراغ لگایا ہے ——— اس کے کچھ آثار تو ملے ہیں۔
لیکن اس پر بھرپور ریسرچ ابھی ہونی ہے۔ اور اس منصوبے کے تحت
سی ریسرچ کا ایک مخصوص جہاز گلمرگ کھاڑی میں پہنچے گا۔ اور پھر وہاں سے
زہریلی دلدلوں میں ایک خصوصی ساخت کی کشتی میں ریسرچ کی
جائے گی ——— اس کے لئے حکومت کافرستان نے اس قسم کی ریسرچ
کے بین الاقوامی ماہر سر رابرٹ کی خدمات حاصل کی ہیں جنہیں ایسی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

زہریلی دلدلوں میں معدنیات کی تلاش کا وسیع تجربہ حاصل ہے۔ ا
وہ ایسا سامان مہیا کر سکتے ہیں جو ان زہریلی دلدلوں میں کام آسکتا ہے
اب ایکسٹو نے یہ کیا کہ اس جہاز پر قبضہ کر لیا ——— صفدر نے چیف
ریسرچ آفیسر کی جگہ سنبھال لی۔ جولیا اس کی سیکرٹری بن گئی۔ نعمانی
سیکورٹی آفیسر بن گیا اور چوہان اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر
جہاز پر اتنا ہی عملہ مستقل رہتا ہے باقی لوگ آتے جاتے رہتے ہیں
شعبے کا سربراہ ایک شخص ارمان داس ہے۔ وہ آج کل ملک سے
ہے ——— بہرحال اُسے بھی ٹریپ کر لیا گیا اور اس کی جگہ بھی ایکسٹو
نے اپنا آدمی ڈال دیا۔ اس شعبے سے متعلق اعلیٰ سرکاری آفیسر آصف
کو ٹریپ کر کے اس کی جگہ کافرستان میں ایکسٹو کے فارن ایجنٹ نے
نے سنبھال لی ——— سر رابرٹ کو بھی ٹریپ کر لیا گیا۔ اور اس کی جگہ
ایک فارن ایجنٹ نے سنبھال لی۔ اس طرح ہر طرف ایکسٹو کے
سیٹ ہو گئے۔ لیکن ایکسٹو کو معلوم تھا کہ جیسے ہی جہاز کھاڑی میں پہنچے
شاگل مشکوک ہو جائے گا ——— چنانچہ ارمان داس کی لڑکی کو جو گوا یونیورسٹی
کی طالب علم ہے۔ ٹریپ کر کے اس کی جگہ ناٹران کی ایک اسسٹنٹ
نے سنبھال لی۔ اور پھر اُسے مشکوک انداز میں جہاز تک لے جایا گیا۔
ایکسٹو کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ شاگل نے ساحل پر ایک نگران پوسٹ
بنائی ہوئی ہے ——— اس لڑکی سے جان بوجھ کر مشکوک حرکت کرائی
اس طرح شاگل اس جہاز پر چڑھ دوڑا۔ وہاں ہر لحاظ سے اس کی تسلی
دی گئی۔ پھر شاگل نے مزید تسلی کے لئے گوا یونیورسٹی میں چیکنگ کی
حکام سے بات چیت کی تو آصف خان نے اُسے پوری طرح مطمئن

اس طرح اب شاگل کو ہر لحاظ سے مطمئن کر دیا گیا۔ کہ یہ جہاز اور دلدلوں
ریسرچ کرنے والے تمام افراد حکومت کافرستان کے آدمی ہیں۔
سب کچھ حکومت کافرستان کے ایک خفیہ پروجیکٹ کے طور پر ہو
ہے ——— اب ظاہر ہے شاگل اس طرف توجہ نہ دے گا۔ اور
ج کے بہانے دلدلوں کی طرف سے اس گن تک پہنچا جا سکے گا۔
ہا ایک منصوبہ۔ اس منصوبے پر صفدر۔ جولیا۔ چوہان۔ نعمانی۔ اور
ن اور اس کا گروپ کام کر رہا ہے ——— لیکن ایکسٹو یہ بھی جانتا ہے
گل چین سے نہ بیٹھے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہماری سیکرٹ سروس
ف سے اپنی توقع کے مطابق کوئی ردِ عمل نہ دیکھ کر اس کی توجہ
دلدلوں والے ہمارے منصوبے کی طرف ہو جائے ——— اور ہو
ہے وہ کوئی ایسا کلیو حاصل کر لے۔ جس سے سارے معاملات خراب
ں۔ چنانچہ اُسے الجھانے اور خاص طور پر گن کریک کے عقبی حصے
صلی ہوئی ملٹری انٹیلی جنس سے ڈی ایجنٹوں کی طرح لڑتے بھڑتے
ے بھاگتے گن کریک کے عقبی حصے کی طرف پہنچنا ہے ——— لیکن ہم
انہیں صرف الجھائے رکھنا ہے۔ تاکہ ان کی توجہ پوری طرح ہماری
ر رہے۔ اور اصل منصوبے کی طرف وہ دیکھ بھی نہ سکیں۔ پھر جیسے
ن کریک تباہ ہو گی ڈراپ سین ہو جائے گا" ——— عمران نے
تفصیل سے سارا منصوبہ بتلاتے ہوئے کہا۔

"واقعی یہ ڈبل گیم والا منصوبہ انتہائی عجیب و غریب اور ذہانت سے
پر ہے۔ ایکسٹو کے دماغ میں شاید کوئی ماسٹر کمپیوٹر فٹ ہے۔
اس قسم کے منصوبے نہ صرف سوچ لیتا ہے۔ بلکہ ان پر عمل بھی کر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لیتا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب آپ نے ابھی کہا تھا کہ ہم نے شاگل کو مطمئن کر کے واپس بھیجنا ہے۔ اگر شاگل مطمئن ہو کر چلا گیا تو پھر....." چوہان نے پوچھا۔

"تو پھر کوئی ایسی حرکت کریں گے کہ وہ دوبارہ مشکوک ہو جائے اور تب پھر ہم اسے مسلسل مشکوک کرتے چلے جائیں گے۔ لیکن یہ وقت ہو گا جب ایکسٹو کی طرف سے مخصوص کاشن ملے گا" عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔

"کافی سزا مل گئی ہے تمہیں۔ اب آجاؤ واپس" ـــــ عمران نے مسکرا کر ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو بے چارہ کی ہول سے ٹیک لگائے ہوئے کمان کی طرف جھکا کھڑا تھا۔

اور ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہوا۔ وہ چند لمحے تو کمر سیدھی کرتا رہا۔

اور باقی ساتھی اس کی حالت دیکھ کر واقعی ہنسنے لگے۔ انہیں خیال ہی نہ آیا تھا کہ واقعی ٹائیگر کے لئے یہ سزا ہی تھی۔ وہ سب کو عمران کے پرائیویٹ ساتھی کے طور پر جانتے تھے۔

"جناب آخر مجھے ہی یہ سزا کیوں دی گئی۔ میرا قصور" ـــــ ٹائیگر نے مسکرا کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کی نظریں بے حد تیز ہوتی ہیں اور اس کا قدھی کی ہول جتنا ہوتا ہے۔ لیکن اب مجھے خیال آیا کہ ٹائیگر کی عقل تو انسانوں جیسی نہیں ہو سکتی ـــــ اس لئے تم پہلے دونوں پیروں پر کھڑے ہو

پھر جھک کر دیکھنے لگے۔ اگر ٹائیگر کی عقل انسانوں جیسی ہوتی تو عقل مند انسانوں کی طرح چاروں ہاتھوں پیروں پر کھڑا ہو جاتا اور آرام سے آنکھ لگا کر دیکھتا رہتا" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر اور باقی ساتھی ہنس پڑے۔

لیکن اسی لمحے دروازے پر زور سے دستک ہوئی۔ اور عمران نے آنکھ کا کونا دبا دیا۔

"کون صاحب ہیں۔ اتنے زور کی دستک دینے کے لئے کسی انسان کے پاس تو طاقت نہیں ہوتی کوئی جن ٹائپ کی شے ہی ہو گی باہر" عمران نے اونچی آواز میں فقرہ مکمل کیا تاکہ آواز چاہے ہلکی سی ہی باہر تک جائے پہنچ جائے۔

"دروازہ کھولیئے" ـــــ باہر سے شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ اس کا فقرہ شاگل کے کانوں تک پہنچ چکا ہے۔ اس نے ٹائیگر کو اشارہ کیا اور ٹائیگر نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔

دوسرے لمحے شاگل جو پوری وردی میں تھا تین افراد کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ ان تینوں نے بھی وردی پہنی ہوئی تھی۔ انہیں وردیوں میں دیکھ کر عمران بھی ایک جھٹکے سے اٹھا۔ اور عمران کی وجہ سے باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"جی فرمایئے ـــــ آپ کوئی بڑے آفیسر ہیں اس ملک کے۔ مگر جناب ذرا وردی کسی اچھے دھوبی سے استری کرا لیا کیجئے۔ اس پر سلوٹیں دیکھ کر تو یوں لگتا ہے جیسے آپ نے خود استری کی ہو۔ بہرحال

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

فرمایئے۔ کیسے تشریف آوری ہوئی"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ لیکن اس نے دانستہ ایسے فقرے کہے تھے کہ شاگل اس کی طرف سے پوری طرح مشکوک ہو جائے۔

اور عمران کی توقع کے عین مطابق شاگل کی تیز نظریں عمران پر جم گئیں۔ اس کے انداز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ عمران کے چہرے پر موجود مخصوص میک اپ کی تہہ سے اندر اس کا اصل چہرہ دیکھ رہا ہو۔

"میں سیکرٹ سروس کا چیف شاگل ہوں"۔۔۔۔ شاگل نے جبہ اپنا غصہ دباتے ہوئے کہا۔ کیونکہ فی الحال اس کے سامنے غیر ملکی ہی تھے۔ اور اسے معلوم تھا کہ غیر ملکیوں کو ان کے سفارت خانوں کی طرف سے کس طرح کے تحفظات ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

"چھاگل۔۔۔ گڈ۔۔۔ واقعی آفیسر کا نام ایسا ہی ہونا چاہیئے میوزک سے بھرپور نام ہے"۔۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ویسی ہی مخصوص چمک تھی جیسی چمک شاگل اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"چھاگل نہیں شاگل۔۔۔ اور سنیئے۔ میں صرف غیر ملکی ہونے کے ناطے آپ کا لحاظ کر رہا ہوں۔ ورنہ اپنے متعلق ایسے ریمارکس دینے والے کے دانت توڑ دیا کرتا ہوں۔ اس لئے پلیز زبان سنبھال کر مجھ سے بات کیجیئے۔۔۔ آپ اٹالیہ میں نہیں کاذستان میں ہیں۔ اور کاذستان کے کسی چپڑاسی سے بات نہیں کر رہے۔ سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کر رہے ہیں۔ میں چاہوں تو آپ کی لاشیں گٹر میں

پھینکی پھریں۔ اور آپ کا سفارت خانہ آپ کو ڈھونڈتا ہی رہ جائے"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری آفیسر۔۔۔ مسٹر نارمن کی فطرت ہی کچھ مزاحیہ ہے۔ آپ برا نہ کریں۔ میں اس گروپ کا انچارج ہوں۔ ہم لوگ سیاح ہیں اور کاذستان میں سیاحت کے لئے آئے ہیں۔ ویسے ہم اپنے ملک کے معزز شہری ہیں۔۔۔ میں سٹی لیک اسٹیٹ کا ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز ہوں۔ یہ مسٹر نارمن جن پر آپ ناراض ہو رہے ہیں۔ وہاں کے سٹی میئر ہیں۔ یہ مسٹر البرٹ ہیں ان کا سٹی لیک اسٹیٹ میں کھلونے بنانے کا کارخانہ ہے۔۔۔ اور یہ مسٹر فرنیک ہیں ایک اعلیٰ سرکاری آفیسر اور یہ مسٹر جونی ہیں۔ امپورٹ ایکسپورٹ کا وسیع کاروبار کرتے ہیں۔ اور یہ ہیں مسٹر وارم۔ یہ اس اسٹیٹ کے اسسٹنٹ سیکرٹری وزارت صنعت ہیں۔۔۔ اور یہ ہیں ہمارے کاغذات۔ آپ مزید تسلی کرنا چاہیں تو ہمارے سفارت خانے سے کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے کاغذات نکال کر شاگل کی طرف بڑھا دیئے۔

شاگل نے خاموشی سے کاغذات لئے اور انہیں دیکھنے لگا۔ اتنے بڑے بڑے عہدے اور سٹیٹس سن کر وہ خاصا مرعوب نظر آ رہا تھا۔

"سوری آفیسر۔۔۔ اگر میری باتیں آپ کو بری لگی ہوں تو میں معذرت خواہ ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں کہا۔

"ٹھیک ہے کوئی بات نہیں" ——— شاگل نے کاغذات سے سر اٹھائے بغیر کہا۔ وہ کافی دیر تک ان کاغذات کو دیکھتا رہا۔ کاغذ واقعی اصل تھے۔

"ٹھیک ہے آپ کے کاغذات اصلی ہیں۔ لیکن ہماری اطلاع غلط نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ بین الاقوامی مجرموں کا ایک گروپ کافرستان کے دارالحکومت میں داخل ہوا ہے ——— اس لئے ہم چیکنگ کر رہے ہیں۔ اگر آپ تکلیف محسوس نہ کریں تو میرے آدمی آپ کا میک اپ چیک کریں گے تاکہ ہمیں پوری طرح اطمینان ہو جائے اور کمرے کی تلاشی بھی ہم لیں گے اگر کچھ نہ ملا تو میں ذاتی طور پر آپ سے معذرت کر لوں گا" ——— شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں آفیسر ——— یہ سراسر زیادتی ہے۔ ہم آپ سے جو تعاون کر سکتے تھے وہ ہم نے کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اگر آپ نے زبردستی کی تو پھر میں سفارت خانے سے بات کروں گا" ——— ٹائیگر نے اس بار قدرے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو سفارت خانے فون کرنے کی تکلیف کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس آپ کے سفارت خانے کا اجازت نامہ موجود ہے" ——— شاگل نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

اور پھر جیب سے وہی تہہ شدہ کاغذ نکال کر اس نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اب ہم کیا کہہ سکتے ہیں جیسے آپ کا جی چاہے کر لیجئے" ——— ٹائیگر نے کاغذ واپس کرتے ہوئے کہا۔

"ایک بات تو بتائیں جناب چھاگل صاحب۔ کیا آپ کو ہم پر شک ہے یا آپ جنرل چیکنگ پر نکلے ہوئے ہیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"میں آپ کو آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میرا نام درست لیجئے۔ ورنہ دانت توڑ دوں گا۔ سمجھے۔ میں آپ سے نرمی سے پیش آ رہا ہوں۔ یہ میری بے عزتی کر رہے ہیں" ——— شاگل نے تیز ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے پاگل ——— اوہ سوری ——— سوری کیا نام ہے آپ کا اوہ" عمران نے بے اختیار منہ پیٹتے ہوئے کہا۔

"شاگل" ——— شاگل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اچھا کابل ٹھیک ہے۔ اچھا نام ہے۔ آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا" ——— عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کا میک اپ سب سے پہلے صاف کرو۔ آج یہ مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتا۔ میں استرے سے اس کے گال چھیل دوں گا" شاگل نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

اور پہلی بار عمران کی آنکھوں میں ہلکی سی پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے۔ یہ استرے والا آئیڈیا واقعی نیا تھا۔ اب چاہے میک اپ کیسا ہو استرے کی تیز دھار کے سامنے تو نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

"اچھا اچھا شیو کرنے کو آپ کے ہاں میک اپ صاف کرنا کہتے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہیں۔ بہت خوب۔ واہ کیسا مہمان نواز ملک ہے کہ یہاں کی سیکرٹ سروس اپنے مہمانوں کی شیو کرتی ہے بہت خوب" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ ڈیم فول" ——— شاگل غصے سے چیخ پڑا۔ معاملہ شاید اب اس کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے ریوالور نکال لیا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپ رہا تھا۔

"ارے صاحب۔ میں نے کوئی غلط بات کر دی ہے جو آپ ناراض ہو گئے ہیں" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"راجندر" ——— شاگل نے چیخ کر ساتھ کھڑے ایک مسلح آدمی سے کہا۔

"یس باس" ——— اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"باقی آدمی بلاؤ جلدی" ——— شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور راجندر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

"وہ شیو کرنے میں آپ سے زیادہ ماہر ہیں لیکن....."

عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔ لیکن شاگل نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد ساتھ مزید مسلح افراد اندر آ گئے۔

"کمرے میں پھیل جاؤ اور جو غلط حرکت کرے گولیوں سے بھون ڈالو" ——— شاگل نے ان آدمیوں کے آتے ہی کہا۔ اور ان کے آنے والے تیزی سے کمرے میں پھیلتے چلے گئے۔

"راجندر ——— کمرے کی تلاشی لو۔ اور ساتھ ہی ان سب کی بھی۔ اب میں ان سے ہیڈ کوارٹر میں ہی بات کروں گا" ——— شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"بے شک تلاشی لے لو۔ ہم تو شیو کا سامان بھی ساتھ نہ لائے تھے۔ اب سوچ رہے تھے کہ یہیں سے خرید لیا جائے۔ چلو پردیس میں رقم ہی بچ گئی" ——— عمران نے بدستور شاگل کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ زیادتی ہے ہم معزز لوگ ہیں" ——— ٹائیگر نے اپنی تلاشی پر احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

لیکن شاگل نے ان کی ایک نہ سنی۔ لیکن نہ ہی کمرے سے کچھ برآمد ہوا اور نہ ان کی تلاشی سے۔ پھر شاگل انہیں ساتھ لے کر کمرے سے باہر آ گیا ——— شاگل نے شاید اپنے طور پر یہ سوچا تھا کہ غیر ملکیوں کو اس طرح سیکرٹ سروس کے ساتھ دیکھ کر کوئی اخباری رپورٹر یا کیمرہ مین خبر نہ بنا دے۔ اس لئے وہ انہیں پچھلی طرف موجود آگ بجھانے والی سیڑھیوں سے نیچے اتار کر پچھلی گلی میں لے آیا ——— اور پھر اس کے حکم پر کاریں اور جیپیں وہیں آ گئیں۔ شاگل نے عمران کو اپنے قریب بٹھا لیا۔ جب کہ باقی ساتھی دوسرے لوگوں کے ساتھ سوار کرائے گئے۔ عمران نے کار میں بیٹھتے ہی اپنا سر سیٹ کی پشت سے لگا لیا۔ اور آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے اسے نیند آ رہی ہو ——— شاگل بار بار اسے دیکھ رہا تھا۔ اور شاید دل میں سوچ رہا تھا کہ کاش اس کا شک سچ نکلے۔ اور یہ عمران ہی ہو۔ لیکن جس طرح عمران اطمینان کے ساتھ چل پڑا تھا۔ اور نزاکت سے اس کے ساتھ کار میں آ کر بیٹھ گیا تھا ——— اس بات

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سے شاگل نفسیاتی طور پر الجھ گیا تھا۔ وہ عمران سے بارہا ٹکرا چکا تھا۔ اور
اس کی ٹائپ کو اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ عمران اپنی جان پہ کھیل جاتا
لیکن اتنی آسانی سے ہیڈ کوارٹر ساتھ نہ چل پڑتا ——— لیکن بہر حال
چیکنگ ضرور کرنا چاہتا تھا۔ اور اس نے اپنے ذہن میں یہ فیصلہ کر
لیا تھا کہ اگر واقعی یہ عمران نکلا تو گن گن کر بدلے چکائے گا۔

سی ریسرچ شعبے کا جہاز گلمرگ کھاڑی کے آخری حصے میں
تھا۔ جہاز پر اس وقت خاصی چہل پہل نظر آ رہی تھی۔ عجیب و غریب
سامان کی بند پیٹیاں جہاز پر لوڈ کی جا رہی تھیں ——— یہ پیٹیاں
والے تین ٹرک تھے۔ اور مزدور انہیں عرشے پر رکھ کر جہاز سے
جاتے اور دوسری پیٹی لاد دیتے۔ بحری پولیس کے اعلیٰ حکام بھی
موجود تھے ——— اور شعبے کے کئی اعلیٰ آفیسر بھی آئے ہوئے تھے۔
کہ صفدر اور جولیا ایک طرف خاموش کھڑے تھے۔ نعمانی حسب
مشین گن اٹھائے اپنے مخصوص سٹول پہ بیٹھا ہوا تھا۔ چوہان نچلے
حصے میں تھا۔

جب تینوں ٹرکوں سے پیٹیاں جہاز پہ پہنچ گئیں تو مزدور واپس
گئے۔

آپ لوگ بھی جائیں یہ سرکاری کام ہے" ——— شعبے کے ایک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اعلیٰ آفیسر نے بحری پولیس کے آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ساری۔ ہم اس وقت تک یہیں رہیں گے۔ جب تک ان تینوں سے سامان باہر نہیں نکالا جاتا۔ یہ ہماری ڈیوٹی میں شامل ہے"۔۔۔ بحری پولیس کے آفیسر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور آصف منہ بنا کر واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک سیاہ رنگ کی لمبی سی کار ساحل کے قریب آ کر رکی۔ جہاز ساحل کے بالکل ساتھ لگا کھڑا تھا۔ کار میں سے دو افراد نکلے۔۔۔ ان میں سے ایک ادھیڑ عمر تھا۔ جب کہ دوسرا قدرے نوجوان تھا۔ جسم دونوں کا ہی مضبوط تھا۔ انہیں دیکھ کر شعبہ ریسرچ کے آفیسر میں مستعدی آ گئی۔ اور صفدر بھی چوکنا ہو گیا۔ وہ دونوں جیسے ہی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئے۔ آفیسران نے انہیں بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"یہ سر رابرٹ ہیں۔ معدنیات کی ریسرچ کے بین الاقوامی ماہر۔ یہ ہمارے حالیہ پروجیکٹ کے چیف ہیں"۔۔۔ دوسرے نوجوان کا ادھیڑ عمر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے پہلے تو جہاز کے آفیسران کا تعارف کرایا۔ اور آخر میں صفدر اور جولیا کے ساتھ سلیم کا بھی اس نے ان کے نئے ناموں سے تعارف کرایا۔

"لیکن یہاں اتنی بھیڑ کیوں ہے۔ کیا یہاں کوئی نمائش لگانی ہے آصف خان"۔۔۔ سر رابرٹ نے بڑے تلخ انداز میں شعبے کے اور بحری پولیس کے آفیسران کی طرف دیکھتے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ سوری سر۔ میں ابھی انہیں فارغ کرتا ہوں"۔۔۔ آصف

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ آفیسران کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ لوگ اب جا سکتے ہیں۔ آپ فارغ ہیں"۔۔۔ آصف خان نے شعبے کے اعلیٰ آفیسران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔ انہوں نے بیک آواز جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری کار بھی واپس لے جانا۔ میں اب مشن مکمل ہونے تک سر رابرٹ کے ساتھ رہوں گا"۔۔۔ آصف خان نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ ایک آفیسر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔

"آپ حضرات یہاں کیسے تشریف لائے ہیں"۔۔۔ آصف خان نے بحری پولیس کے آفیسرز سے مخاطب ہوا۔

"ہمارا تعلق بظاہر تو بحری پولیس سے ہے لیکن ہم دراصل سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں۔ اور چیف نے اس سارے علاقے کی خصوصی نگرانی کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بند پیٹیاں ہم چیک کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ ان میں سے ایک نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر آصف خان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو سرکاری کام ہے۔ ہم کوئی پرائیویٹ لوگ تو نہیں ہیں"۔ آصف خان نے کارڈ دیکھ کر واپس کرتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

"ساری سر۔ یہ ہماری ڈیوٹی ہے۔ آپ بند پیٹیوں کا سامان چیک کرائیں پھر ہم واپس چلے جائیں گے"۔۔۔ اسی آفیسر نے کہا۔

"یہ عجیب ملک ہے۔ جس میں حکومت کے ایک شعبے کو دوسرے شعبے پر اعتماد نہیں ہے"۔۔۔ سر رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یہ بات نہیں جناب۔ دراصل آج کل سیکرٹ سروس ایک خاص مشن پہ کام کر رہی ہے۔ اس لئے مجبوری ہے" ——— سیکرٹ سروس آفیسر نے کہا۔

"ٹھیک ہے آصف خان۔ پیٹیاں کھلوا کر انہیں چیک کرا دو۔ تاکہ یہ لوگ اطمینان سے واپس جائیں اور ہم اپنا کام شروع کر سکیں" سر رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور آصف خان نے نعمانی اور صفدر کو پیٹیاں کھولنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔ نچلے کمرے سے چوہان بھی باہر آ گیا تھا۔ چنانچہ ان تینوں نے مل کر باری باری پیٹیاں کھول کھول کر اس کا سامان باہر نکالنا شروع کر دیا ——— یہ سارا سامان عجیب و غریب قسم کے ماسک۔ سائنسی آلات۔ ربڑ بنا عجیب و غریب ساخت کی کشتیوں اور اس قسم کے دوسرے سامان پہ مشتمل تھا۔ آخر ساری پیٹیاں کھل کر سامان باہر آ گیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اب ہم جا رہے ہیں۔ ہمیں صرف اسلحے کی تلاش تھی" ——— سیکرٹ سروس آفیسر نے کہا۔

اور پھر وہ سب خاموشی سے مڑ کر جہاز سے نیچے اترنے لگے۔ نیچے ان کی ایک جیپ بھی موجود تھی۔ جب جیپ آگے بڑھ گئی تو آصف خان اور سر رابرٹ جو ریلنگ کے پاس پڑی ہوئی کرسیوں پہ بیٹھے تھے۔ اٹھے اور صفدر کی طرف بڑھ گئے۔ جو خاموش کھڑا تھا۔

"آپ میں سے صفدر صاحب کون ہیں" ——— اس بار ناٹران نے اصلی لہجے میں کہا۔

اور صفدر اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ وہ کافرستان میں ایکسٹو

کے فارن ایجنٹ ناٹران سے کئی بار مل چکا تھا۔ اور اس کی آواز اچھی طرح جانتا تھا۔

"میں ہوں صفدر۔ آپ ناٹران ہیں شاید" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاید نہیں یقیناً میرا نام ناٹران ہے۔ اور یہ اصلی سر رابرٹ نہیں بلکہ پرویز صاحب ہیں۔ ان کا تعلق بھی سیکرٹ سروس سے ہے۔ اصلی سر رابرٹ کو سامان کی آمد کے بعد ٹریپ کر لیا گیا تھا"۔ ناٹران نے مسکراتے ہوئے اپنا اور سر رابرٹ کا تعارف کرایا۔

"یہ مس جولیانا ہیں اور یہ نعمانی اور یہ چوہان۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ——— صفدر نے جولیا۔ نعمانی اور چوہان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا آپ ہیں۔ آپ کے لئے ایکسٹو کا ایک خصوصی پیغام ہے" ——— سر رابرٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور کوٹ کی ایک چھوٹی سی جیب سے مائیکرو کیسٹ نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"میں یہ پیغام سن آؤں" ——— جولیا نے مائیکرو کیسٹ ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو نے کہا تھا کہ آپ یہ پیغام باقی ممبران کی موجودگی میں سنیں گی" ——— سر رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— آپ ایکسٹو سے بہت قریب رہتے ہیں شاید" جولیا نے چونک کر سر رابرٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"قریب سمجھیں یا دور۔ گو میرا تعلق بھی سیکرٹ سروس سے ہے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لیکن میں ایک اور شعبے میں ہوں۔ آپ کی طرح ایکشن گروپ سے میرا کوئی تعلق نہیں"۔۔۔۔ پرویز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا آپ بھی پیغام سنیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اب تو میں بھی آپ کا ہی ساتھی ہوں"۔۔۔۔ پرویز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اجازت دیجئے۔ میں آپ سے علیحدہ رہ کر کام کروں گا" اُسی لمحے ناٹران نے کہا۔ اور پھر وہ سب سے مصافحہ کر کے جہاز کی سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"تو آیئے پھر پہلے یہ پیغام سن لیں۔ اس کے بعد باقی کام ہو گا" جولیا نے کہا۔ اور وہ سب بڑے ہال نما کمرے میں جا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ صفدر نے مائیکرو کیسٹ ریکارڈر لا کر وہیں رکھ دیا۔ اور جولیا نے مائیکرو کیسٹ اس میں ڈال کر اس کا بٹن دبا دیا۔۔۔۔ چند لمحے تو خالی ریل چلنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔ اور پرویز کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ وہ اپنی ہی ریکارڈ کرایا ہوا پیغام اب خود ہی سن رہا تھا۔۔۔۔ بس فرق اتنا تھا کہ جب اس نے پیغام ریکارڈ کیا تھا۔ اس وقت وہ بلیک زیرو تھا اور اب اسی کا نام پرویز تھا۔ اس بار عمران نے اس کے ذمے یہ ڈیوٹی خاص طور پر لگائی تھی۔

"ایکسٹو سپیکنگ۔ مسٹر پرویز نے یہ کیسٹ آپ کو دیا ہو گا۔ مسٹر پرویز سیکرٹ سروس کے ایک خصوصی شعبے سے متعلق ہیں۔ لیکن اس مشن میں وہ آپ کے ساتھی ہوں گے۔ اس مشن کی تفصیلات اس طرح

پاکیشیا کا سرحدی ڈیم۔ جس کے ساتھ آپ لوگوں نے عمران کے ساتھ منائی تھی انتہائی دفاعی اہمیت کا حامل ہے۔ کافرستان نے اس تباہ کرنے کے لئے ایک خفیہ منصوبہ بنایا ہے"۔۔۔۔ ایکسٹو کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اور سب ممبران خاموش بیٹھے یہ پیغام رہے تھے۔ ایکسٹو نے پوری تفصیل سے سارا منصوبہ بتانے کے اس کے خلاف کی جانے والی کارروائی بھی تفصیل سے بتا دی۔ کہ طرح اس مشن پر دو پہلوؤں پر کام ہو گا۔۔۔۔ اور پھر عمران اپنا گروپ گن کریک۔ کر عقبی حصے کی طرف جائے گا۔ اس کا کام کافرستانی سروس اور کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کو الجھا دینا ہے۔ جب آپ لوگوں نے زہریلی دلدلوں کے ذریعے اس گن کریک تک پہنچنا ہے۔ پھر اسے تباہ کرنا ہے۔۔۔۔ زہریلی دلدلوں والے مشن کی سربراہ ہو گی۔ جب کہ گن کریک کے عقبی حصے والے مشن کا سربراہ عمران۔ مسٹر پرویز چونکہ سر رابرٹ کے روپ میں ہیں اور انہیں یہاں اس لئے بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ یہ سر رابرٹ کی طرح اس مخصوص کے ماہر ہیں۔۔۔۔ اور یہ زہریلی دلدلوں سے تمہارے بچاؤ کے کام کریں گے۔ بظاہر سر رابرٹ ہی اس مشن کے سربراہ ہوں گے۔ کہ سرکاری طور پر ایسا ہی ہے۔ لیکن وہ بھی انتظامی طور پر جولیا کے تحت کام کریں گے۔۔۔۔ جولیا اور عمران کا آپس میں رابطہ ایلون سکس میٹر کے ذریعے رہے گا۔ کوڈ ڈبل گیم ہو گا۔ اور مس جولیا کارکردگی کے لحاظ سے عمران کی ہدایات کی پابند ہوں گی۔ تاکہ صحیح طور پر مشن کو انجام دیا جا سکے۔ پیغام ختم ہوا۔ مس جولیا اس پیغام کو سننے کے بعد

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس ٹیپ کو واش کر دیں گی۔ بائی بائی ـــــ اس کے ساتھ ہی خالی ٹیپ
کی آواز سنائی دی اور جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریکارڈ کا
آف کر دیا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں اطمینان اور مسرت کی چمک
تھی ـــــ شاید اس لئے کہ ایکسٹو نے بہرحال اُسے اس مشن کا سربراہ
منتخب کیا تھا ورنہ پہلے وہ دل ہی دل میں اس بات پر پیچ و تاب کھا
تھی کہ اس اجنبی پرویز کے ہاتھ ٹیپ بھیجنے سے کہیں یہ مطلب نہ ہو کہ
اجنبی کو ہی سربراہ بنا دیا جائے ـــــ لیکن اب وہ مطمئن تھی۔ ادھر وہ
دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ اگر عمران اُسے باقاعدہ اس سارے
معاملے کی تربیت نہ دیتا اور اُسے پوری تفصیل سے ہر سامان کی کارکردگی
کے بارے میں نہ سمجھاتا تو وہ ماہر تو ایک طرف سامان کو دیکھ کر بھی
کے متعلق نہ سمجھ سکتا ـــــ لیکن اب عمران کی تربیت کے بعد وہ واقعی
اپنے آپ کو سر رابرٹ سے بھی بڑا ماہر سمجھ رہا تھا۔

"صفدر اس پیغام کو واش کر دو۔ اور سر رابرٹ۔ آپ کو ہم
سر رابرٹ ہی کہیں گے۔ آپ کام شروع کر دیں۔ تاکہ مشن کو جلدی سے
جلدی مکمل کیا جا سکے" ـــــ جولیا نے باقاعدہ لیڈر کی طرح ہدایات
دینی شروع کر دیں۔

"یس میڈم" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
پھر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک بڑے
ہال نما کمرے میں کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ کمرے میں چار مسلح افراد ایک
طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے ـــــ لیکن انہوں نے بھی مشین
گنیں اپنے کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں۔ اس لئے کہ ایک تو وہ اپنے
ہیڈ کوارٹر میں تھے۔ اس لئے ظاہر ہے ہیڈ کوارٹر سے کسی کے بغیر اجازت
نکل جانے کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے ـــــ اور دوسری بات یہ کہ
فی الحال وہ غیر ملکی معزز لوگ تھے۔ اس لئے بھی شاید وہ ان پر مشین گنیں
تان کر رکھنا ضروری نہ سمجھ رہے تھے۔ شاگل ایک طرف کھڑا تھا۔ اس کا
ریوالور بھی اس کے ہولسٹر میں تھا ـــــ اس کے چہرے پر شدید تذبذب
کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر اس کا شک غلط نکلا تو اُسے
اعلیٰ سطح پر خاص وضاحتیں بھی کرنی پڑیں گی۔ اور شاید پرائم منسٹر کی جھاڑ
بھی سننی پڑے ـــــ اور ساتھ ہی اس کی یہ بھی خواہش تھی کہ شک درست

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نکلے تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس طرح گرفتاری اس کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ بن جائے۔

شاگل کے حکم پر میک اپ کا خصوصی ماہر بلوایا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر ہاتھ میں ایک بیگ اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یس سر" ——— ادھیڑ عمر آدمی نے شاگل کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔ وہ ہیڈ کوارٹر کے شعبہ میک اپ کا انچارج بلونت سنگھ تھا۔ اور اپنے کام میں خاصا ماہر سمجھا جاتا تھا۔

"بلونت سنگھ۔ ہمیں شک ہے کہ یہ غیر ملکی میک اپ میں ہیں۔ اور یہ بھی سن لو کہ جن لوگوں کے متعلق ہمیں شک ہے کہ یہ ہو سکتے ہیں وہ بے حد کایاں لوگ ہیں ——— لازماً انہوں نے کوئی خصوصی میک اپ کیا ہو گا" ——— شاگل نے بلونت سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ بلونت سنگھ کی ساری عمر اسی شعبے میں گزر گئی ہے۔ میں تو اپنی آنکھ سے دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ کوئی میک اپ میں ہے یا نہیں" بلونت سنگھ نے بڑے فاخرانہ انداز میں کہا۔

"اچھا دیکھ کر بتاؤ" ——— شاگل نے کہا۔

اور بلونت سنگھ تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ آیا۔ وہ قریب آ کر غور سے ان کے چہرے دیکھتا رہا۔

"جناب یہ سب میک اپ میں ہیں" ——— بلونت سنگھ نے یکلخت شاگل کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ——— اگر یہ درست ہے تو میں تمہارا منہ موتیوں سے بھر دوں گا" ——— شاگل یہ سنتے ہی خوشی سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں

بھوکے بھیڑیے جیسی چمک تھی۔

"میں ابھی ثابت کر دیتا ہوں جناب" ——— بلونت سنگھ نے کہا۔ اور بیگ کھولنے لگا۔

بلونت سنگھ کی بات سن کر عمران کی آنکھوں میں الجھن سی تیرنے لگی۔ بلونت سنگھ شکل صورت اور آنکھوں سے خاصا ذہین اور اپنے کام کا ماہر نظر آ رہا تھا ——— اور جب اس نے اپنا بیگ کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر نکالا تو عمران نے ایک طویل سانس لی۔ یہ میک اپ واشر واقعی انتہائی جدید ساخت کا تھا اور اس نے لازماً سب کے اصل چہرے ظاہر کر دینے تھے ——— اور عمران جانتا تھا کہ ابھی اس کا اصل چہرہ ظاہر ہوا۔ شاگل نے واقعی بھوکے بھیڑیے کی طرح اس پر ٹوٹ پڑنا ہے۔ پہلے عمران اس لئے اطمینان سے اس کے ساتھ چلا آیا تھا کہ اس کا خیال تھا کہ عام سے ٹرانسمیٹرز سے وہ میک اپ واشر کریں گے ——— لیکن کافرستان کی سیکرٹ سروس نے واقعی بہترین مشینیں منگوائی تھیں۔

"سنو ——— میری بات سنو۔ تم آخر چاہتے کیا ہو۔ مجھے تو یہ بلونت صاحب خود میک اپ میں نظر آ رہے ہیں۔ کہو تو ابھی اس کے چہرے سے جھلی اتار کر دکھا دوں" ——— عمران نے اچانک کرسی سے اٹھ کر قریب موجود بلونت سنگھ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم اٹھے کیوں آئے۔ وہیں بیٹھو خبردار" ——— شاگل نے عمران کو اور بلونت سنگھ کے قریب آتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور خود ہولسٹر سے ریوالور نکالتا ہوا تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"مم ــــ مم ــــ میں تو..... " ــــ عمران نے خوف زدہ انداز میں شاگل کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ شاگل کے اس طرح چیخنے سے خوف زدہ ہو گیا ہو۔ لیکن دوسرے ہی لمحے شاگل کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ اور وہ فٹ بال کی طرح اچھل کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے چاروں مشین گن برداروں سے جا ٹکرایا۔

عمران کو اس طرح اٹھتے اور بلونت سنگھ کے پاس جاتے دیکھ کر عمران کے ساتھی بھی چوکنا ہو گئے تھے۔ چنانچہ جیسے ہی عمران نے شاگل کو اچھال کر مشین گن برداروں پر پھینکا۔ اس کے سب ساتھی بھی بجلی کی طرح حرکت میں آئے ــــ اور پھر اس سے پہلے کہ شاگل اور اس کے ساتھی سنبھلتے وہ ان کے ہاتھوں سے نکلنے والی مشین گنیں نہ صرف چکے تھے بلکہ اب ان کے رخ بھی ان کی طرف تھے۔ شاگل کو اچھالتے ہی عمران ایک بار پھر گھوما اور بلونت سنگھ چیختا ہوا زمین بوس ہو گیا۔ عمران کا مکہ پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو گولیوں سے بھون ڈالیں گے" کیپٹن شکیل نے چیختے ہوئے کہا۔

ادھر عمران صورت حال بدلتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے بڑی پھرتی سے اس کی کنڈی لگا دی۔

"کک ــــ کک ــــ کیا مطلب" ــــ شاگل نے فرش سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار تھے۔ اس کے ساتھیوں نے اب اپنے ہاتھ اٹھا لئے تھے۔

"اپنے منہ دیوار کی طرف کر لو جلدی" ــــ عمران نے چیخ کر کہا

شاگل کے علاوہ اس کے باقی ساتھیوں نے تیزی سے اپنے رخ دیوار کی طرف کر لئے۔ جب کہ شاگل اسی طرح حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑا تھا ــــ وہ شاید ابھی تک اپنے آپ کو ذہنی طور پر نئی سچویشن میں ایڈجسٹ نہ کر سکا تھا۔ ادھر جیسے ہی شاگل کے ساتھیوں کے رخ دیوار کی طرف ہوئے۔ کیپٹن شکیل کے اشارے پر ان کے سروں پر ضربیں پڑیں ــــ اور وہ خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح ڈھیر ہو گئے۔ اسی لمحے شاگل یک لخت اچھلا اور اس نے پاگلوں کے سے انداز میں عمران پر حملہ کر دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا پشت کے بل زمین پر گرا ــــ عمران نے اسے وحشیانہ انداز میں اپنے اوپر آتے دیکھ کر بڑی پھرتی سے اپنا ایک گھٹنا موڑ کر اس کے آگے کر دیا تھا۔ نتیجہ وہی ہونا چاہیئے تھا۔ شاگل نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران کی لات حرکت میں آئی اور اس کے بوٹ کی ٹو شاگل کی کنپٹی پر مخصوص انداز میں پڑی ــــ اور دوسرے لمحے شاگل کا تڑپتا ہوا جسم یک لخت ڈھیلا پڑ گیا۔ کنپٹی پر پڑنے والی مخصوص ضرب نے اسے بیہوشی کے اندھیروں میں دھکیل دیا تھا۔ وہ بلونت سنگھ پہلے ہی فرش پر بے ہوش پڑا تھا۔

"انہیں ختم نہ کر دیں" ــــ کیپٹن شکیل نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ غضب نہ کرنا۔ فائرنگ کی آوازوں سے پورا ہیڈ کوارٹر چیخ اٹھے گا۔ اور پھر یہاں سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا" ــــ عمران نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ضروری تو نہیں کہ فائرنگ کی جائے" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"کوئی مردوں والا کام بھی کبھی کر لیا کرو۔ اب بے ہوش پڑے ہوؤں کو تو کوئی عورت بھی مارنا گوارا نہیں کرتی۔ آؤ اب نکل چلیں۔ مشین گنیں چھپا لو" ـــــ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑا۔

"ٹھہرو۔ ذرا میں شاگل کو آٹوگراف تو دے دوں" ـــــ عمران نے مسکرا کر مڑتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جیبوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ جلد ہی ایک چھوٹا سا کاغذ اس کے ہاتھوں میں آ گیا۔ اس نے جیب سے قلم نکال کر اس پر جلدی سے الو کا خاکہ بنایا اور خاکے کے اوپر شاگل لکھ کر نیچے اس نے ازطرف علی عمران کے الفاظ لکھے اور پھر کاغذ اس نے بے ہوش پڑے ہوئے شاگل کی مٹھی میں زبردستی پھنسا دیا۔ کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھیوں کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وہ تصور ہی تصور میں شاگل کی شکل دیکھ رہے تھے۔ جب شاگل ہوش میں آنے کے بعد یہ کاغذ دیکھے گا۔

عمران نے دروازہ کھولا اور پھر باہر آ گیا۔ وہ ایک طویل راہداری میں تھے۔ راہداری میں مختلف آفسز کے دروازے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے راہداری سے گزر کر صحن میں پہنچے ـــــ اور پھر چند لمحوں بعد وہ ہیڈ کوارٹر کی عمارت سے باہر پہنچ چکے تھے۔ عمران کے اشارے پر آخر میں نکلنے والے خادم نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ شاگل کی دہشت ہی ایسی کہ کوئی اس کی اجازت کے بغیر اندر جانے کا تصور بھی نہ کر سکے گا۔ چونکہ شاگل بغیر کسی سے کچھ کہے انہیں لے کر سیدھا اس کمرے میں آ گیا

اس لئے شاید کسی کو بھی علم نہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی دراصل کون ہیں۔ وہ انہیں غیر ملکی ہی سمجھ رہے تھے۔ اور ظاہر ہے غیر ملکیوں کو روکنے کی ہمت ویسے بھی عام سپاہی نہ کر سکتے تھے ـــــ باہر آتے ہی عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر قریب گلی سے اپنے ساتھیوں سمیت ہوتا ہوا وہ پچھلی سڑک پر آ گیا۔

"ہمیں اب داراب کالونی کی کوٹھی نمبر بیس پہنچنا ہے۔ علیحدہ علیحدہ ہو کر وہاں پہنچو۔ وہاں جو پہنچے گا وہ ڈائیکٹو رہے گا" ـــــ عمران نے پچھلی سڑک پر آتے ہی کہا اور پھر وہ سب تیزی سے بکھرتے چلے گئے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر داراب کالونی کی طرف جا رہے تھے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نیلے رنگ کی ایک بڑی سی کشتی جس کی شکل ایک بڑے مینڈک
جیسی تھی۔ گلمرگ کھاڑی کے ساتھ والی دلدل پر تیر رہی تھی۔ اس کشتی
چند دلدل سے ٹکرا کر خود بخود اچھلتا اور پھر آگے جا کر پھر ٹکرا کر اچھلتا
طرح کشتی دلدل کی سطح پر چل رہی تھی ـــــ انداز ایسا تھا جیسے کوئی مینڈک
اچھل اچھل کر چل رہا ہو۔ کشتی کے اندر تین افراد موجود تھے۔ جنہوں نے
لباس پہن رکھے تھے جیسے خلائی جہاز کے مسافر پہنتے ہیں۔ سر
عجیب و غریب ساخت کے ماسک تھے ـــــ چہرے کے سامنے
شفاف شیشہ تھا جس میں سے ان کی شکلیں نظر آ رہی تھیں۔ سر دل پر
ایریل نما تاریں کافی اوپر کو اٹھ کر لرز رہی تھیں۔ ہر ایک کی کمر پر نیلے
کا ایک بڑا سا سلنڈر بندھا ہوا تھا ـــــ یہ بلیک زیرو۔ صفدر
جولیا تھے۔ چوہان اور نعمانی کو انہوں نے جہاز پر چھوڑا تھا۔ جہاز
خصوصی ٹرانسمیٹر کے ذریعے ان کا رابطہ قائم تھا۔ جب کہ وہ آپس

ٹرانسمیٹر پر ہی باتیں کر رہے تھے۔ کشتی کے فرش پر عجیب و غریب
خت کی چھوٹی بڑی مشینیں بکھری ہوئی تھیں۔ جن میں کشتی میں باقاعدہ
گی کی لہریں دوڑتی صاف نظر آ رہی تھیں ـــــ البتہ کئی مشینیں بند
پڑی تھیں۔ ایک چھوٹی سی ٹائپ رائٹر مشین مسلسل چل رہی تھی۔ اور
پر ایک مخصوص ساخت کے ربڑ کی پٹی چل رہی تھی جس پر کمپیوٹر کارڈ
رح مسلسل چھوٹے بڑے سوراخ بن رہے تھے۔

بلیک زیرو ایک بڑی سی مشین کے مختلف پیچ کھولنے میں مصروف
جولیا اور صفدر اس کی مدد کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد مشین کی
سائیڈ کسی خانے کی طرح کھل گئی ـــــ اور بلیک زیرو نے اپنے
نے پہنے ہوئے ہاتھ کی ایک انگلی اس خانے کی۔ اور نیچے سے اوپر
سے زور سے دبایا تو کھٹاک کی آواز سے رائفل کی طرف سے مطمئن
چھوٹا سا میزائل باہر آ گیا ـــــ اس میزائل کے مخصوص ساخت کی
جس پر موجود چھوٹے سے ڈائل پر دو مختلف رنگوں والی سیڑھی کے
یہ دنیا کا سب سے طاقتور ٹائم میزائل ہے۔ ٹائم بم ـــــ اس پر ٹائم
رتا ہے۔ اس سے یہ گن اور کریک تباہ ہو سکتے ہیں"
والی
زیرو نے بتایا۔

کیا مطلب ـــــ وہ عام بم سے کیوں نہیں تباہ ہو سکتے"
نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

باس کو جو اطلاعات ملی ہیں۔ اس کے مطابق یہ گن انتہائی خفیہ طریقے
ویسٹرن کارمن کی ایک ایسی کمپنی نے تیار کی ہے۔ جو خفیہ طور پر
دنیا کو اس طرح کی گنیں تیار کر کے فروخت کرتی ہے۔ اس گن میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یہ خصوصیت ہے کہ یہ نہ صرف کمپیوٹر کنٹرول ہے بلکہ اس کی حفاظت کے لئے بھی عجیب و غریب دفاعی نظام رکھا گیا ہے۔ اس مشین کے نظر نہ آنے والی ایسی مخصوص ریز کا حلقہ ہر وقت کام کرتا رہتا ہے کوئی نقصان پہنچانے والی چیز کراس نہیں کر سکتی ——— ان ریز کو نہ کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی ختم کیا جا سکتا ہے" ——— بلیک زیرو نے عمران کی بتائی ہوئی باتیں انہیں سمجھانا شروع کر دیں۔ عمران نے اس پر تحقیق کی تھی۔

" اگر ایسی بات ہے تو پھر اس مشین کی مرمت کیسے کی جاتی ہے" جولیا نے پوچھا۔

" نیلے رنگ کی ان دینے والی چیز کا ذکر کیا ہے۔ چیف باس نے جیسی تھی۔ گلمرگ کھا ہی سپیشل میزائل ایسا ہے جو ان ریز کو کاٹ کے اڑا سکتا ہے ——— لیکن یہ میزائل ایسا ہے جو چند دلدل سے ٹکرا سکتا ہے۔ اور اس میزائل کو کسی چیز سے پھینکنا طرح کشتی دلدل میں اس میں ٹائم فٹ کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت یہ میزائل اچھل کر لت کرے گا جیسے اسے کسی لانچر سے داغا گیا ہو ——— اور یہ کے فاصلے پر جا کر پھٹ جائے گا۔ اور پھر اس گن کی تباہی کو کوئی نہ سکے گا" ——— بلیک زیرو نے مزید تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہ میزائل درّے کے اندر جا کر اس کے ساتھ نصب کرنا ہو گا" ——— صفدر نے کہا۔

" ہاں ——— اس لئے تو یہ سارا چکر چلایا گیا ہے۔ ورنہ تو دور ہی بم کسی لانچر کے ذریعے داغا جا سکتا تھا" ——— بلیک زیرو

مرہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہم اس درّے تک کیسے پہنچیں گے۔ ظاہر ہے درّے میں وئی نہ کوئی آدمی تو موجود ہی ہوتا ہو گا" ——— جولیا نے کہا۔

" بالکل۔ ایک نہیں کئی افراد ہوں گے۔ اسی لئے تو ڈبل گیم کھیلی جا ہی ہے۔ ادھر عمران کمانڈو ایکشن کرتا ہوا اس درّے کے عقبی سمت ں پہنچے گا ——— ادھر ہم اس طرح تحقیق کا بہانہ کرتے ہوئے درّے کے سامنے والی دلدل میں پہنچ جائیں گے۔ پھر عمران آخری ہنگامے کا شن مس جولیا کو دے گا۔ اس طرح سب کی توجہ اُسی طرف ہو جائے گی ——— ظاہر ہے ہم تو سائنس دان ہیں اور سرکاری آدمی ہیں۔ اور ویسے بھی درّہ دلدل سے بہت اونچائی پر ہے۔ اور نیچے سے اوپر نے کا بظاہر کوئی راستہ نہیں۔ اس لئے وہ ہماری طرف سے مطمئن ں گے ——— آخری کاشن ملتے ہی ہم درّے پر مخصوص ساخت کی سیڑھی کمند کے طور پر پھینکیں گے اور پھر ایک آدمی اس سیڑھی کے ذریعے اوپر جائے گا اور وہاں جا کر یہ میزائل فٹ کر کے اس پر ٹائم ئے گا۔ اور واپس آ جائے گا ——— اور ہم دلدل سے نکل کر دور والی دلدل میں چلے جائیں گے۔ اور پھر اُسی تیز رفتاری سے جہاز تک اور پھر ہم سب شہر میں غائب ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کافرستانی حکومت تحقیق کرتی پھرے گی کہ اس کے سائنسدان کہاں گئے اور بین الاقوامی ریسرچ سکالر سر رابرٹ کہاں گئے ——— بہرحال ہمارا مشن مکمل ہو چکا ہو گا" ——— بلیک زیرو نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ بتائیں کہ یہ سب باتیں آپ کو کس نے بتائی ہیں۔ ایکسٹو نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تو ان کا کوئی ذکر اپنے پیغام میں نہیں کیا۔ حالانکہ میں لیڈر ہوں۔ مجھے
ان باتوں کا اور تفصیلی پروگرام کا علم ہونا چاہیئے تھا"۔۔۔۔ جولیا نے
قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو کو کیا کہنا چاہیئے اور کیا نہیں کہنا چاہیئے۔ کسے کہنا چاہیئے
اور کسے نہیں کہنا چاہیئے۔ یہ میرا دردِ سر نہیں ہے مس جولیا۔ اگر
کی شکایت تو آپ ایکسٹو سے کریں۔۔۔۔ میرا تو فرض یہ ہے کہ
ان کے حکم کے مطابق اپنی ڈیوٹی سرانجام دوں۔ اور وہ میں کر رہا
آپ میری لیڈر ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں واپس چلا جاتا ہوں"
بلیک زیرو نے بھی جواب میں انتہائی سرد اور خشک لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ مسٹر پرویز ناراض ہونے کی بات نہیں ہے۔ مس جولیا
ویسے ہی کہہ رہی تھیں۔ ہمارا کام اہم ہے"۔۔۔۔ صفدر نے فوراً
ہی بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر پرویز۔۔۔۔ بس ویسے ہی بات منہ سے نکل گئی۔ میں
اس کا ذکر چیف سے نہیں کریں گے"۔۔۔۔ جولیا نے عقلمندی کا
مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً ہی اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ کیونکہ اسے خیال آ
گیا تھا کہ مسٹر پرویز دوسرے شعبے سے متعلق ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ
واپس جا کر ایکسٹو سے شکایت کر دیں۔۔۔۔ اور پھر ظاہر ہے جولیا کی
قیامت ہی ٹوٹ سکتی تھی۔ اب وہ عمران تو نہ تھا کہ جو کسی بات کی
ایکسٹو کو نہیں کرتا۔

"نہیں مس جولیا۔۔۔۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ کسی کی شکایت

تا ہوں۔ لیکن ایک بات ہے ایکسٹو نجانے کیسی شخصیت ہے کہ اسے
بتلانے کے باوجود بھی باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔ اب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ
اری باتیں سن رہا ہو۔ اس لئے ایسی صورت میں مجھے قصوروار نہ سمجھے گا"
یک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ظاہر ہے اس کی بات سچ تھی۔
ں ایکسٹو سے جولیا بات چھپانے کی بات کر رہی تھی اسی ایکسٹو سے
ی وہ خود بات کر رہی تھی۔ اور ساتھ ہی کہہ رہی تھی کہ ایکسٹو کو پتہ نہ
گے۔

"آپ کام شروع کریں مسٹر پرویز۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے
۔۔۔۔ صفدر نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ ٹائم میزائل ہمیں درے کے اندر
صب کرنا ہے اگر ہم چاہیں تو ابھی آخری دلدل تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن
ف نے کہا ہے کہ جب تک عمران صاحب کی طرف سے کاشن نہ ملے
م درے میں داخل نہ ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اب یہ کیسے معلوم ہو گا کہ عمران کی طرف سے کاشن ملنے والا
ہے۔ ظاہر ہے جب کاشن ملے اس وقت ہمیں درے کے قریب ہونا
ہیئے"۔۔۔۔ جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہونا تو ایسا ہی چاہیئے۔ لیکن فکر کی بات نہیں۔ یہ کشتی چند لمحوں
یں آخری دلدل تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر ہم نے جلدی کی تو ہو سکتا ہے۔
رے میں موجود ملٹری انٹیلی جنس مشکوک ہو جائے۔۔۔۔ بلکہ میرا خیال
تو یہ ہے کہ ہمیں کاشن ملنے تک اسی دلدل میں ہی رہنا چاہیئے۔ کاشن
ملتے ہی ہم آخری دلدل تک پہنچ جائیں گے۔ اس طرح درے میں موجود

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لوگ بھی مشکوک نہ ہوں گے ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا ۔

" لیکن کاشن ملنے کے کتنی دیر بعد ہمیں کام مکمل کرنا ہو گا ۔ اس بات کا پتہ ہے آپ کو " ۔۔۔۔ جولیا نے کہا ۔

" میرا خیال ہے ۔ آدھا گھنٹہ تو بہر حال لگ جائے گا ۔ ویسے چیف نے تو اس کے متعلق کچھ نہیں بتایا ۔ آخر سیڑھی لگانے اس پر چڑھنے پھر میزائل نصب کر کے واپس آنے میں اتنی دیر تو ضرور لگ ہی جائے گی " ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا ۔

لیکن اس سے پہلے کہ صفدر یا جولیا اس کی بات کا جواب دیتے ۔ اچانک جولیا کی سائیڈ ۔۔۔ بیلٹ سے بندھے ہوئے ایک ڈبے سے مخصوص آوازیں نکلنے لگیں ۔۔۔ یہ جہاز کے ساتھ رابطہ ٹرانسمیٹر تھا ۔ اس کا تعلق جولیا کے ماسک کے ساتھ تھا ۔ اُسے یہ آوازیں سنائی دے رہی تھیں ۔ جولیا نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کی سائیڈ کا بٹن دبا دیا ۔

" ہیلو ہیلو اوور " ۔۔۔۔ جولیا نے اپنی نئی حیثیت والی آواز میں کہا

" مارٹن بول رہا ہوں ۔ مس رام کلی ۔ سر رابرٹ سے بات کرائیں اوور " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے چوہان کی آواز سنائی دی ۔

" او ۔ کے اوور " ۔۔۔۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور پھر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کی سائیڈ سے ایک تار کھینچی اور اُسے بلیک زیرو کی سائیڈ میں موجود ایک چھوٹے سے ڈبے سے منسلک کر دیا ۔ اب بات چیت سر رابرٹ بھی کر سکتے تھے اور جولیا بھی اور دونوں بھی سن سکتے تھے ۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔ رابرٹ سپیکنگ اوور " ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے

ابرٹ کی آواز میں کہا ۔ اس کا لہجہ بے حد باوقار تھا ۔

" سر رابرٹ ۔ میں اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر مارٹن بول رہا ہوں ۔ شعبہ ریسرچ کے ایک اعلیٰ آفیسر تشریف لائے ہیں مسٹر مارگل ف سیکورٹی آفیسر ۔ وہ آپ سے فوری ملنا چاہتے ہیں ۔ آپ جہاز پر پہنچ یں اوور " ۔۔۔۔ مارٹن نے کہا ۔

" میں اہم کام میں مصروف ہوں ۔ اُسے فوری طور پر نہیں چھوڑا جا سکتا ۔ سٹر مارگل سے میری ٹرانسمیٹر پر بات کرا دو اوور " ۔۔۔۔ بلیک زیرو انتہائی کرخت لہجے میں کہا ۔

" بہتر سر اوور " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی ۔

" ہیلو سر رابرٹ ۔ میں چیف سیکورٹی آفیسر شعبہ ریسرچ مارگل بول رہا ہوں اوور " ۔۔۔۔ بھاری آواز والے نے کہا ۔

" یس مسٹر مارگل ۔ کیا بات ہے ۔ جس کے لئے آپ نے مجھے ڈسٹرب کیا ہے اوور " ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا ۔

" سر رابرٹ ۔۔۔ آپ کے نام ایک تار آئی ہے جاک لینڈ سے ۔ جس میں عجیب و غریب کوڈ الفاظ درج ہیں ۔ اور تار کے ساتھ ایک پیغام ہے کہ اس تار کو انتہائی فوری طور پر سر رابرٹ تک پہنچایا جائے ۔ ان کے اپنے ہاتھ میں ٹاپ ایمرجنسی ۔ چنانچہ میں تار لے کر یہاں آیا ہوں اوور " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے مسٹر مارگل نے کہا ۔

" اچھا آپ ایسا کریں کہ تار مسٹر مارٹن کو دے دیں ۔ میں فارغ ہو کر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

واپس آؤں گا تو ان سے لے لوں گا اوور" ـــــ بلیک زیرو نے کہا

"سوری سر رابرٹ۔ مجھے یہی ہدایت ہے کہ تار آپ کے ہاتھوں میں دوں۔ اگر آپ فوری طور پر نہیں آ سکتے تو میں یہاں جہاز پر آپ کا انتظار کروں گا اوور" ـــــ مسٹر مارگل نے کہا۔

"اوکے ـــــ آپ انتظار کریں میں ہاتھ میں موجود کام مکمل کر کے واپس آ رہا ہوں اوور اینڈ آل" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر کا تار نکال دیا۔ دوسری طرف سے بھی رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے جیمز نے بھی اپنی سائیڈ والا ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تار کس نے بھیجی ہے اور کیسی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو بتاؤ کیسی کال تھی" ـــــ صفدر نے پوچھا۔ کیونکہ اُسے کوئی بات سنائی نہ دی تھی اور جولیا نے اُسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ پرویز صاحب۔ یہ ضرور کوئی نیا چکر ہے۔ اگر معاملہ صرف تار کا ہوتا تو پھر اس کے لئے چیف سیکورٹی آفیسر اس قدر اصرار نہ کرتا" صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"بہر حال جو ہو گا دیکھ لیا جائے گا۔ اب اتنا بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کچھ وقت اس لئے لے لیا ہے تاکہ میں آپ کو اس ٹائم میزائل کشتی کو چلانے اور دوسری مشینوں کے متعلق کچھ بتا دوں تاکہ کسی بھی وقت میرے ساتھ کچھ بن جائے تو مشن کی تکمیل میں رکاوٹ نہ آ سکے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو تفصیلات بتانے لگا۔

شاگل واقعی پاگل ہو چکا تھا۔ اس نے پورے ہیڈ کوارٹر کے سامنے اپنے بال نوچ لئے تھے۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے اس قدر بگڑ گیا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے اب کبھی ٹھیک نہ ہو گا۔

"تم سب منہ دیکھتے رہے۔ اور وہ شیطان کے بچے نکل گئے۔ تم نے انہیں روکا کیوں نہیں" ـــــ شاگل نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اندر کی آوازیں باہر سنائی نہ دے رہی تھیں۔ پھر ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ غیر ملکی کون ہیں اور کیا انہیں کرنا ہے یا نہیں" ـــــ ایک اسسٹنٹ نے ہمت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ بڑی چوٹ ہو گئی۔ اوہ وہ ہاتھ آ کر نکل گئے۔ کاش میں ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیتا۔ اوہ" ـــــ شاگل نے چوٹ کھائے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوئے سانپ کی طرح سر کو ادھر اُدھر پٹختے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت
ہیڈ کوارٹر کے بڑے صحن میں کھڑا تھا۔ اور اس نے چیخ چیخ کر پورے ہیڈ
کوارٹر کو اکٹھا کر لیا تھا۔۔۔ اُسے ہوش بھی خود ہی آیا تھا۔ اور ہوش میں آتے
ہی جب اس کی نظر اپنے ہاتھ میں موجود پرچے پر پڑی جس پر اُلو کی تصویر کے
اوپر شاگل اور نیچے عمران کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ تو بس اس کے دماغ کا فیوز
اڑ گیا۔۔۔ اُسے پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کے بعد اس نے کیا کیا۔ کیا کیا
کہیں۔ یہ تو ہیڈ کوارٹر میں موجود دوسرے عملے کو جو موجود تھا کہ اچانک شاگل
کے بُری طرح چیخنے اور ہیڈ کوارٹر کے برآمدے میں پاگلوں کے سے انداز
میں دوڑتے دیکھ کر وہ سب اپنے اپنے کمروں سے نکل کر اس کے گرد
اکٹھے ہوتے گئے۔۔۔ اور پھر شاگل نے چیخ چیخ کر ان سے غیر ملکیوں کے
متعلق پوچھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ کیا بتا سکتے تھے۔ یہاں تو کئی غیر ملکی آتے
اور جاتے رہتے تھے۔

"سر وہ غیر ملکی کون تھے"۔۔۔ ایک اور اسسٹنٹ نے ڈرتے
ڈرتے پوچھا۔

"تمہارے باپ تھے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔۔۔ جاؤ"۔۔۔ شاگل
نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب کان دبائے واپس اپنے
اپنے کمروں کی طرف لوٹ گئے۔

شاگل اب اپنے آپ کو کسی حد تک سنبھال چکا تھا۔ وہ تیز تیز قدم
اٹھاتا سیدھا اپنے دفتر میں آیا۔ اس نے سیکورٹی والوں کو اس کمرے
میں موجود اپنے بے ہوش ساتھیوں اور میک اپ ماسٹر کو ہوش میں لانے
کا کہہ دیا تھا۔

شاگل اپنی کرسی پر بیٹھا بے چینی کے عالم میں اپنی مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔
وہ دانت پیستا۔ کبھی دانتوں سے ہونٹ کاٹتا۔ واقعی اس کا ذہن
ت ہو چکا تھا۔۔۔ اُسی لمحے اُسے پرچے کا خیال آیا جو ہوش میں آنے
بعد اس کے ہاتھ میں نظر آیا تھا۔ اس نے جلدی سے جیب میں
والا پرچہ جیب میں موجود تھا۔ نجانے کس جذبے کے تحت اس
سے جیب میں ڈال لیا تھا۔

"میں تمہیں کتے کی موت ماروں گا عمران۔۔۔ کتے کی موت"
نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور پھر پرچے کو چیر پھاڑ کر ردی کی
میں ڈال دیا۔

اُسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو اس نے رسیور
یا۔

"شاگل سپیکنگ"۔۔۔ شاگل نے زخمی لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے ابھی تک تم شاگل ہی ہو پاگل نہیں ہوئے۔ پرچہ ملا
یا"۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی
دی۔

اور شاگل عمران کی آواز پہچانتے ہی ایک جھٹکے سے یوں کرسی سے اٹھ
یا جیسے عمران اس کے سامنے خود آ گیا ہو۔

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ احمق۔ الو۔ میں تمہیں کتے کی موت ماروں گا"
نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"احمق اور الو کی موت تو احمق اور الو کی طرح ہی آ سکتی ہے تمہاری
نہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکتے۔ کاش اس وقت مجھے ذرا
یقین ہو جاتا تو میں دیکھتا کہ....." ——— شاگل غصے کی شدت سے
فقرہ ہی نہ پورا کر سکا تھا۔

"شانتی شانتی۔ دھیرج دھیرج۔ پاگل صاحب۔ اب اتنا بھی پاگل
کی ضرورت نہیں۔ بھلا نے لوگ آئینہ دیکھ کر کیوں پاگل ہو جاتے ہیں
پر چہ تو آئینہ تھا ——— اچھا خیر چھوڑو۔ یہ بتاؤ اب کیا ارادے ہیں"
عمران نے کہا

اور شاگل چند لمحے تو خاموش کھڑا رہا۔ شاید وہ اپنی ذہنی حر
کو معمول پر لا رہا تھا۔ پھر اس نے جلدی سے ٹیلی فون کے نیچے لگے
ایک بٹن دبا دیا۔

"تم ——— تم یہاں کیوں آئے ہو" ——— شاگل نے ہونٹ
ہوئے کہا۔

"سیاح کس لئے آتے ہیں۔ ہم نے سنا تھا کہ کافرستان میں
غریب قسم کے جانور نظر آتے ہیں۔ ابھی تو ایک ہی نظر آیا ہے"
عمران نے ہنستے ہوئے اس پر چوٹ کی اور شاگل بھی غصے سے
کھا کر رہ گیا۔

"سنو عمران ——— جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر
کرتا ہے۔ تمہاری بھی موت آئی ہے کہ تم کافرستان آ گئے
بار تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ ہرگز نہیں جا سکتے" ——— شا
غراتے ہوئے کہا۔

"تو میں نے کب تمہیں مشورہ دیا تھا شہر جانے کا۔ باقی رہی

برحق ہے۔ جب آتی ہے تو پھر کوئی اُسے روک نہیں سکتا۔ میں نے
ن فون اس لئے کیا ہے کہ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ درہ بکرما کو
وک جاتی ہے اس پر کوئی اچھے کھانے پکانے والا ہوٹل بھی ہے۔
مل میرا پیٹ آج کل خراب ہو رہا ہے" ——— عمران نے کہا۔
بکواس مت کرو۔ میں جانتا ہوں تم مجھے چکر دینے کی کوشش
ہے ہو۔ لیکن کان کھول کر سن لو....." ——— شاگل نے چیختے
ے کہا۔

"ارے ارے ٹھہرو۔ مجھے کان تو کھولنے دو۔ ارے"
ت عمران نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے
ٹی گھٹی چیخ نکلی اور پھر رابطہ ختم ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایسی
ں بھی سنائی دی تھیں جیسے کچھ لوگ اُسے زبردستی قابو کر رہے ہوں۔
گل نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھا ——— اس کا
رت سے کھل اٹھا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے بٹن دباتے ہی
ارٹر کی ایکس چینج پر بیٹھا ہوا آپریٹر طے شدہ اشارہ سمجھ گیا ہو گا۔ اور
نے عمران کا نمبر ٹریس کر کے سرچنگ سیکشن کو وہاں بھیج دیا
گا ——— اور آخری آوازوں سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ عمران ان کے
پھنس چکا ہے۔ اس نے یہی سوچتے ہوئے جلدی سے انٹرکام کا
ر اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

یس شرما رام سرچنگ ڈیپارٹمنٹ" ——— دوسری طرف سے
واز سنائی دی۔

شاگل سپیکنگ۔ شرما میرے فون پر کس نمبر سے بات ہو رہی تھی۔ جسے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سرچ کرنے کے لئے تم نے آدمی بھیجے ہیں"۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"آپ کے نمبر پر بات۔۔۔ جناب مجھے کیا معلوم۔ میں کیسے بتا سکتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے سرچنگ شعبے کے انچارج شرما نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو۔۔۔ تو کیا تمہیں آپریٹر نے کوئی نمبر نہیں بتایا۔ اور تم نے پارٹی اس بات کرنے والے کے پیچھے نہیں بھیجی"۔۔۔ شاگل کی آواز اس قدر حیرت تھی کہ جیسے اُسے شرما کی بات کا یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"نہیں جناب۔ مجھے تو آپریٹر کی طرف سے کوئی کال نہیں ملی"۔ شرما نے جواب دیا۔

اور شاگل نے یوں انٹرکام کا رسیور پٹخا جیسے کوئی باکسر شکست خوردہ حریف پر آخری مکہ لگا کر اپنی واضح جیت کا اعلان کرے۔ اس نے جلدی سے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔۔۔ اس بٹن کے دبتے ہی ٹیلی فون کا کنکشن براہ راست ایکس چینج سے ہو جاتا تھا۔ ورنہ عام حالات میں یہ فون ڈائریکٹ

"آپریٹر سپیکنگ سر"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"تم کس وقت سے ڈیوٹی پر ہو"۔۔۔ شاگل نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"پچھلے دو گھنٹوں سے جناب"۔۔۔ آپریٹر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں میرے فون سے ٹریسنگ کال نہیں ملا تھا"۔۔۔ شاگل نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"ٹریسنگ کال۔۔۔ نہیں جناب بالکل نہیں"۔۔۔ آپریٹر نے ڈرے ہوئے انداز میں کہا۔

اور اُسی لمحے شاگل کی نظریں ٹریسنگ بٹن پر پڑیں۔ تو اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔

"او۔ کے"۔۔۔ شاگل نے ڈھیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس نے جلدی میں ٹریسنگ بٹن آن کرنے کی بجائے ٹیپ آن کر دیا تھا۔ اور اس سے یہ ہوا ہو گا کہ کال خود بخود ٹیپ ہو گئی ہو گی۔ بس۔۔۔ اب اُسے اپنی حماقت پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ اُسی لمحے اسے خیال آیا کہ اگر سرچنگ پارٹی وہاں نہیں پہنچی تو پھر کن لوگوں نے اس سے رابطہ کیا ہے۔ کیا کوئی اور گروپ بھی حرکت میں ہے۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے فون کے نیچے لگے ہوئے سارے بٹن آف کئے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس الیون تھرٹی فرام بگرون"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"شاگل سپیکنگ اوور"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔۔۔ حکم سر"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"کوئی مشکوک بات یا کوئی اور رپورٹ"۔۔۔ شاگل نے کرخت لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ سب او۔ کے ہے۔ نہ ہی کوئی مشکوک آدمی ادھر آیا ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور نہ ہی کوئی مشکوک کار اب تک ادھر سے گزری ہے"۔۔۔۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔۔۔۔ اب تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے
کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ یہاں پہنچ چکا ہے۔ اور
کے ایک آدمی سے یہ بات سنی گئی ہے کہ وہ درہ بکرما کی طرف جانے والی
سڑک کے بارے میں بات کر رہا تھا"۔۔۔۔ شاگل نے بات کو مروڑ
توڑ کر کہا۔

"اوہ۔۔۔ ہم پہلے ہی ہوشیار ہیں۔ اب اور بھی زیادہ محتاط ہو
گے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو سکتا ہے میں خود بھی وہاں آؤں۔ بہرحال انتہائی
احتیاط کی ضرورت ہے"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔
اس نے درہ بکرما سے جہاں گن کریک موجود تھا۔ کو جانے والی سڑک کے
آخری موڑ پر پہلے ہی ایک خفیہ چیک پوسٹ بنا رکھی تھی۔ جہاں سیکرٹ
سروس کے افراد وافر اسلحہ اور گاڑیوں کے موجود تھے۔۔۔۔ گو اسے یہ
تھا کہ عمران سیدھی بات کرنے والا آدمی نہیں ہے۔ اس لئے اگر اس
درہ بکرما کا نام لیا ہے۔ تو پھر لازماً وہ کسی اور طرف جائے گا۔ درہ بکرما
کم از کم قطعاً نہیں جائے گا۔۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ باتیں اسے کھٹک رہی
تھیں۔ ایک تو یہ کہ گن کریک بہرحال درہ بکرما میں ہی تھی۔ اور ظاہر ہے
عمران کا گروپ وہاں اسی گن کریک کے سلسلے میں ہی آیا تھا۔ اور
بات یہ کہ عمران نے اسے فون کیوں کیا تھا۔۔۔۔ کیا صرف اس لئے کہ
وہ اسے کوئی اشارہ کرنا چاہتا تھا۔ کیا درہ بکرما ایک اشارہ تھا یا

عمران کا مقصد کچھ اور تھا۔ کیونکہ یہ بات وہ بھی جانتا تھا کہ عمران جیسا
آدمی بے وجہ فون کرنے کا رسک لینے والا نہیں ہے۔ اور پھر آخر میں
جملہ یہ سب چکر فی الحال اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔۔۔۔ اس لئے اس
نے احتیاطاً چیک پوسٹ والوں کو ہوشیار کر دیا تھا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا اور مخنی سا آدمی اندر داخل ہوا
آنکھیں آدھی کھلی ہوئیں اور آدھی بند تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے
نیند میں چل رہا ہو۔ اسے دیکھتے ہی شاگل چونک پڑا۔

"اوہ جمنا تم اور یہاں"۔۔۔۔ شاگل نے بری طرح چونکتے ہوئے

جمنا اس کا خاص مخبر تھا۔ انتہائی عیار۔ ذہین۔ چالاک۔ وہ جب
تھا کوئی خاص خبر ہی لے آتا تھا۔ اس لئے جمنا کو اس پراسرار انداز
میں آتے دیکھ کر شاگل چونک پڑا تھا۔

"پاکیشیا کے علی عمران کو پکڑنا ہے آپ نے"۔۔۔۔ جمنا کے
منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے کسی گڑیا کو دبانے سے سیٹی کی آواز نکلتی ہے۔

"وہ علی عمران کہاں ہے۔ تم نے اسے کہاں دیکھا"

جمنا کے منہ سے علی عمران کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ اس وقت علی عمران اور اس کے
ساتھی کہاں ہیں۔ لیکن باس۔ کافی عرصے سے کوئی مطلب کی خبر نہ ملی
اس لئے باس خاصا مقروض ہو گیا ہوں"۔۔۔۔ جمنا نے دانت
نکالتے ہوئے کہا۔

"کتنے گنا چاہتے ہو۔ جلدی نکالو کارڈ"۔۔۔۔ شاگل نے چیختے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوئے کہا۔

اور جمنا نے جلدی سے جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کے
رکھتے ہوئے کہا۔

"باس کم از کم ڈبل تو کر دیں" ——— جمنا کا لہجہ عاجزانہ

"ارے ڈبل ——— تم ڈبل کہہ رہے ہو۔ میں تین گنا معاوضہ کر
ہوں۔ اگر تم خود اپنے منہ سے ڈبل نہ کہتے تو شاید میں پچاس گنا لکھ
شاگل نے جلدی سے کارڈ پر تین کا ہندسہ لکھ کر اس کے گرد دائرہ
اور اپنے دستخط کر کے تاریخ ڈال دی ——— پرائیویٹ مخبروں کا
ملنے کا یہی طریقہ کار تھا۔ نی مخبری ریٹ مقرر تھے۔ لیکن خبر کی اہمیت
کے مطابق آفیسر مجاز اس ریٹ کو بڑھا سکتا تھا۔ اور تین گنا کا
تھا کہ اب فکس ریٹ سے جمنا کو تین گنا زائد معاوضہ ملے گا۔ اس
کی ادھ کھلی آنکھیں اب نہ صرف پوری طرح کھل گئی تھیں بلکہ پھٹنے
قریب ہو گئی تھیں ——— کارڈ پر تین گنا اضافہ اور وہ بھی شاگل
آدمی کے ہاتھ سے۔ جس نے زندگی میں کبھی ڈبل معاوضہ نہ کیا
جمنا کا دماغ ہی گھوم گیا تھا۔ اب اُسے کیا معلوم کہ اس وقت شا
ذہنی کیفیت کیا تھی ——— اس کیفیت میں تو عمران کا پتہ دینے
کو تو شاید وہ سونے میں تول دینے سے بھی گریز نہ کرتا۔ تین گنا
تو کوئی حیثیت ہی نہ رکھتا تھا۔

"بولو جلدی بولو۔ کہاں ہے عمران اور اس کے ساتھی"
شاگل نے کارڈ واپس جمنا کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں ابھی تھوڑی دیر پہلے ساسان روڈ کے قریب

گزر رہا تھا کہ ایک پبلک فون بوتھ کے پاس سگریٹ سلگانے کے لئے
رک گیا۔ اور جناب یہ فون بوتھ اوپر سے ٹوٹا ہوا تھا۔ اس لئے اندر
سے آواز سنائی دے رہی تھی ——— چونکہ میں فون بوتھ کے عقب
میں تھا۔ اس لئے نہ ہی اندر موجود آدمی مجھے دیکھ سکتا تھا اور نہ میں اُسے۔
لیکن میں آواز بخوبی سن رہا تھا۔ اور جناب جب میں نے آواز سنی اور
بات چیت سنی تو میں اچھل پڑا ——— یہ آواز پاکیشیا کے علی عمران کی
تھی۔ میں اُسے اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ اس پر میں چونک پڑا۔ اُسی لمحے
اندر سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کچھ لوگوں نے عمران پر حملہ کر دیا ہو
میں حیران رہ گیا۔ کیونکہ میرے سامنے تو کوئی اور اندر داخل نہ ہوا تھا۔
ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ بوتھ کا دروازہ کھلا اور عمران کے قد و قامت
جیسا غیر ملکی شخص مسکراتا ہوا باہر آیا اس کا حلیہ اور تھا ——— لیکن وہ سو
فیصد عمران تھا۔ میں عقب میں ہو گیا۔ عمران فون بوتھ سے نکل کر اطمینان
سے چلتا ہوا ملحقہ کیفے میں داخل ہوا۔ میں اس کے پیچھے گیا تو وہ اس کیفے
کے عقبی دروازے سے دوسری سڑک پر آ گیا ——— اور پھر وہ ایک
ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ میں اس وقت اس کے قریب سے گزرا تو میں نے
عمران کو ٹیکسی ڈرائیور کو داراب کالونی جانے کا کہتے خود سنا۔ ٹیکسی جب
کافی دور چلی گئی تو مجھے محکمہ کی ایک ٹیکسی نظر آ گئی ——— میں اس ٹیکسی کے
ذریعے شارٹ کٹ کرتا ہوا داراب کالونی پہنچ گیا۔ وہاں تھوڑی دیر بعد
عمران کی ٹیکسی پہنچ گئی۔ عمران نے ٹیکسی پہلے چوک پر رکوائی اور ٹیکسی کے
جانے کے بعد وہ پیدل چلتا ہوا آگے بڑھا ——— میں ایک طرف بیٹھا
اسے دیکھتا رہا اور جناب پھر وہ کوٹھی نمبر پچیس میں داخل ہو گیا۔ میں عمران

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کی عادت جانتا ہوں۔ میں نے سوچا کہ کہیں اُسے تعاقب کا علم ہو گیا ہو۔ اور وہ مجھے ڈاج دے رہا ہو۔ اس لئے میں نے اپنے مخصوص آلے چیکنگ ماسٹر سے اندر کی آوازیں سنیں تو باس وہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے ——— جنہیں عمران۔ کیپٹن شکیل۔ ٹائیگر۔ صدیقی خاور کہہ کر پکار رہا تھا۔ اور جناب انہوں نے پروگرام بنایا ہے کہ وہ ایک فوجی جیپ میں فوجیوں کا میک اپ کر کے یہاں سے چلیں گے۔ اور جناب بیگم روڈ سے گزر کر وہ چھوٹی پہاڑی کراس کر کے درہ بکرماے علاقے میں داخل ہوں گے ——— اس کے بعد عمران کسی کو اجنبی زبان میں فون کرنے لگا۔ تو میں نگرانی کے لئے اپنے اسسٹنٹ کو بلانے چلا گیا۔ میں نے کیفے میں سے فون کر کے اُسے بلایا اور پھر اُسے لے کر وہاں کوٹھی پہنچا ——— اور اب اُسے وہاں نگرانی کے لئے چھوڑ کر یہاں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں" ——— جمنا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور جیسے جیسے جمنا تفصیل بتاتا جا رہا تھا شاگل کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

"ہوں۔ دارا اب کالونی کوٹھی نمبر پچیس ٹھیک ہے میں اسے راکھ کا ڈھیر بنا دوں گا ——— شاگل نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تقریباً دوڑتا ہوا بیرونی دروازہ کراس کر کے باہر نکل گیا۔ جمنا اس انداز میں جاتا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ آج تو شاگل کا ہر انداز نرالا تھا۔ اس نے کندھے جھٹکے اور اپنے کارڈ کو کھول کر دیکھنے لگا۔ تین کا ہندسہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں تین گنا چمک ابھر آئی تھی۔ تین گنا معاوضے کا مطلب تھا۔ لمبی عیش۔

نیلے رنگ کی مینڈک نما کشتی اچھلتی ہوئی گلمرگ کھاڑی سے ملحقہ دلدل کے آخر میں پہنچی۔ اور پھر گلمرگ کھاڑی میں کھڑے جہاز میں سے ایک لٹکتی سیڑھی پھسلتی ہوئی ٹھیک دلدل کے اختتام پر خشک زمین کے ساتھ آ کر لگ گئی ——— اور بلیک زیرو اُسی طرح خلائی لباس پہنے اس سیڑھی پر چڑھ گیا۔ دوسرے لمحے سیڑھی تیزی سے فولڈ ہوتی ہوئی واپس جہاز تک پہنچ گئی۔ اور اس طرح بلیک زیرو چند ہی لمحوں میں کشتی سے جہاز پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ——— وہ پہلے ایک خاص کمرے میں گیا۔ وہاں اس نے مخصوص لباس اتار کر ایک طرف رکھا اور پھر اپنے اصل عام لباس میں باہر آ گیا۔ کمرے کے باہر نعمانی موجود تھا۔

"کیا پوزیشن ہے" ——— بلیک زیرو نے نعمانی سے پوچھا۔

"ایک صاحب اندر چوہان کے پاس بیٹھے ہیں۔ چیف سیکورٹی آفیسر کا کارڈ ان کے پاس ہے" ——— نعمانی نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"باہر کی چیکنگ کر لی ہے کوئی مشکوک آدمی تو موجود نہیں"
بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں ——— میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ اکیلا ہی کار میں آیا ہے۔ اور کوئی آدمی نزدیک موجود نہیں ہے۔ کار بھی سرکاری ہے"
نعمانی نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے جواب دیا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ نعمانی دوسری طرف مڑ گیا جب کہ بلیک زیرو دفتر والی راہداری میں داخل ہوا ——— اور پھر دفتر کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ اندر دفتر میں چوہان کے ساتھ ایک لمبا تڑنگا اور خاصے سڈول جسم کا مالک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سلیٹی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کی بغل میں ریوالور کا ابھار موجود تھا۔ اور چہرے پر خاصی سخت گیری تھی ——— بلیک زیرو کے اندر داخل ہوتے ہی چوہان احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ تو وہ آدمی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ غور سے بلیک زیرو کو دیکھ رہا تھا۔ جو اس وقت سر رابرٹ کے میک اپ میں تھا۔

"سر رابرٹ۔ یہ چیف سیکورٹی آفیسر ہیں" ——— چوہان نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام مارگل ہے۔ اور میں شعبہ ریسرچ میں چیف سیکورٹی آفیسر ہوں" ——— نوجوان نے خشک لہجے میں اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جی دیکھیے کہاں ہے وہ تار" ——— سر رابرٹ نے بھی جواب میں سرد لہجہ ہی اپنایا اور وہ بڑے وقار سے کرسی پر بیٹھ گئے۔

"جناب یہ کاغذ دیکھئے۔ آپ کو میرے ساتھ ہیڈ کوارٹر چلنا ہو گا۔ تار وہیں موجود ہے۔ اور جناب سیکرٹری وزارت سائنسی ریسرچ آپ

ملاقات کریں گے" ——— نوجوان نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا۔ سیکرٹری سے ملاقات کرنی ہو گی۔ یہ کیا بکواس ہے۔ میں اس قدر اہم کام میں مصروف ہوں اور تم اسے مذاق سمجھ رہے ہو" ——— بلیک زیرو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں تو صرف حکم کی تعمیل کر رہا ہوں جناب" ——— نوجوان نے سرد لہجے میں کہا۔

بلیک زیرو نے کاغذ کھولا تو چونک پڑا۔ خط آصف خان کی طرف تھا۔ اس میں اس نوجوان کے ساتھ آنے کی تاکید کی تھی۔ اور ساتھ آصف خان کا مخصوص کوڈ بھی درج تھا ——— یعنی ناٹران کا مخصوص کوڈ اور ظاہر ہے اب کسی شبہ کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ مارگل یقیناً ناٹران ہی تھا۔ اور کسی خاص وجہ سے ناٹران نے اسے بلایا تھا۔

"ٹھیک ہے چلو" ——— بلیک زیرو نے کاغذ تہہ کر کے جیب میں رکھتے ہوئے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور چوہان حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"جناب میں ....." ——— چوہان نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ یہ خط آصف خان کی طرف سے ہے"
بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو اس نوجوان کے ساتھ کار میں بیٹھا سمندر کی طرف سے شہر کی طرف جانے والی سڑک پر سفر کر رہا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"کیا تم آصف خان کے آدمی ہو" ـــــ بلیک زیرو نے مارگل مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں ان کا ماتحت ہوں جناب" ـــــ مارگل نے گردن موڑ خشک لہجے میں جواب دیا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک عمارت کے داخل ہوئی۔ وہاں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے۔ مارگل میں بلیک زیرو چلتا ہوا ایک کمرے کے دروازے پر پہنچا۔

"اندر تشریف لے جائیے جناب ـــــ باس آپ کا انتظار ہیں" ـــــ مارگل نے دروازے پر پہنچ کر رکتے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اندر کمرے اندھیرا تھا جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔ دروازہ اس کی پشت پر بند اور دوسرے لمحے چٹ کی آواز سے کمرہ روشن ہو گیا۔ اور پھر بلیک روشنی ہوتے ہی بے اختیار اچھل پڑا ـــــ جو شخصیت اس کے سا موجود تھی۔ اس کی موجودگی کا تو وہ زندگی میں کبھی تصور بھی نہ کر سکتا کمرے میں چاروں طرف مشین گنوں سے مسلح تقریباً دس افراد موجو بلیک زیرو کے سامنے سر رابرٹ موجود تھے ـــــ وہی سر ر جس کا میک اپ اس نے کر رکھا تھا۔ سر رابرٹ کے ساتھ ایک ا آدمی اور بھی موجود تھا جس کی تیز نظریں بلیک زیرو پر جمی ہوئی تھیں۔

"خوش آمدید نقلی سر رابرٹ ـــــ یہ ملٹری انٹیلی جنس کرنل سنڈاری ہیں اور تم اس وقت ملٹری انٹیلی جنس کے نرغے ہو" ـــــ سر رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے حقیقت میں اس کے پیروں تلے سے زمین کھسک رہی ہو۔ ابھی وہ حیرت سے کھڑا سر رابرٹ اور کرنل سنڈاری کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کے سر کی عقبی طرف ایک زوردار ضرب لگی ـــــ اور بلیک زیرو جو شدید حیرت کی وجہ سے بت بنا کھڑا تھا اچھل کر منہ کے بل زمین پر گرا۔ اور دوسرے لمحے دو افراد نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اُسے قابو کیا اور پھر پلک جھپکنے میں اس کے دونوں ہاتھوں کو پشت کی طرف کر کے کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی گئی۔

"اب اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دو۔ پہلے اس کی تلاشی لے لو" کرنل سنڈاری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر بلیک زیرو کو اٹھا کر ہال کی ایک دیوار کے ساتھ موجود لوہے کی کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ دوسرے لمحے لوہے کی کرسی کے بازوؤں سے لوہے کے راڈ نکل کر آپس میں مل گئے ـــــ اور اب بلیک زیرو کا تھا جسم بھی ان لوہے کے راڈز میں جکڑا گیا۔ اب وہ پوری طرح بے بس ہو چکا تھا۔ اس کی تلاشی بھی لی گئی تھی۔ لیکن ظاہر ہے اس کے پاس کوئی اسلحہ تھا ہی نہیں جو برآمد ہوتا۔

"اب اس نقلی آصف خان کو بھی لے آؤ" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔ اور دو آدمی خاموشی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بے ہوش آدمی کو کندھوں پر اٹھائے واپس آئے اور انہوں نے اسے بھی بلیک زیرو کے ساتھ دوسری کرسی پر بٹھا کر اُسی طرح جکڑ دیا ـــــ یہ آصف خان تھا۔ ظاہر ہے اصل میں ناٹران تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ایکسٹو کا کافرستان میں چیف ایجنٹ۔

بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی سمجھ میں یہ سارا چکر نہ آ رہا تھا۔ اُسے تو یہی بتایا گیا تھا کہ ناٹران نے اصلی سر رابرٹ کو ہلاک کر دیا تھا لیکن اب یہ سر رابرٹ کہاں سے آ گیا تھا ——— اور پھر ناٹران کی یہ پوزیشن اس کا خط اور مخصوص کوڈ۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ کرسی پر خاموش بیٹھا تھا۔ سر پر لگنے والی ضرب کی وجہ سے اس کے سر میں درد کی تیز لہریں اٹھ رہی تھیں ——— لیکن سچویشن ہی ایسی بن گئی تھی کہ اُسے درد کی طرف متوجہ ہونے کی ذہنی فرصت ہی میسر نہ تھی۔

"ہاں تو نقلی سر رابرٹ۔ اب تم بتاؤ کہ دراصل تم کون ہو"

سر رابرٹ نے آگے بڑھ کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اصلی سر رابرٹ تو میں ہوں۔ لیکن تم میرے میک اپ میں کون ہو۔ اور سنو ——— میں حکومت کافرستان کی خصوصی درخواست پر کام کر رہا ہوں۔ کافرستان کے اپنے فائدے کے لئے۔ اگر مجھے نقصان پہنچایا گیا تو پھر کافرستان ہمیشہ کے لئے ڈوب جائے گا"

بلیک زیرو نے سر رابرٹ کے ہی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ——— خاصے ڈھیٹ قسم کے آدمی ہو۔ سنو تمہارے آدمیوں نے مجھے اغوا کر کے قید کر دیا تھا۔ لیکن تمہارے آدمیوں سے بھول ہو گئی۔ انہوں نے مجھے ایک ویران جگہ پر قید کر کے خود غافل ہو گئے ——— میں صرف سائنسدان ہی نہیں ہوں۔ بلکہ خطرناک حالات سے نمٹنے کی بھی پوری صلاحیتیں رکھتا ہوں۔ کیونکہ بعض اوقات مجھے انتہائی خطرناک علاقوں میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ان مخصوص صلاحیتوں

وجہ سے میں تمہارے آدمیوں کو ختم کر کے قید سے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور تمہارے دو آدمیوں کی لاشیں اُسی طرح ویرانے میں میری جگہ قید پڑی ہوں گی ——— لیکن اب مجھے کسی سرکاری آدمی پر اعتبار نہ رہا تھا۔ کرنل سنڈاری سے میرے ذاتی تعلقات تھے۔ چنانچہ میں نے کرنل سنڈاری سے رابطہ قائم کیا۔ کرنل سنڈاری نے خفیہ تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ سر رابرٹ کی نگرانی میں گلمرگ کھاڑی کے قریب زہریلی دلدلوں میں باقاعدہ کام ہو رہا ہے اور سر رابرٹ وہاں موجود ہیں ——— اس سے کرنل سنڈاری کھٹک گئے۔ چونکہ وہ کاڈائریکٹر جنرل ملک سے باہر تھا۔ اور میں نے انہیں بتایا کہ چیف منسٹر پیٹر آصف خان نے ان کے ساتھ تمام بات چیت مکمل کی تھی۔ اس لئے کرنل سنڈاری نے خفیہ طور پر آصف خان کے متعلق تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ آصف خان بھی نقلی آدمی ہے ——— لیکن اس پر ظاہر نہ کیا۔ بلکہ پرائم منسٹر کی طرف سے ٹیلی فون پر آصف خان کو یہ ہدایت کی کہ وہ سر رابرٹ کو بلا کر ان کے سیکرٹری سے ملاقات کا بندوبست کرے ——— ہمارا مقصد صرف یہ تھا کہ یہاں تک پہنچنے سے پہلے کسی کو یہ نہ ہو سکے کہ اصلی سر رابرٹ سامنے آ چکا ہے۔ چنانچہ خط جاری کرتے ہی آصف خان پر قابو پا لیا گیا اور پھر اسی خط کے ذریعے تم یہاں پہنچ گئے" ——— سر رابرٹ نے پوری تفصیل سے ساری کہانی بیان کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم اصلی سر رابرٹ ہو۔ مجھے تو مجرم نظر آ رہے ہو" ——— بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کون اصلی ہے اور کون نقلی"
سر رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اُسی لمحے کرنل سنڈاری نے اپنے ساتھ کھڑے ہوئے ایک مسلح آدمی کو اشارہ کیا اور وہ تیزی سے کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھا ـــــ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک جدید قسم کا میک اپ واشر نکالا اور پھر اس میک اپ واشر سے واقعی چند ہی بعد بلیک زیرو اور ناٹران اپنی اصل شکل میں کرسیوں پر موجود تھے۔ ناٹران کا میک اپ صاف ہوتے وقت اُسے بھی ہوش آ گیا تھا۔ اور اب وہ آنکھیں پھاڑے سب کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے اُسے صورت حال سمجھ میں نہ آ رہی ہو۔

"اب بولو نقلی سر رابرٹ تمہارا اصل مشن کیا تھا" ـــــ کرنل سنڈاری نے آگے بڑھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

بلیک زیرو خاموش رہا۔ ظاہر ہے سچوئشن ہی ایسی ہو گئی تھی کہ کیا جواب دیتا۔

"کرنل سنڈاری ـــ جہاز میں اور کشتی میں باقی افراد بھی یقیناً کے ساتھی ہی ہوں گے۔ ورنہ یہ اکیلے کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لئے پہلے سارے گینگ کو پکڑنا چاہیئے۔ پھر ان سے پوچھ گچھ ہو۔ ایسا نہ کہ انہیں اس نقلی سر رابرٹ کے پکڑے جانے کی خبر ہو جائے وہ جلد بازی میں کوئی نقصان کر دیں" ـــــ سر رابرٹ نے کہا۔

"میں احکامات دے دیتا ہوں" ـــــ کرنل سنڈاری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"احکامات دینے سے بات نہیں بنے گی۔ مجھے یہ کوئی بین الاقوامی مجرم ہوتے ہیں۔ ہمیں ان کا طریقہ کار انہی پر الٹ دینا چاہیئے" سر رابرٹ نے کہا۔ وہ اس وقت معدنیات کے ماہر کے ساتھ ساتھ فوجی کے بھی ماہر نظر آ رہے تھے۔

"وہ کیسے سر رابرٹ" ـــــ کرنل سنڈاری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایسا ہے کہ میں تمہارے ساتھ جہاز پر جاتا ہوں۔ چونکہ انہیں علم ہے کہ ان کا ساتھی نقلی سر رابرٹ ٹریس ہو چکا ہے۔ اس لئے اپنا ساتھی ہی سمجھیں گے ـــــ میں ان سب کو جہاز پر اس طرح اکٹھا کروں گا کہ وہ آسانی سے قابو میں آ سکیں۔ تم اس نقلی سر رابرٹ اور آصف خان کو جہاز پر لے آنا۔ اور اپنے باقی ساتھیوں کو بھی جہاز پر ـــــ اس کے بعد تمہارے ساتھی جو مسلح ہوں گے انہیں قابو میں آ جائیں گے پھر ان سب سے اکٹھی ہی پوچھ گچھ ہو جائے گی۔ اس طرح وہ نقصان پہنچائے بغیر قابو میں بھی آ جائیں گے" ـــــ سر رابرٹ نے تفصیل سے آئندہ اقدامات کا خاکہ بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ ـــ ویری گڈ سر رابرٹ آپ کو تو سیکرٹ سروس کا چیف ہونا چاہیئے" ـــــ کرنل سنڈاری نے بڑے تعریف بھرے لہجے میں کہا۔

اور سر رابرٹ مسکرا دیئے۔

اور اس کے بعد سر رابرٹ کی ہدایات پر عمل شروع ہو گیا۔ اور بلیک زیرو دل ہی دل میں قدرت کی اس امداد پر ہنس دیا۔ اب

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سچویشن بدل دینے کا چانس مل سکتا تھا۔ جب کہ یہاں کرسی میں جکڑ
جانے کے بعد وہ تو اپنا جسم تک ہلانے کے قابل نہ رہا تھا۔ اس
نے بھی دل ہی دل میں سچویشن بدلنے کے لئے ایک منصوبہ پر عمل
کا سوچ لیا تھا ـــــ اس لئے وہ مطمئن تھا کہ کم از کم کچھ نہ کرنے
سے کچھ کر لینے کا موقع تو ملے گا۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو داداب کالونی کی کوٹھی میں بھیجنے کے بعد
خود قریب ہی موجود ایک سپر سٹور میں داخل ہو گیا۔ اس نے وہاں سے
اپنے آئندہ اقدامات کے لئے کچھ چیزوں کی خریداری کی ـــــ اور پھر اس
سامان کو اس نے داداب کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس میں کرنل زمان کو بھیجنے کا
کہہ دیا۔ اس سپر سٹور میں سامان گھر تک پہنچانے کی سہولت ترقی یافتہ
ملکوں کے سپر سٹورز کی طرح موجود تھی ـــــ سامان خاصا وزنی اور پھیلاؤ
والا تھا۔ اس لئے عمران نے سوچا کہ وہ اسے کہاں ساتھ اٹھائے پھرے
گا۔ معمولی سے مزید چارجز دینے کے بعد سامان خود بخود پہنچ جائے گا۔
سامان کی ادائیگی کرنے کے بعد وہ سٹور سے باہر آیا ـــــ اور پھر ایک
سائیڈ روڈ پر سے ہوتا ہوا ایک نئی سڑک پر پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
اسے ایک کیفے کے ساتھ پبلک فون بوتھ نظر آیا تو اس میں داخل ہوا
اور اس نے شاگل کے نمبر ملائے وہ دراصل شاگل کو اپنے پیچھے چلنے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کے لئے کلیو دینا چاہتا تھا۔ تاکہ شاگل اس کے ساتھ ہی الجھا رہے۔ اب اگر شاگل کو کوئی کلیو نہ ملتا تو پھر عمران کا مقصد فوت ہو جاتا۔ اور اُسے شاگل کی ذہانت سے اتنی امید نہ تھی کہ وہ از خود عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق کوئی کلیو ڈھونڈھ لے گا ـــــ چنانچہ شاگل سے بات چیت میں اس نے درّہ بکرما کو جانے والی سڑک کا حوالہ شاگل کو جان بوجھ کر دیا اور آخر میں اس نے جان بوجھ کر ایسا تاثر دیا جیسے اس پر کسی پارٹی نے حملہ کر دیا ہو ـــــ اس طرح وہ شاگل کو ذہنی طور پر مزید الجھانا چاہتا تھا۔ چنانچہ یہ تاثر دے کر وہ مسکراتا ہوا فون بوتھ سے نکلا اور پھر ایک کیفے کے عقبی دروازے سے نکل کر اس نے دوسری سڑک پر سے ٹیکسی انگیج کی ـــــ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ جلد یا بدیر شاگل اس فون بوتھ کا پتہ چلا لے گا۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ اس ٹیکسی کو بھی ڈھونڈ نکالے اور اس طرح داراب کالونی والی کوٹھی کا کلیو اُسے مل جائے۔

کوٹھی میں پہنچ کر اُسے معلوم ہوا کہ سپر سٹور کی مخصوص گاڑی سامان پہنچا گئی ہے۔ اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نئے پروگرام کی منصوبہ بندی شروع کر دی ـــــ اس نے شاگل کو تو درّہ بکرما کی طرف جانے والی سڑک کا حوالہ دیا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ شاگل درّہ بکرما کو جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ اس طرف جانے والے اور راستوں کی بھی نگرانی کرائے گا ـــــ کیونکہ عمران جانتا تھا کہ شاگل اس پر مر کر بھی یقین نہ کرے گا کہ عمران نے اُسے جان بوجھ کر صحیح کلیو دیا ہو گا۔ اب اس کا پروگرام ڈائریکٹ گن کریک کے عقبی حصے میں کام کرنے کا تھا۔

کہ اس کے خیال کے مطابق جولیا۔ صفدر اور بلیک زیرو اب زہریلی
ں میں پہنچ چکے ہوں گے۔ اس لئے اب اس مشن کو مکمل کر ہی دینا چاہیئے۔
نچہ اس کا نیا پروگرام یہ تھا کہ وہ ایک فوجی جیپ میں فوجیوں کے روپ
گن کریک کے عقب میں کام کرے گا ـــــ اور اس کے لئے اس
بیگم روڈ سے گزر کر چھوٹی پہاڑی کراس کرتے ہوئے درّہ بکرما کے
قے میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔ گن کریک درّہ بکرما کے علاقے
ہی واقع تھا ـــــ عمران نے یہاں آنے سے پہلے ہی ناٹران کے ذمہ
ستان ملٹری سیکرٹ سروس کے سپیشل چیکنگ گروپ کے شناختی کارڈ
رنل سنڈاری کی طرف سے خصوصی اجازت نامہ تیار کرنے کے لئے
دیا تھا تاکہ گن کریک کے عقب تک پہنچنے میں اُسے زیادہ پریشانی نہ
نی پڑے ـــــ چنانچہ اس نے فون پر ناٹران کے خفیہ نمبر ملائے۔
س سے کوڈ ورڈز میں بات کرنے لگا کیونکہ ناٹران اس وقت
ت خان کے میک اپ میں دفتر میں موجود تھا۔ اور عمران کو خطرہ تھا کہ
ہونے کی وجہ سے ان کی بات چیت کہیں چیک نہ ہو رہی ہو۔ ناٹران
سے بتایا کہ کاغذات تیار ہیں تو عمران نے اُسے یہ کاغذات داراب
ں کی کوٹھی نمبر پچیس میں پہنچانے کے لئے کہہ دیا ـــــ اس کوٹھی کا
بست بھی ناٹران نے ہی کیا تھا۔ اس لئے اس نے شام تک کاغذات
دینے کا وعدہ کیا اور عمران نے مطمئن ہو کر رسیور رکھ دیا۔ عمران
کاغذات کے ساتھ ساتھ ناٹران کو فوجی وردیوں اور ایک ایسی طاقتور
پہنچانے کا بھی کہہ دیا تھا۔ جس پر فوجی رنگ کیا گیا ہو۔ اور ناٹران نے
کا بھی وعدہ کر لیا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اب ہمارا اصل مشن شروع ہوگا دوستو۔ اس لئے تم سب نے
انتہائی ہوشیاری اور مستعدی سے کام کرنا ہے۔ کافرستانی
انٹیلی جنس نے وہاں خاصے حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے۔
لئے معمولی سی کوتاہی بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے ——— عمران نے
کرسی پر بیٹھتے ہوئے باقی ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ایک بار چھڑ چھاڑ ہونے کے بعد ہم وہاں
واپس کیسے نکلیں گے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کی پلاننگ میں نے پہلے ہی کر رکھی ہے۔ گن کر ایک تباہ
ہی میں اپنی سرحد پر موجود ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کو کاشن دوں گا۔ اور
ہم اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے وہاں سے نکل کر اپنی سرحد میں داخل
جائیں گے ——— اور یہ بھی بتا دوں کہ اس ہیلی کاپٹر کو لے کر آنے کی
ڈیوٹی تنویر کی ہے۔ میں کسی فوجی کو درمیان میں نہیں ڈالنا چاہتا
جنگ نہ چھڑ جائے" ——— عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے اب کچھ دیر ہمیں آرام کر لینا چاہیئے۔ تاکہ مشن کے
وقت ہم پوری طرح چاک و چوبند رہیں" ——— کیپٹن شکیل نے کرسی
سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے
ہوئے اور پھر وہ ان کمروں کی طرف بڑھ گئے۔ جدھر آرام کرنے کے لئے
بیڈز موجود تھے ——— اپنے ساتھیوں کے جانے کے بعد عمران کچھ دیر
تو خاموش بیٹھا رہا۔ اور پھر اس نے بھی فی الحال دو تین گھنٹوں کے لئے
آرام کرنے کا ہی پروگرام بنایا۔ اس نے اپنے لئے ایک علیحدہ کمرہ

درکھا ہوا تھا۔ وہ اس کمرے میں آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔ اور اس نے
ین بند کر لیں۔

ابھی اس کے دماغ پر ہلکی سی نیند کا خمار چڑھا تھا کہ اچانک چٹک
ب کی کئی آوازیں اسے سنائی دیں۔ آوازوں سے یوں محسوس ہو رہا
۔ جیسے دور کہیں سائیلنسر لگے ریوالور چل رہے ہوں۔

"واہ قسمت۔ لوگوں کے خواب میں جل پریاں آتی ہیں اور ہمارے
ب میں تو گولیاں ہی چلتی ہیں" ——— عمران نے بڑبڑا کر کروٹ بدلتے
ئے کہا۔ اس نے آنکھیں نہ کھولی تھیں۔ کیونکہ نیند کا خمار بہر حال
ن پر چھایا ہوا تھا۔ ابھی اسے کروٹ بدلے چند ہی لمحے گزرے ہوں
کہ اسے باہر بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں ——— اور عمران
چونک کر آنکھیں کھولیں اسے آنکھیں کھولنے میں خاصی تکلیف ہوئی۔
آنکھیں کھل گئیں۔ اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھنے لگا۔ اس کا
ے سے زیادہ جسم اوپر کو اٹھا لیکن پھر وہ دھڑام سے بستر پر گر گیا۔
جسم اس کے ذہن کا ساتھ نہ دے رہا تھا ——— اور دوسرے لمحے
کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں تو ایک طرف گھڑیال بجنے لگے۔
نے جسم کو سن کر دینے والی مخصوص بو سونگھ لی تھی۔ اور مسئلہ صرف
نگھنے کا ہی نہ تھا ——— بلکہ اس گیس کے اثرات نے اس کے جسم پر
ی طرح قبضہ بھی جما لیا تھا۔ اب وہ بیڈ پر سیدھا اور بے حس و حرکت
وا تھا۔ صرف دیکھ سکتا تھا۔ سوچ سکتا تھا لیکن حرکت نہ کر سکتا تھا۔

اسی لمحے اس کے کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور پھر عمران کی آنکھیں
ہونے کے باوجود حیرت سے پھیلنے لگیں۔ کمرے میں داخل ہونے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

والا شاگل تھا۔ وہی شاگل جسے احمق سمجھ کر عمران نے از خود کلیو د
کے لئے فون کیا تھا۔ اور اب وہ احمق اس کے سامنے موجود تھ
صورت میں کہ اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور ہو چکا تھا۔ شا
چہرے پر گیس ماسک چڑھا ہوا تھا ـــــ لیکن گیس ماسک کے
میں اس کی شکل اور مسرت سے چمکتی ہوئی آنکھیں صاف دکھائی دے
تھیں۔ شاگل کے پیچھے چار اور افراد بھی اندر آ گئے۔ انہوں نے بھی چہ
پر گیس ماسک پہن رکھے تھے ـــــ اور پھر شاگل نے اشارہ کیا تو ان
سے دو نے آگے بڑھ کر عمران کو بیڈ سے اٹھایا اور جس طرح ش
پکڑ کر لے جاتے ہیں اس طرح عمران کو اٹھا کر باہر لے جایا گیا
اُسے لے جانے والے اُسے لے کر سیدھے کوٹھی سے باہر کھڑ
ہوئی ایک بڑی سی ویگن میں پہنچا آئے ـــــ کیپٹن شکیل اور
پہلے سے عمران جیسی حالت میں ویگن میں موجود تھے۔ اور پھر بانی
بھی اُسی طرح آدمیوں کے ہاتھوں میں اٹھے ہوئے ویگن تک پہنچ
اور تھوڑی دیر بعد پانچ مسلح افراد ویگن میں سوار ہوئے ـــــ
ویگن آگے بڑھ گئی۔ شاگل اس ویگن میں نہ تھا۔ ظاہر ہے وہ
جیپ یا کار میں موجود ہو گا۔ عمران ویگن کے فرش پر پڑا ہوا سوچ
تھا کہ آخر شاگل کو اس کوٹھی کا کلیو کیسے مل گیا ـــــ اور پھر شاگل نے
فطرت کے خلاف ڈائریکٹ ایکشن کرنے کی بجائے باقاعدہ منصوبہ
کرتے ہوئے ان پر قابو کیسے پایا۔ بہر حال اب جو ہونا تھا ہو چکا تھا
یہ تھا کہ آگے کیا ہو گا ـــــ اتنا تو بہر حال عمران جانتا تھا کہ شاگل
بھوکے بھیڑیئے کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے گا۔ اس لئے اب وہ

لے وقت کے لئے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کر رہا تھا۔

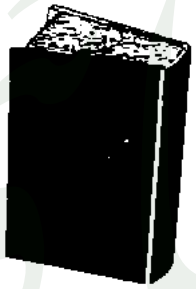

بڑے سے ہال کمرے میں اس وقت خاصی رونق تھی۔
سا زیرو اور اس کا پورا گروپ جولیا۔ صفدر۔ نعمانی اور چوہان کلپ
کرسیوں میں جکڑے ہوئے دیوار کے ساتھ لگی لوہے کے بنچوں پر بیٹھے
ئے تھے ـــــ سر رابرٹ کا منصوبہ بے حد کامیاب رہا تھا۔
صفدر۔ جولیا۔ نعمانی اور چوہان سر رابرٹ کو اپنا ساتھی پرویز سمجھ کر
ں کے داؤ میں آ گئے تھے۔ سر رابرٹ نے جہاز پر جانے سے پہلے
نے منصوبے میں تھوڑی سی تبدیلی کر لی تھی ـــــ بلیک زیرو اور ناٹران
وہ اپنے ہمراہ نہ لے گئے تھے۔ بلکہ وہ خود کرنل سنڈاری اور
زی انٹیلی جنس کے دس مسلح افراد کے ساتھ جہاز میں پہنچے۔ اور انہوں
جولیا۔ صفدر۔ نعمانی اور چوہان کو اکٹھا کر کے کرنل سنڈاری اور
ں کے ساتھیوں کا تعارف کرانے کے بہانے ان سب پر آسانی سے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

قابو پالیا۔ چونکہ وہ سر رابرٹ کی وجہ سے مطمئن تھے اس لئے آ
سے مار کھا گئے۔ اور پھر سر رابرٹ نے خود ہی جہاز اور کشتی کے
سامان کی پڑتال کی ——— چونکہ وہ اپنے سائنسی سامان کے متعلق اچھ
آگاہ تھے۔ اس لئے انہوں نے اس سامان میں موجود ٹائم میزائل کو
طور پر ٹریس کر لیا۔ اور کرنل سنڈاری اس ٹائم میزائل کی کارکر
واقف تھا۔ اس لئے انہیں ساری صورت حال کا بخوبی علم ہو گیا ———
کے بعد وہ انہیں لے کر اس ہال میں پہنچے۔ یہ ہال نما کمرہ ملٹری سیک
سروس کے ہیڈ کوارٹر کا تھا۔ شہری عمارت سے بلیک زیرو اور
کو بھی خصوصی گاڑی میں یہیں منگوا لیا گیا تھا ——— چنانچہ اب اس
بلیک زیرو اور اس کا پورا گروپ موجود تھا۔

کرنل سنڈاری اور سر رابرٹ دونوں کا چہرہ اپنی اس شا
فتح پر کھلا پڑ رہا تھا۔ جب کہ بلیک زیرو اور اس کے ساتھی دیوار
ساتھ رکھی ہوئی لوہے کی بنچوں پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔
سب کے ہاتھ پشت پر کر کے کلپ ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے
اور ان کے پیروں میں بھی زنجیر نما بیڑیاں ڈال دی گئی تھیں۔ اس
وہ سب بے بس سے ہو کر رہ گئے تھے۔

"میں سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو بلا لوں۔ تاکہ ایک
پوچھ گچھ اس کے سامنے ہو اور دوسرا اسے بھی معلوم ہو کہ جو کا
اسے دکھانا چاہیئے تھی وہ ملٹری انٹیلی جنس نے دکھا دی ہے"
کرنل سنڈاری نے سر رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے بلا لو۔ کوئی حرج نہیں" ——— سر رابرٹ

ا۔ اور کرنل سنڈاری ہال کے ایک کونے میں موجود ٹیلی فون سیٹ
رف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے ملٹری انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر
آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کے چیف شاگل سے بات کراؤ جلدی"
ل سنڈاری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ بین الاقوامی مجرم ہیں۔ لیکن میں ان کا مقصد نہیں سمجھ سکا
ن زہریلی دلدلوں میں کیا کرنا چاہتے تھے" ——— سر رابرٹ
کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ یہ کیا کرنا چاہتے تھے۔ اور جہاں تک میرا خیال
یہ مجرم نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
بہر حال شاگل کے آنے کے بعد ہی اصل صورت حال واضح
ل۔ کیونکہ اس کا سابقہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پڑتا رہتا ہے۔
وہ شاید انہیں شکلوں سے بھی پہچانتا ہو" ——— کرنل سنڈاری
کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس" ——— سر رابرٹ نے حیران ہوتے
ئے کہا۔ لیکن اس کا خاص آدمی تو علی عمران ہے۔ میں اسے
طرح جانتا ہوں۔ وہ تو ان میں شامل نہیں ہے" ——— سر رابرٹ
کہا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل سنڈاری ٹیلی فون کی
ف بڑھ گئے۔ اور انہوں نے رسیور اٹھا لیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یس ـــــ کرنل سنڈاری سپیکنگ" ـــــ کرنل سنڈاری
تحکمانہ انداز میں کہا۔

"سر ـــــ سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کیجیے"
آپریٹر نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ ہی شاگل کی آو
ابھری۔

"یس چیف آف سیکرٹ سروس شاگل۔ ایس۔ ٹی ایون سپیکنگ"
دوسری طرف سے شاگل کی آواز ابھری۔

"ایس۔ ٹی۔ ایون کیا ہوا۔ ایون ڈبل زیرو کیجیے ـــ میں کرنل سنڈ
بول رہا ہوں" ـــــ کرنل سنڈاری نے اپنے اور شاگل کے درمیا
طے شدہ کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل سنڈاری۔ فرمایئے" ـــــ شاگل نے جواب دیا

"چیف شاگل ـــــ آپ یہ خبر سن کر حیران تو ہوں گے۔ لیکن حقیقت
ہے کہ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ گرفتار کر لیا ہے۔
گرفتار بھی آپ کے علاقے سے کیا ہے" ـــــ کرنل سنڈاری نے
بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ گرفتار کر لیا ہے۔ کیا مطلب
میں سمجھا نہیں۔ جب کہ میں خود ابھی چند لمحے پہلے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے گروپ کو گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے آیا ہوں ـــــ
ہیڈ کوارٹر پہنچا ہی تھا کہ آپ کا فون آ گیا" ـــــ شاگل کے لہجے
حیرت تھی۔

"کیا مطلب ـــــ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو گروپ کام
رہے تھے" ـــــ کرنل سنڈاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دو نہیں ایک ہی گروپ۔ جسے میں نے گرفتار کیا ہے۔ میں انہیں
اچھی طرح جانتا ہوں" ـــــ شاگل نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے
کہا۔

"آپ نے مجھے فون پر کہا تھا کہ گلمرگ کھاڑی میں حکومت کے
شعبہ ریسرچ کے آدمی کام کر رہے ہیں اور آپ نے ان کے متعلق
پوری تسلی کر لی ہے" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔

"ہاں ہاں ـــــ اسے کہیں آپ نے ان سرکاری ملازموں کو تو
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ سمجھ کر نہیں پکڑ لیا۔ میں ان کے متعلق پوری
تحقیقات کر کے تسلی کر چکا ہوں۔ وہ حکومت کے ہی آدمی ہیں"
چیف شاگل نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ نے کس سے تسلی کی تھی" ـــــ کرنل سنڈاری نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"چیف ایڈمنسٹریٹر آصف خان سے۔ اور میں نے ان کے ڈائریکٹر
جنرل سے بھی فون پر بات کی تھی۔ ان کے کاغذات بھی دیکھے تھے۔
کیوں" ـــــ شاگل نے کہا۔

"تو وہ آصف خان نقلی تھا۔ وہ اپنی اصل شکل میں اس وقت میری
قید میں ہے۔ اور باقی لوگ جو جہاز پر موجود تھے جن میں ایک عورت
بھی تھی ـــــ وہ سب اس وقت میری قید میں ہیں اور ان کے
میک اپ صاف ہو چکے ہیں۔ اور ان کے پاس سے ایسا خطرناک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہتھیار بھی برآمد ہو چکا ہے۔ جسے وہ گن کریک کو تباہ کرنے کے لئے ساتھ لائے تھے۔ انہوں نے اپنی شاندار منصوبہ بندی سے آپ جیسے کو بھی ڈاج دے دیا تھا ـــــ لیکن وہ مجھے ڈاج نہیں دے سکے آپ یہاں ملٹری ہیڈ کوارٹر میں خود تشریف لے آئیں۔ سیکرٹری ٹھاکر صاحب بھی آ رہے ہیں" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر سیکرٹری ٹھاکر کا نام لے دیا تھا کہ شاگل آ جائے۔

"لیکن میں نے جن لوگوں کو گرفتار کیا ہے وہ اصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔ اچھا ٹھیک ہے۔ اگر سیکرٹری ٹھاکر وہیں آ رہے ہیں تو میں اپنے گرفتار شدہ افراد کو بھی وہیں لے آتا ہوں ـــــ اس کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے کن لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور میں نے کن کو۔ سیکرٹری ٹھاکر صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جانتے ہیں۔ ایک بار ان کا بھی ٹکراؤ ان سے ہو چکا ہے" ـــــ شاگل اب بھی اپنی ہی بات پر قائم تھا۔

"ٹھیک ہے ـــــ آ جائیے ـــــ اچھا ہے۔ ان سب کی ایک ہی قبر بن جائے گی۔ ہمیں زیادہ تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی۔ میں سیکورٹی والوں کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ وہ آپ کو نہیں روکیں گے۔ کتنی دیر میں آپ پہنچ جائیں گے" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔

"گرفتار شدہ لوگ ابھی ویگن میں موجود ہیں۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ میں ہم پہنچ جائیں گے" ـــــ شاگل نے کہا۔

اور کرنل سنڈاری نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا۔ اور پھر آپریٹر کو سیکرٹری ٹھاکر سے بات کرانے کے لئے کہہ کر اس

نے رسیور رکھ دیا۔

"شاگل بھی کسی گروپ کو گرفتار کر چکا ہے۔ اس کا اصرار ہے کہ ان کے گرفتار شدہ افراد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔ بہرحال وہ آ جائیں پھر دیکھ لیں گے" ـــــ کرنل سنڈاری نے سر رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور سر رابرٹ نے سر ہلا دیا۔ وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد کرنل سنڈاری سیکرٹری ٹھاکر سے بات کر رہا تھا۔ اس نے انہیں اپنے گرفتار شدہ آدمیوں کے ساتھ ساتھ شاگل کے متعلق بھی تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ ـــــ شاگل دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ وہ کئی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا چکا ہے۔ بہرحال آپ نے اچھا کیا کہ ان سب کو وہیں بلا لیا۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے سیکرٹری ٹھاکر نے کہا۔

اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی کرنل سنڈاری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ہاں تو سر رابرٹ۔ آپ کسی علی عمران کا ذکر رہے تھے" کرنل سنڈاری نے سر رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا

"ہاں ـــــ میں نے سنا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ مجھ جیسا آدمی بھی ذہانت میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا"

سر رابرٹ نے جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ہوگا۔ ہوسکتا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس دو گروپوں میں
کر رہے ہوں۔ بہرحال اصل لوگ یہی ہیں جن سے خطرہ ہو سکتا تھا
اور انہیں ہم نے گرفتار کیا ہے" ——— کرنل سنڈاری نے
اور پھر اسے اچانک سیکورٹی کو شاگل کے متعلق ہدایات دینے
خیال آگیا تو وہ دوبارہ ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستانی سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچنے
ے بعد انہیں ویگن سے اتارا نہ گیا بلکہ ویگن وہیں کچھ دیر تک رکی رہی۔
ن کے بعد وہ دوبارہ حرکت میں آئی۔ اور پھر ہیڈ کوارٹر سے باہر سڑک
آگئی ——— عمران حیران تھا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ انہیں کہاں لے
یا جا رہا ہے۔ اور ابھی تک شاگل کی شکل بھی اُسے نظر نہ آئی تھی۔
ونکہ اس کا خیال تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں پہنچتے ہی شاگل پاگلوں کی طرح
ا پہ ٹوٹ پڑے گا ——— لیکن اب انہیں وہاں سے نکال کر کہیں
لے جایا جا رہا ہے۔ چونکہ وہ سب ویگن کے فرش پہ پڑے ہوئے
تھے۔ اس لئے انہیں اس بات کا پتہ نہ چل رہا تھا کہ ویگن کس علاقے
ے گزر رہی ہے ——— لیکن عمران چونکہ کافرستانی دارالحکومت
چپے چپے سے اس طرح واقف تھا جیسے پاکیشیائی دارالحکومت
۔ اس لئے اس نے ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کے بعد تمام تر توجہ اس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اندازے پر مرکوز کر دی کہ ویگن ہیڈ کوارٹر سے نکل کر کس طرف مڑی
اور کتنے کتنے فاصلے پر مڑ رہی ہے۔ باہر سے ٹریفک کا شور بھی اس
اندازے میں مدد دے رہا تھا ——— اور پھر اچانک اس کے لبوں
مسکراہٹ ابھر آئی۔ کیونکہ اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ویگن ملٹری چھاؤ
کی طرف ہی جا رہی ہے۔ جہاں سے درّہ بکرما کا علاقہ نزدیک ہی تھ

اور پھر ویگن ایک عمارت میں روک لی گئی۔ اور اس کے بعد
سیکرٹ سروس کے ارکان نے پہلے کی طرح انہیں اٹھا کر ویگن سے
باہر نکالا تو عمران کے اندازے کی تصدیق ہو گئی ——— وہ واقعی مد
چھاؤنی میں تھے

اور تھوڑی دیر بعد انہیں ایک ہال نما کمرے میں لے جایا گیا
اور وہاں پہنچتے ہی عمران کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس نے سامنے
کے ساتھ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو۔ صفدر۔ جولیا۔ نعمانی اور چو
کو دیکھ لیا تھا ——— اس کا مطلب تھا کہ پورا منصوبہ ہی فیل ہو چکا
تھا۔ نہ صرف فیل ہو چکا تھا۔ بلکہ وہ سب اس منصوبے میں بُری
ناکام رہے تھے۔ بنچ کے ساتھ رکھی ہوئی کرسیوں پر انہیں بٹھا
گیا ——— چونکہ ان کے جسم بے حس تھے اس لئے وہ کرسیوں
پھنس کر بیٹھے رہے۔ شاگل ہال میں موجود تھا۔ اور کسی اور آدمی سے
بات کر رہا تھا۔ اُسی لمحے عمران کی نظریں ایک طرف کھڑے سر
رابرٹ پر پڑیں اور وہ چونک پڑا ——— بلیک زیرو کو وہ اپنی اصل شکل
میں ہال میں داخل ہوتے ہی دیکھ چکا تھا۔ اس لئے اب سر رابرٹ کو
دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ ان لوگوں کے گرفتار ہونے کی وجہ کیا ہوئی ہے۔

ب اُسے نائڈان پر غصہ آ رہا تھا جس کے ذمہ اس نے سر رابرٹ
اغوا اور قید میں رکھنے کا کام لگایا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس سے
قت ہوئی ہے ——— اور سر رابرٹ نہ صرف قید سے نکل آیا۔ بلکہ شاید
ی کی وجہ سے یہ سارا کھیل بگڑ گیا ہے۔ کیونکہ سر رابرٹ کو نہ صرف
اچھی طرح جانتا تھا بلکہ سر رابرٹ کے ساتھ اس کے دیرینہ تعلقات
ے ——— وہ اگر چاہتا تو سر رابرٹ کو اپنے مشن میں مدد کے لئے تیار کر لیتا
ن انتہائی خفیہ مشن کی وجہ سے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ اُسے قید
کر بلیک زیرو کو اس کی جگہ دے دی جائے۔

"یہ پاکیشیائی تو نہیں مسٹر شاگل۔ یہ تو یورپین ہیں" ——— کرنل سنڈاری
عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میک اپ میں ہیں" ——— شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔ اور وہ سب مؤدب ہو
۔ کرنل سنڈاری نے آنے والے کا سر رابرٹ سے تعارف کرایا۔
ن آنے والے کو پہلے سے ہی جانتا تھا ——— وہ سپیشل سیکرٹری
ر تھا۔ ایک کیس میں وہ اس سے ٹکرا چکا تھا۔ اور پھر کرنل سنڈاری
سر رابرٹ کی آمد اور پھر آصف خان کی گرفتاری۔ اور جہاز پر موجود
لوگوں اور نقلی سر رابرٹ کی گرفتاری کی تفصیلات سیکرٹری ٹھاکر
بائیں ——— اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک الماری میں رکھا ہوا
ائم میزائل بھی سیکرٹری ٹھاکر کو دکھایا۔ جس کے ذریعے گن کر یک
باہ کیا جاتا تھا۔

"ویری گڈ سر رابرٹ اور کرنل سنڈاری۔ آپ دونوں نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

واقعی شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے" ـــــ سیکرٹری ٹھاکر نے بڑے پُرجوش انداز میں کرنل سنڈاری اور سر رابرٹ کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران کو معلوم ہو گیا کہ کرنل سنڈاری ملٹری انٹیلی جنس کا چیف ہے۔ اس کے بعد شاگل نے اپنی رپورٹ دی۔ اس نے بتایا کہ کس طرح اُسے ان لوگوں پر شک ہوا ـــــ اور وہ انہیں لے کر ہیڈ کوارٹر آیا۔ لیکن یہ لوگ وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اور پھر مخبر نے عمران کو فون بوتھ میں دیکھ لیا۔ اس کے بعد اس نے عمران کا تعاقب کیا ـــــ اور دارا اب کالونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ شاگل نے بتایا کہ پہلے تو اس نے اس کوٹھی پر زبردست ریڈ کرنے کا پروگرام بنایا لیکن کوٹھی کا محل وقوع دیکھ کر اُسے خیال آیا کہ اس کوٹھی سے نکلنے کا خفیہ راستہ ضرور ہو گا۔ اس لئے اس نے دوسرا حربہ اختیار کیا ـــــ اور جسم کو فوری طور پر سُن کر دینے والی گیس کے فائر کوٹھی کے اندر کئے اور اس کے بعد گیس ماسک پہن کر اندر داخل ہوئے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس وقت بستروں میں آرام کر رہے تھے ـــــ اس لئے اس کا مشن کامیاب رہا اور وہ انہیں گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے آئے۔ وہاں کرنل سنڈاری کا فون ملا تو وہ انہیں لے کر یہاں آ گئے ہیں۔ شاگل نے اس ساری کہانی میں سے اپنی حماقتوں کا ذکر سرے سے ہی گول کر دیا تھا۔

"گڈ ـــــ تو اس کا مطلب ہے یہ دو گروپوں میں کام کر رہے

ـــــ سیکرٹری ٹھاکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ـــــ جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ انہوں نے یہ منصوبہ بنایا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی سیکرٹ سروس اور ملٹری انٹیلی جنس کو الجھائیں جب کہ نقلی سر رابرٹ اور اس کے ساتھی سائنس ریسرچ کے بہانے میزائل کے ذریعے گن کریک کو تباہ کر دیتے" ـــــ شاگل نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ مسٹر شاگل اب آپ اپنے قیدیوں کے اصلی چہرے سامنے لائیں" ـــــ سیکرٹری ٹھاکر نے کہا۔

"میں میک اپ واشر کو بلاتا ہوں" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا اور پھر اس کے حکم پر میک اپ صاف کرنے کی جدید مشین کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ صاف کر دیئے گئے۔ سر رابرٹ کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں ـــــ اور پھر جیسے ہی سر رابرٹ کی نظریں عمران کی نظروں سے ٹکرائیں عمران نے اُسے آنکھ مار دی۔ وہ اسے آسانی سے پلکیں جھپک سکتا تھا۔ اس لئے اُسے آنکھ کا کونا دبانے میں کوئی تکلیف نہ ہوئی تھی۔ سر رابرٹ نے بوکھلا کر منہ دوسری طرف کر لیا۔

"یہ اصلی عمران نہیں ہو سکتا۔ اُسے تو بولنے کا مرض ہے جب کہ یہ گونگے کی طرح خاموش بیٹھا ہوا ہے" ـــــ سیکرٹری ٹھاکر نے غور سے عمران کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ سُن کر دینے والی گیس کی وجہ سے یہ زبان کو حرکت نہیں دے سکتا۔ اس لئے مجبوراً خاموش ہے" ـــــ شاگل نے ہنستے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کی زبان کو حرکت میں لاؤ تاکہ میں اس سے بات کروں
یہ چیک کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اصلی عمران ہے۔ اگر یہ اصلی ہے تو پھر
اس کو اپنے ہاتھ سے گولی مار دوں گا ——— میں نے اس سے ایک پر
حساب چکانا ہے" ——— سیکرٹری ٹھاکر نے سخت لہجے میں کہا۔

"کرنل سنڈاری ——— یہاں الائیوم سکس کے انجکشن مل جائیں
شاگل نے کرنل سنڈاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ——— کیوں" ——— کرنل سنڈاری نے چونکتے ہوئے پو

"وہ انجکشن انہیں لگوا دیں۔ یہ درست ہو جائیں گے۔ لیکن پہلے
کے ہاتھوں اور پیروں کو جکڑ دیں۔ اور اپنے آدمیوں کو اندر بلا لیں
دنیا کے خطرناک ترین افراد ہیں" ——— شاگل نے کہا۔

"آپ کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ ہمارے لئے نہیں۔ یہ
ٹھیک ہے۔ ویسا ہی ہو گا جیسے آپ کہہ رہے ہیں" ——— کرنل سنڈا
نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

اور شاگل نے منہ پھیر لیا۔ اب وہ اپنے ہونٹ بھینچ رہا تھا۔ وہ
سیکرٹری ٹھاکر کی وجہ سے خاموش تھا۔ ورنہ شاید وہ اپنی توہین پر
طرح خاموش نہ رہتا۔

تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیروں میں
ویسی ہی زنجیر بیڑیاں ڈال دی گئیں جیسے کہ بلیک زیرو اور اس کے
کے پیروں میں پہلے سے موجود تھیں ——— ان کے دونوں بازو بھی پیچھے
کر کے کلائیوں میں کلپ ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔ اور اس کے بعد

شن لگا دیئے گئے۔ سیکرٹری ٹھاکر اب عمران کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ
یہ عمران سے بات کرنے کے لئے ضرورت سے زیادہ بے چین تھا۔
انجکشن لگنے کے چند لمحوں بعد عمران کو اپنے جسم میں حرکت محسوس ہوئی۔
کر دینے والی گیس کا اثر ختم ہو رہا تھا ——— عمران دیکھ چکا تھا کہ ہال نما
رے میں کرنل سنڈاری۔ شاگل اور سیکرٹری ٹھاکر کے علاوہ اور کوئی
ہی موجود نہ تھا۔ لہٰذا وہ قدرے مطمئن تھا۔

"کسی کو خاموش کرانے کا بڑا کامیاب نسخہ ہے۔ کیا تم نے اسے کبھی
ن بیوی پر آزمایا ہے۔ مسٹر شاگل میں نے سنا ہے۔ تمہیں گالیاں دینے
ہ اس کی زبان ہزار کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے چلتی ہے" ——— عمران
ہ اچانک شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گا"
ل نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم بوٹیاں اڑانے میں لگے رہنا اور ہمارا تیسرا گروپ
ن کریک کے پرزے اڑانے میں لگا رہے گا۔ کم از کم حساب تو برابر
نا چاہیئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا تمہارا تیسرا گروپ بھی ہے" ——— سیکرٹری
ا کر اچھل پڑے۔ جب کہ شاگل اور کرنل سنڈاری بھی چونک پڑے
ے۔

"یہ بکواس کر رہا ہے سر ——— یہ اس طرح ہمیں ڈاج دینے کی
شش کر رہا ہے۔ میرا خیال ہے وقت ضائع کرنے کی بجائے بہتر
ہے کہ ان سب کو گولیوں سے بھون ڈالنا چاہیئے" ——— شاگل نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تیز لہجے میں کہا۔

"اگر میں ڈاج دے رہا ہوں تو سر رابرٹ اصل بات بتا دیں گے۔ کیوں سر رابرٹ۔ ویسے آپ نے اپنا رول بہترین انداز میں ادا کیا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم ــــ میں نے رول ادا کیا ہے ــــ کیا مطلب ــــ کیا بکواس ہے" ــــ سر رابرٹ نے چونک کر کہا۔

لیکن عمران سر رابرٹ کے متعلق شک کا جو بیج بونا چاہتا تھا وہ بویا جا چکا تھا۔ سیکرٹری ٹھاکر۔ شاگل اور کرنل سنڈاری اب عمران کی بجائے سر رابرٹ کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"کوئی بات نہیں یار۔ جب ہم اپنی اصل شکلوں میں آ گئے ہیں تم کیوں نقلی رہنے پر مصر ہو۔ ہمہ یاراں دوزخ ہمہ یاراں بہشت" عمران نے کہا۔ اور اس کی اس بات نے واقعی ایٹم بم جیسا اثر کیا۔ شاگل نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکالا۔ اور انتہائی پھرتی سے اس نے سر رابرٹ کی گردن سے ریوالور لگا دیا۔ چونکہ ہال میں اور کوئی تیسرا آدمی موجود نہ تھا۔ اس لئے ظاہر ہے یہ کارروائی بھی اُسے ہی کرنی پڑ رہی تھی۔

"خبردار ہاتھ اٹھا لو۔ ہم اس موقع پر کوئی رسک نہیں لے سکتے" شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

اور سر رابرٹ کی آنکھیں غصے اور حیرت سے پھیلتی گئیں۔ وہ شاید تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ ان کے ساتھ ایسا سلوک بھی ہو سکتا ہے۔

"چلو ادھر کرسی پر بیٹھو۔ خبردار اگر کوئی غلط حرکت کی" ــــ شاگل

نے سر رابرٹ کو بازو سے پکڑے عمران کے ساتھ والی کرسی کی طرف دھکا دے کر بٹھا دیا۔ سیکرٹری ٹھاکر خاموش کھڑے تھے جب کہ کرنل سنڈاری آتے ہوئے ہونٹ کاٹ رہا تھا ــــ ایسی سچویشن میں وہ بول بھی نہ سکتا تھا۔ بولا اور اگر سر رابرٹ نقلی ثابت ہو جاتا ہے تو پھر اس کا کیا رہ جائے گا۔ عمران کے ساتھی حیرت سے اس نئے موڑ کو دیکھ رہے تھے۔ وہ سمجھ ہی نہ سکے کہ عمران کا اس سارے ڈرامے سے کیا مقصد ہو سکتا ہے۔

"میک اپ واشر منگواؤ کرنل سنڈاری" ــــ شاگل نے سر رابرٹ کو کرسی پر بٹھاتے ہوئے چیخ کر کہا۔ وہ شاید کرنل سنڈاری سے اس توہین کا بدلہ لینے کے لئے کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پُرجوش نظر آ رہا تھا ــــ بہرحال سر رابرٹ کرنل سنڈاری کا ساتھی تھا۔ اور اسے معلوم تھا کہ اگر سر رابرٹ نقلی نکل آتا ہے تو پھر کرنل سنڈاری اب کیا کرایا خاک ہو جائے گا۔

"تم مجھ پر شک کر کے سخت حماقت کر رہے ہو۔ تم پچھتاؤ گے" سر رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔ ابھی پتہ چل جاتا ہے" ــــ شاگل نے مڑ کر تیز لہجے میں کہا۔

کرنل سنڈاری اس سارے واقعے سے اتنا پریشان ہوا کہ وہ میک اپ واشر لانے کے لئے خود ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور پھر جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلا۔ عمران یک لخت اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں بتاتا ہوں کہ یہ اصل میں کون ہے" ــــ عمران نے بڑے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تیز لہجے میں کہا۔

"تم بیٹھو۔ ورنہ گولی مار دوں گا" ——— شاگل غصے سے بپھرے
کیوائے انداز میں ریوالور لہراتا سر رابرٹ سے ہٹ کر عمران کی طرف
لپکا۔ لیکن دوسرا لمحہ شاگل اور سیکرٹری ٹھاکر کے لئے انتہائی حیرت
ثابت ہوا ——— کیونکہ شاگل کے ہٹتے ہی سر رابرٹ بجلی کی سی تیزی سے
حرکت میں آیا۔ اور عمران کی طرف بڑھتا ہوا شاگل یک لخت سر رابرٹ
کے طاقتور بازوؤں کی گرفت میں آگیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا
ریوالور بھی سر رابرٹ کے قبضے میں تھا۔

"خبردار میں گردن میں سوراخ کر دوں گا" ——— سر رابرٹ شاگل
کو سینے سے چمٹائے تیزی سے دیوار کی طرف کھسکتا گیا۔

اُسی لمحے شاگل بجلی کی سی تیزی سے نیچے جھکا اور سر رابرٹ اس
سر کے اوپر سے ہوتا ہوا سامنے کھڑے سیکرٹری ٹھاکر سے پوری
طاقت سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے فرش پر گر گئے ——— شاگل
نے واقعی خوب صورت داؤ استعمال کیا تھا۔ لیکن اُسی لمحے عمران
قوت سے گھوما اور اس کے پیچھے بندھے ہوئے بازو لاٹھیوں کی طرح
سیدھے ہو کر پوری قوت سے شاگل کے جسم سے ٹکرائے اور شاگل
ہوا سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا ——— اور عمران اس کے ساتھ ہی بجلی
سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا۔ اور اس نے اپنے بازوؤں کو کسی
بازی گر کی طرح نیچے کر کے آگے کیا اور اس کے دونوں پیر بازوؤں کے
حلقے کے اندر چلے گئے ——— اس طرح اب اس کے بندھے ہوئے
بازو اس کے جسم کے سامنے آگئے گو اس طرح بازو مڑ گئے تھے

ظاہر ہے ایسی حالت خاصی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ لیکن عمران کے
چہرے پر کسی تکلیف کے دور دور تک آثار نہ تھے۔ بازو آگے آتے
عمران تیزی سے جھکا ——— اور پھر اس کے نزدیک ہی پڑا ہوا وہ ریوالور
اٹھایا جو سر رابرٹ کے ہاتھوں سے اچھل کر سیکرٹری ٹھاکر سے
ٹکراتے وقت عمران کے سامنے آگرا تھا۔

"خبردار ——— تم تینوں ہاتھ اٹھا لو ورنہ" ——— عمران نے انتہائی سرد
لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

اور سر رابرٹ اور سیکرٹری ٹھاکر جو اُٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔ دانت
پیس کر رہ گئے۔ شاگل بھی دیوار سے ٹکرا کر اب اٹھ رہا تھا۔

"ہاتھ اٹھا دو ورنہ" ——— عمران ایک بار پھر غرایا۔

اس بار سر رابرٹ نے ہاتھ اٹھائے لیکن سیکرٹری ٹھاکر اُسی
طرح ہونٹ بھینچے کھڑا تھا۔ شاید وہ اپنے عہدے کی وجہ سے اس
کا ہاتھ اٹھانے میں توہین محسوس کر رہا تھا ——— مگر دوسرے لمحے
فضا میں ناک دھماکہ ہوا اور سیکرٹری ٹھاکر چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل
فرش پر گرا۔ گولی اس کے سینے پر پڑی تھی۔ اور اب وہ فرش پر پڑا
تڑپ رہا تھا۔

"تم بھی ہاتھ اٹھا لو شاگل ورنہ" ——— عمران نے پہلے سے زیادہ
سرد لہجے میں کہا۔ اور شاگل نے فوراً ہاتھ اٹھا لئے۔

"سر رابرٹ۔ جلدی کرو۔ میری کلائیوں کے درمیان کلپ
لگی کا بٹن پریس کرو جلدی۔ لیکن سائیڈ سے آ کر" ——— عمران
ریوالور کا رخ شاگل کی طرف کرتے ہوئے سر رابرٹ سے مخاطب

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہو کر کہا۔

اور سر رابرٹ نے جلدی سے سائیڈ میں ہوتے ہوئے عمران
حکم کی تعمیل کرنی چاہی۔ لیکن وہ غلط سمت میں آئے۔ اور اُسی
دروازہ کھلا ـــــ اور کرنل سنڈاری میک اپ واشر مشین ہاتھ
اٹھائے اندر داخل ہوا۔ سر رابرٹ دروازے کے سامنے تھا۔
لئے عمران دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی تیزی سے مڑا۔ وہ شاید
کو کور کرنا چاہتا تھا ـــــ لیکن اس کے اچانک مڑنے سے سر
کو تیزی سے ایک طرف ہٹنا پڑا۔ اور شاگل نے اسی لمحے سے
فائدہ اٹھایا وہ دروازے سے صرف چند گز کے فاصلے پر تھا
کی نال اپنی سائیڈ سے ہٹتے ہی اس نے یک لخت چھلانگ لگائی
دروازے کی دہلیز میں حیرت سے بت بنے کھڑے کرنل سنڈ
دھکیلتا ہوا باہر جا گرا ـــــ عمران نے فائر تو کیا لیکن فائر خالی گیا
چند لمحوں میں باہر راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز
ابھریں۔

"سر رابرٹ۔ جلدی سے دروازہ بند کر کے اندر سے
لگا دیں۔ جلدی کریں" ـــــ عمران نے چیخ کر سر رابرٹ سے
اور سر رابرٹ بوکھلائے ہوئے انداز میں دروازے کی طرف
اور دوسرے لمحے اس نے جلدی سے دروازہ بند کر کے
سے کنڈی لگا دی۔

کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے دروازہ مخصوص ساخت
اور عمران کو یقین تھا کہ اب وہ آسانی سے اسے نہ توڑ سکیں گے

کے اپنے پیروں میں بیڑیاں تھیں۔ ورنہ وہ شاگل اور کرنل سنڈاری کو
س طرح کم از کم اس طرح بھاگنے نہ دیتا۔

"جلدی کریں میرے ہاتھ کھولیں" ـــــ عمران نے دروازہ بند
ہوتے ہی کہا۔

اور سر رابرٹ اُسی طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں واپس پلٹے۔
اور پھر کلپ ہتھکڑی کا درمیانی بٹن دبا کر عمران کے ہاتھ آزاد کر دیئے۔
عمران نے بازو سیدھے ہوتے ہی انتہائی پھرتی سے زنجیر والی بیڑی
کو بھی اُسی طرح یکینکل انداز میں کھول دیا۔

"جلدی کریں میرے ساتھیوں کے ہاتھ اسی طرح آزاد کریں۔ جلدی
ہری اپ" ـــــ عمران نے چیخ کر سر رابرٹ سے کہا۔ اور خود بھی وہ
تیزی سے بلیک زیرو کی طرف بڑھا جب کہ سر رابرٹ اُسی طرح بوکھلائے
ہوئے انداز میں صفدر کی طرف بڑھے۔ اور پھر عمران اور سر رابرٹ
نے انتہائی پھرتی دکھاتے ہوئے چند ہی لمحوں میں سب کے ہاتھ آزاد
کر دیئے اور اپنے اپنے پیروں کی بیڑیاں انہوں نے خود کھول لیں۔
اسی لمحے راہداری میں بہت سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
سنائی دیں ـــــ شاید دروازے کا ساؤنڈ پروف سسٹم لیک تھا۔
اس لئے ساؤنڈ پروف کمرہ ہونے کے باوجود باہر سے قدموں کی
آوازیں اندر سنائی دے رہی تھیں۔

"دروازے کے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ سائیڈ کی دیواروں
میں ہو جاؤ" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھی
بجلی کی سی تیزی سے سائیڈوں میں ہوتے گئے۔ دوسرے لمحے دروازے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پھر فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھا جس میں سے ٹائم میزائل نکال کر کرنل سنڈاری نے سیکرٹ ٹھاکر کو دکھایا تھا اور پھر واپس رکھ دیا تھا ——— عمران نے جیسے ہی الماری کھولی اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ بڑی اور گہری الماری کے نچلے بڑے خانے میں سٹین گنوں کے ساتھ ساتھ خاصے خوف ناک بم موجود تھے ——— الماری کے اوپر ایمرجنسی کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ عمران نے سٹین گن اور ان کا میگزین نکال نکال کر اپنے ساتھیوں کی طرف پھینکنا چند ہی لمحوں میں وہ سب سٹین گنوں سے مسلح ہو چکے تھے۔ عمران نے اپنی جیبوں میں بم منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ باقی بم اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیئے ——— اب دروازے پر ہونے والی فائرنگ رک چکی تھی۔ شاید انہیں بھی سمجھ آ گئی تھی کہ ساؤنڈ پروف مخصوص ساخت کے دروازے پر گولیاں کوئی اثر نہ کریں گی۔ عمران نے اسلحہ تقسیم کرنے کے بعد ریوالور ایک جیب میں ڈالا ——— اور ٹائم میزائل نکال کر اس نے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی بڑی جیب میں اچھی طرح پھنسا دیا۔ گو اس کا کوٹ خاصا بھرا ہوا لگ رہا تھا۔ اور اس کی ایک سائیڈ وزن سے جھک گئی تھی ——— لیکن کم از کم عمران کے ہاتھ تو آزاد ہو چکے تھے۔

"یہ تم نے مجھے ....." ——— سر رابرٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

"ابھی خاموش رہیں سر رابرٹ۔ گلے شکوے زندہ رہے تو ضرور کر لیں گے۔ فی الحال ہم سب کی موت زندگی کا مسئلہ درپیش ہے" عمران نے غراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سر رابرٹ منہ بنا کر خاموش

ہو گئے۔

"سنو ——— اب ہم نے کمانڈو ایکشن کرتے ہوئے چھاؤنی سے نکلنا ہے۔ جس ہال میں ہم موجود ہیں۔ اس کی شمالی سمت میں ملٹری کا ہیلی پیڈ ہے۔ وہاں لازماً کوئی نہ کوئی ہیلی کاپٹر ہمیں مل جائے گا۔ اس لئے پوری طرح تیار رہو۔ جو نظر آئے اڑا دینا" ——— عمران نے چیخ کر کہا۔

اسی لمحے راہداری سے شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ کسی دروازے پر بم پھینکنے کی ہدایات دے رہا تھا۔ عمران نے انتہائی تیزی سے جیب سے بم نکالا ——— اور دانتوں سے پن کھینچ کر پوری قوت سے دروازے پر مار دیا۔ اور شاید دوسری طرف سے پھینکا جانے والا بم بھی عین اسی لمحے دروازے سے ٹکرایا تھا۔ اس کا اندازہ عمران کو انتہائی خوف ناک اور زوردار دھماکے سے لگایا تھا۔ اس قدر شدید اور زوردار دھماکے سے وہ سب لڑکھڑا گئے خوف ناک دھماکے سے پورا ہال لرز اٹھا تھا۔ اس کی کئی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئی تھیں۔ باہر راہداری میں سے چیخوں کی آوازیں بھی ابھری تھیں۔ عمران نے بم پھینکتے ہی بلی کی سی تیزی سے دوسرا بم ہال کی شمالی دیوار کے درمیان پوری قوت سے مار دیا اور ایک اور خوف ناک دھماکہ ہوا ——— اور دیوار کا خاصا بڑا حصہ غائب ہو چکا تھا۔ دھماکے کی بازگشت ابھی ختم ہی ہوئی تھی کہ عمران چھلانگ لگا کر دیوار سے باہر نکلا اور پھر اس نے انتہائی تیزی سے سائیڈ لے کر سٹین گن کا فائر بائیں طرف کھول دیا ——— ادھر سے کئی چیخوں کی آوازیں نکلیں۔ عمران کا اندازہ درست تھا۔ کچھ فاصلے پر اسے ہیلی پیڈ نظر آ رہا تھا۔ جہاں دو بڑے ہیلی کاپٹر موجود تھے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"فائر کرتے ہوئے ہیلی پیڈ کی طرف دوڑو۔ فائرنگ۔ بم۔ سب
استعمال کرو۔" ——— عمران نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ا
نے دائیں بائیں گھوم کر بم پھینکے اور خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی
وہ انتہائی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا ہیلی پیڈ کی طرف بڑھا۔ اس
پیروی اس کے سارے ساتھی کر رہے تھے ——— ایک بم پھینک
بھاگتا تو دوسرا بم پھینک دیتا۔ اس طرح دائیں بائیں بموں کے خوفنا
دھماکوں کے ساتھ ساتھ گہرے دھویں کی چادر سی تن گئی۔ اور وہ
سب بھاگتے ہوئے ہیلی پیڈ کی طرف بڑھ گئے ——— ہیلی پیڈ کی
میں بنی ہوئی چھوٹی سی عمارت میں سے فائرنگ کی گئی۔ لیکن عمران
پوری قوت سے ایک بم ادھر مارا اور دوسرے لمحے خوفناک
دھماکے سے چھوٹی سی عمارت کے پرخچے اڑ گئے ——— ہیلی کاپٹر خا
بڑا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کی آڑ لے کر انتہائی برق رفتاری سے
ادھر اُدھر فائرنگ کر کے اپنے ساتھیوں کو کور دی اور وہ سب
اچھل اچھل کر ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے گئے ——— البتہ بلیک زیرو
عمران کی دوسری سائیڈ سنبھال لی تھی۔ جب سب لوگ ہیلی کاپٹر
سوار ہو گئے تو عمران نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا اور پھر بلیک زیرو
کی سی تیزی سے پائلٹ سیٹ پر سوار ہو گیا ——— عمران ابھی نیچے
کھڑا مسلسل فائرنگ کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کا انجن جاگ
اور اس کے پنکھے چلے اور پھر ان میں مسلسل تیزی آتی گئی ——— جب
عمران نے محسوس کیا کہ اب ہیلی کاپٹر تیزی سے اوپر اٹھنے کے
قابل ہو گیا ہے تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں موجود

دوسرے ہیلی کاپٹر کی طرف اچھال دیا جو خاصے فاصلے پر موجود تھا۔
رخود ہائی جمپ لگا کر وہ ہیلی کاپٹر کے دروازے میں جا گھسا۔ اُسی
ے دوسرے ہیلی کاپٹر سے ٹکرانے والے بم کا خوفناک دھماکہ ہوا۔
اُسی لمحے بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کو ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا دیا۔
دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر پہنچ گیا ——— ہیلی کاپٹر
اندر بارہ افراد کے بیٹھنے کی جگہ تو نہ تھی اس لئے وہ سب ایک
سرے کے ساتھ بھنچے ہوئے انداز میں کھڑے تھے۔
"جلدی کرو شمال میں لے چلو۔ ابھی ایئر فورس ہم پر ٹوٹ پڑے
جلدی کرو" ——— عمران نے ہیلی کاپٹر کے اوپر اٹھتے ہی چیخ کر
بلیک زیرو سے کہا۔
اور بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کا رخ شمال کی طرف موڑ دیا۔
"لاک کر کے ہٹو۔ مجھے بیٹھنے دو سیٹ پر" ——— عمران نے اچھل
پائلٹ سیٹ کی طرف آتے ہوئے کہا۔
اور بلیک زیرو نے بٹن دبا کر جنگی ہیلی کاپٹر کا انجن آٹومیٹک کیا۔
اچھل کر سیٹ کی دوسری طرف کو کھسک گیا۔ عمران سیٹ پر
ا ——— اور اس نے آٹومیٹک بٹن آف کر کے ہیلی کاپٹر کی رفتار بھی
دی۔ اور اس کی بلندی بھی گھٹا دی۔ چھاؤنی کی حدود سے اس
ت ہیلی کاپٹر نکل کر درہ بکرما کی طرف انتہائی تیز رفتاری سے اڑا
جا رہا تھا ——— اُسی لمحے فضا میں لڑاکا جہازوں کی گونج سنائی دی۔
پھر دور سے لڑاکا جہازوں کا ایک پورا سکوارڈن دھوپ میں
ہوا نظر آنے لگا۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کی طرف

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بڑھے آرہے تھے۔ اور ان کی خوف ناک آوازوں سے پوری فضا
تھرانے لگی تھی۔

عمران نے گونج سنتے ہی ہیلی کاپٹر کو انتہائی مہارت سے ایک
لمبا غوطہ دیا۔ اور ہیلی کاپٹر میں موجود سب افراد کے دل اچھل کر
حلق میں آگئے ——— عمران کا انداز اس قدر خوف ناک تھا کہ یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر زمین سے ٹکرا کر پاش
پاش ہو جائے گا۔ نیچے اونچی نیچی بے شمار پہاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں
ہیلی کاپٹر غوطہ کی صورت میں نیچے ہوتا چلا گیا ——— اور پھر عمران
نے اُسے ذرا سا اوپر کو اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی وہ دو پہاڑیوں
کے درمیانی نشیب میں ہیلی کاپٹر کو سیدھا لیتا گیا۔

ایئر فورس کے لڑاکا جہاز پوری رفتار سے اوپر سے اڑتے چلے
گئے۔ اچانک نشیب میں آجانے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر ان کے
براہِ راست نشانے کی زد میں آنے سے بچ گیا تھا۔ اور شاید لڑاکا
جہازوں کے پائلٹوں نے ہیلی کاپٹر کو اس خوف ناک انداز میں نیچے
جاتے ہوئے دیکھ کر یہ سمجھا ہو کہ شاید ہیلی کاپٹر آؤٹ آف کنٹرول
ہو جانے کی وجہ سے تباہ ہو رہا ہے ——— لیکن انہیں یہ معلوم نہ
کہ کنٹرول عمران جیسے آدمی کے ہاتھ میں ہے۔

نشیب میں پہنچتے ہی عمران ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھاتے چلے گئے
اور پھر اُسے اپنے مطلب کی جگہ نظر آگئی۔ یہ ایک باہر کو نکلی ہوئی بڑی
سی چٹان تھی۔ جس کے نیچے بہت سی جگہ خالی تھی۔ اور ان کا درمیانی
فاصلہ اتنا تھا کہ ہیلی کاپٹر اس میں گھس سکتا تھا۔ عمران نے یک دم

رفتار کم کر دی اور ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا۔ اس چٹان
کے قریب پہنچ کر عمران نے اُسے اور نیچے کرتے ہوئے فضا میں ہی
روک لیا۔

"جلدی نیچے کود کر اس چٹان کے نیچے ہو جاؤ۔ جلدی"
عمران نے ہیلی کاپٹر کو روکتے ہی چیخ کر کہا۔ اور پھر سب سے پہلے
صفدر نے نیچے جمپ لگایا۔ کیونکہ وہ اس طرف کھڑکی کے قریب
تھا ——— اور اس کے بعد وہ باری باری نیچے کودتے گئے۔ نیچے
کی پہاڑی اور سخت تھی۔ لیکن بلندی بے حد کم ہونے کی وجہ سے
ان میں سے کسی کو چوٹ نہ آئی۔ اب آسمان پر ایئر فورس کے لڑاکا
جہازوں کی گونج ایک بار پھر سنائی دے رہی تھی۔

"اسے کیچ کرو جلدی" ——— عمران نے اپنی اندرونی جیب سے
ٹائم میزائل نکال کر چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے میزائل کیپٹن شکیل
کی طرف اچھال دیا۔ کیپٹن شکیل نے بڑی مہارت سے ٹائم میزائل
کیچ کر لیا ——— اس کے میزائل کو کیچ کرتے ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کو
بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھایا اور اس کی بلندی اونچی کر دی۔
اب ہیلی کاپٹر تیر کی طرح اوپر کو اٹھتا ہوا سیدھا جانے لگا۔ عمران نے
پائلٹی پھرتی سے آٹومیٹک سسٹم کا بٹن آن کیا اور دوسرے لمحے
اس نے نیچے چھلانگ لگا دی بغیر پیراشوٹ کے عمران کا جسم کسی وزنی
چیز کی طرح اکٹھا ہو کر زمین کی طرف آیا ——— عام حالات میں اس
طرح کودنے کا مطلب صریحاً خودکشی کے سوا اور کچھ نہ ہو سکتا تھا۔
لیکن اس کے ساتھیوں کے چہرے عمران کو اس طرح گرتے دیکھ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کر زمین پر گر پڑے گئے۔ لیکن زمین کے قریب آتے ہی عمران کے جسم نے
یک لخت قلابازی کھائی۔ اور پھر جیسے ہی اس کے پیر سخت زمین سے
ٹکرائے۔ عمران کے جسم نے مسلسل قلابازیاں کھانا شروع کر دیں۔
تین قلابازیوں کے بعد عمران یوں سیدھا کھڑا تھا جیسے سیڑھی کی
سے نیچے اتر کر کھڑا ہوا ہو ——— واقعی پیراٹروپنگ کے فن میں
کی مہارت قابل دید تھی۔

ہیلی کاپٹر اسی طرح سیدھا بلند ہوتا چلا گیا تھا۔ اور تھوڑی دیر
فضا میں دور ایک خوفناک دھماکے کی بازگشت سنائی دی۔ اور
لمحے کے لئے ہر طرف روشنی کی چمک سی پھیلی ——— اور عمران سمیت
سب ساتھی سمجھ گئے کہ ایئر فورس لڑاکا طیاروں نے ہیلی کاپٹر کو
کر دیا ہے۔ اور یہ روشنی کا فلیش اس کے پھٹنے اور فیول ٹینک سے
آگ لگنے سے ہوا تھا۔

عمران سیدھا کھڑا ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔
دوڑتا ہوا اس چٹان کی طرف بڑھا جس کے نیچے اس کے ساتھی
تھے۔

"میں کہتا ہوں چاہے تمہیں پوری ایئر فورس کیوں نہ استعمال
نی پڑے اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرو۔ میں تمہیں حکم دے رہا ہوں
س ایئر مارشل اٹ از مائی آرڈر" ——— کرنل سنڈاری نے حلق
ے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ چہرہ سرخ
اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"ٹھیک ہے سر ——— میں ایک سکوارڈن بھیج دیتا ہوں۔ لیکن
ں کی ذمہ داری آپ پر ہو گی" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ——— تم ذمہ داری کو رو رہے ہو۔ یہاں ملک پر ایک ایک
چاری ہے۔ فوراً اسے ہٹ کر کے مجھے رپورٹ دو"
ل سنڈاری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے
سیور زور سے کریڈل پر پٹخ دیا۔

شاگل میز کی دوسری طرف بیٹھا اپنے ہونٹ چبا رہا تھا۔ باہر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ایک قیامت برپا تھی۔ ملٹری انٹیلی جنس کا بڑا ہال مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ ایک ہیلی کاپٹر اور ہیلی پیڈ کی عمارت خاک کا ڈھیر بن چکے تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے تحاشا فائرنگ اور بمباری سے پندرہ افراد ہلاک اور بیس کے قریب شدید زخمی تھے ——— ہیلی پیڈ کی عمارت میں موجود پانچ افراد کی ہلاکت ان کے علاوہ تھی۔ غرضیکہ پوری ملٹری چھاؤنی میں زلزلہ آ گیا تھا۔ سپیشل سیکرٹری ٹھاکر کی جان بھی نکالی جا چکی تھی ——— یہ تو اگر چیف شاگل پلک جھپکنے میں کرنل سنڈاری کو دھکیلتا ہوا دور راہداری میں نہ لے جاتا تو لاشوں میں ان دونوں کی لاشوں کا شامل ہو جانا بھی لازمی تھا۔ شاگل چونکہ یہاں اکیلا تھا۔ تمام تر کام کرنل سنڈاری کا تھا ——— اس لئے وہ صرف بے بسی سے ہونٹ چبائے چلا جا رہا تھا۔

"واقعی یہ لوگ حد سے زیادہ دلیر اور خطرناک ہیں۔ اب بھلا سوچو کون تصور کر سکتا ہے کہ ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے نہتے آدمی ایسی قیامت بھی برپا کر سکتے ہیں" ——— کرنل سنڈاری نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کاش۔ میں تمہارے کہنے پر انہیں یہاں نہ لے آتا تو اب تک ان کی بوٹیاں ہو چکی ہوتیں۔ یہ زندگی میں پہلی بار مکمل طور پر میرے کنٹرول میں آئے تھے ——— اور پھر وہ تمہارا سر رابرٹ سب چکر اسی نے کھیلا ہے وہ ان کا ساتھی تھا" ——— شاگل نے غرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب تک حیرت ہے۔ سر رابرٹ اگر ان کا ساتھی ہوتا تو

سے ان لوگوں کے گرفتار کرانے میں کیوں دلچسپی ہوتی۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔ لیکن تم فکر نہ کرو چیف۔ ایئر فورس اس ہیلی کاپٹر کو زیادہ دور نہ جانے دے گی" ——— کرنل سنڈاری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم یقین کر لینا لیکن مجھے یقین نہیں آئے گا۔ یہ شیطان ہیں شیطان۔ بدروحیں ہیں" ——— شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرنل سنڈاری نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— کرنل سنڈاری سپیکنگ" ——— کرنل سنڈاری نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"وائس ایئر مارشل ارجن سنگھ ——— ہیلی کاپٹر کو درہ بکرما کی پہاڑیوں کے اوپر فضا میں ہی ہٹ کر دیا گیا ہے۔ کٹ میزائل نے اس کے پرخچے اڑا دیئے ہیں اور کوئی حکم" ——— دوسری طرف سے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ تھینک یو۔ یہ تمہارا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ میں پرائم منسٹر سے تمہاری سپیشل سفارش کروں گا"

کرنل سنڈاری نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب مسرت کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"مبارک ہو چیف شاگل۔ آخر کار دشمن ہٹ ہو ہی گئے"

کرنل سنڈاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تک میں ان کی لاشیں آنکھوں سے نہ دیکھ لوں۔ مجھے یقین

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نہیں آئے گا۔ تم ایسا کرو۔ وہاں اپنے آدمیوں کو بھی چوکنا کر دو۔ وہ
ہمیں خود بھی وہاں چلنا چاہیئے" ——— شاگل نے کہا۔

" ارے تمہیں یقین نہیں آ رہا۔ کمال ہے۔ اس قدر مرعوب ہونے
کی بھی آخر کیا بات ہے۔ ہیلی کاپٹر راکٹ میزائل سے فضا میں ہی ہٹ
ہونے کے بعد ان کے جسموں کے ریزے تک فضا میں مل چکے ہوں
گے" ——— کرنل سنڈاری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تم اپنے آدمی سے بات تو کرو۔ کاش یہ سب کچھ میرے علاقے
میں ہو رہا ہوتا" ——— شاگل نے کہا۔

" چلو تمہاری بات بھی مان لیتے ہیں۔ میں کیپٹن شرما کو کہہ دیتا
ہوں کہ وہ ان کی لاشوں کے ٹکڑے ڈھونڈھ نکالے"
کرنل سنڈاری نے کہا۔ اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک
ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور اس کی فریکونسی سیٹ کر کے اس
نے بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو کرنل سنڈاری کالنگ کیپٹن شرما اوور"
کرنل سنڈاری نے بار بار یہی فقرہ دوہراتے ہوئے کہا۔

" یس کیپٹن شرما سپیکنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد کیپٹن
شرما کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

" کیپٹن شرما ——— پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی خطرناک
افراد ملٹری چھاؤنی سے ایک ہیلی کاپٹر اغوا کر کے درہ بکرما کی پہاڑیوں
کی طرف گئے تھے۔ میں نے ایئر فورس کو اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرنے
کا حکم دیا تھا۔ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ ہیلی کاپٹر فضا میں ہی ہٹ

دیا گیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ ہمارے آنے تک اس ہیلی کاپٹر میں موجود افراد
لاشوں کے ٹکڑے ڈھونڈھ رکھو۔ سیکرٹ سروس کے چیف مسٹر
گل کو ان کی موت کا یقین نہیں آ رہا ——— انہیں یقین دلانے کے لئے
ٹکڑوں کی تلاش ضروری ہے۔ سیکرٹ سروس کے چیف اور میں وہیں
ہے ہیں اوور" ——— کرنل سنڈاری نے بڑے طنزیہ انداز میں شاگل
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" باس۔ ہیلی کاپٹر تو ضرور فضا میں ہٹ ہو گیا ہے۔ لیکن میرے
ب آدمی نے اس کے ہٹ ہونے سے پہلے ایک آدمی کو بغیر پیراشوٹ
لی کاپٹر سے نیچے کودتے ہوئے دوربین کے ذریعے چیک کیا تھا۔ وہ
دمی ہٹ ہونے سے کافی پہلے کودا تھا ——— میں نے اس آدمی کی
ش کا حکم دے دیا ہے اوور" ——— کیپٹن شرما نے جواب دیا۔
کرنل سنڈاری کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ جب کہ شاگل کے
رے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

" اس ہیلی کاپٹر میں بارہ افراد تھے۔ کیا صرف ایک آدمی کو دیکھ
نی ہلاک ہو گئے ہیں اور وہ آدمی بھی اتنی بلندی سے بغیر پیراشوٹ کے
ودنے کے۔ اور پہاڑی چٹانوں سے ٹکرا کر کیسے زندہ رہ سکتا ہے اوور"
رنل سنڈاری نے تیز لہجے میں کہا۔

" بارہ آدمی ——— اوہ سر پھر تو مجھے اپنی پوری فورس کو حرکت میں
نا پڑے گا۔ باس ہیلی کاپٹر ہٹ ہونے سے پہلے کافی دیر تک دو
پہاڑیوں کے درمیان ایک گہرے نشیب میں غائب رہا ہے یوں لگ
ہا تھا جیسے وہ نشیب میں اتر گیا ہے ——— چونکہ ہیلی کاپٹر ہماری اپنی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

فوج کا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے ہم اس سے مشکوک نہ ہو سکتے تھے۔ بعد میں وہ نشیب سے باہر آ ملا ہے۔ اور کچھ بلندی پر آنے کے بعد اس میں سے ایک آدمی کود ا ہے ـــــ اور ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے اوپر کو اٹھتا آگے بڑھتا گیا ہے۔ اس کے بعد ایئر فورس کے لڑاکا طیارے نے اُسے راکٹ میزائل سے ہٹ کیا ہے۔ اور باس جس انداز میں ہیلی کاپٹر ہٹ ہونے سے پہلے اڑ رہا تھا ـــــ اس سے مجھے اب یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ اسے آٹومیٹک کنٹرول پر لاک کر دیا گیا تھا۔ اس کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے کہ جس وقت وہ ہٹ ہوا ہے اس میں کوئی آدمی موجود نہ تھا ـــــ اور میں تو پہلے ایک آدمی کی وجہ سے اتنا پریشان نہ تھا لیکن اب آپ بتا رہے ہیں کہ وہ بارہ افراد تھے۔ اور ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا تو اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ گیارہ افراد نشیب میں پہلے کود گئے ہیں ـــــ اور آخری آدمی آٹومیٹک لاک لگا کر کودا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پوری طرح چوکنا رہنا ہو گا اوور" ـــــ دوسری طرف سے کیپٹن شرما نے کہا۔

"اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے ایئر فورس والوں کو مجھے رپورٹ دینی چاہیئے تھی۔ بہرحال تم ایسا کرو پوری فورس کو الرٹ کر دو۔ خاص طور پر گن کریک کی حفاظت کے بارے میں پوری طرح چوکنا رہو۔ میں خود وہیں آ رہا ہوں اوور اینڈ آل" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا۔

"دیکھا کرنل ـــــ میں نے کیا کہا تھا۔ یہ لوگ اتنی آسانی سے مرنے والے نہیں۔ بس زندگی میں پہلا چانس ملا تھا کہ یہ بے بسی کے عالم میں میرے ہتھے چڑھے تھے۔ لیکن تمہاری وجہ سے وہ موقع بھی ضائع ہو

گیا" ـــــ چیف شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ بار بار مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔ حالانکہ جب انہوں نے سچویشن کلیئر کی ہے اس وقت میں اندر بھی نہ تھا۔ اگر میں ہوتا تو دیکھتا کہ کیسے وہ لوگ آپ کو کور کرتے ہیں۔ آپ اندر موجود تھے" ـــــ کرنل سنڈاری نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"تمہارے سر رابرٹ کی وجہ سے سب کچھ ہوا ہے۔ بہرحال لوگ تمہارے بس کے نہیں ہیں۔ مجھے خود اپنے آدمی لے کر انہیں مارنا پڑے گا" ـــــ چیف شاگل نے کہا۔

"کیا مطلب ـــــ تم کیا چاہتے ہو" ـــــ کرنل سنڈاری نے سخت لہجے میں کہا۔ اب وہ آپس کے احترام کو بھی ختم کر کے تو اور تم پر اتر آئے تھے۔

"میں اپنا گروپ لے کر درہ بکرما میں جاتا ہوں اور ان پر قابو پاتا ہوں" ـــــ چیف شاگل نے کرسی پر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ساری۔ وہ میرا علاقہ ہے۔ میں تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا۔ تم نے اگر جانا ہی ہے تو ادھر زہریلی دلدلوں کی طرف سے جاؤ۔ ادھر سے" ـــــ کرنل سنڈاری نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر سے باہر نکل گیا۔

"تم سے بھی نپٹ لوں گا کرنل" ـــــ شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ بھی دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

عمران دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور اس نے
سب سے پہلے کیپٹن شکیل سے ٹائم میزائل لے کر دوبارہ اپنی جیب
میں ڈال لیا۔

"سنو۔ ہم نے گن کریک کی طرف بڑھنا ہے کمانڈو کارروائی کرتے
ہوئے۔ یہاں ملٹری انٹیلی جنس چپے چپے پر پھیلی ہوئی ہو گی۔ اس لئے
کی پرواہ نہ کرو اور جو نظر آئے بھون ڈالو ——— اور بس آگے بڑھتے
اسی طرح دو گروپ ہیں ایک کی لیڈر جولیا اور دوسرے کا میں خود ہو
گا۔ جولیا گروپ کا کام ملٹری انٹیلی جنس کو الجھانا ہے۔ جب کہ میں
گروپ کو لے کر گن کریک کی طرف بڑھوں گا ——— سر رابرٹ تمہارے
ساتھ ہوں گے ان کی حفاظت کرنا۔ جلدی کرو گن کریک کی مخالف سمت
میں بڑھو۔ اسلحہ دھیان سے استعمال کرنا اور اسلحہ نہیں ملے گا۔ وہ
ہو سکے تو مخالفوں سے اسلحہ چھیننے کی کوشش کرنا" ——— عمران نے

تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو اندھا اقدام ہو گا" ——— ناٹران نے پہلی بار کہا۔

"اندھا ہے یا بہرہ۔ اب ایسے ہی ہو گا۔ جاؤ۔ نکل جاؤ۔ جلدی"
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

اور جولیا اور اس کے ساتھی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے
تیزی سے چٹان کے نیچے سے نکل کر الٹی سمت کو چڑھنے لگے۔ جب کہ
عمران اور اس کے ساتھی کیپٹن شکیل۔ خاور۔ ٹائیگر اور صدیقی وہیں رکے
رہے ——— چند ہی لمحوں بعد جولیا اور اس کے ساتھی عمران کی نظروں سے
اوجھل ہو گئے۔

"اب نقشہ سمجھ لو۔ ہم نے انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھنا ہے۔
ورنہ کافرستان والے یہاں پوری فوج لا پھینکیں گے" ——— عمران
نے چٹان پر انگلی سے نقشہ بناتے ہوئے کہا۔ پورے علاقے کا نقشہ بنا
کر اس نے انگلی سے بتایا کہ اس وقت وہ کہاں موجود ہیں ——— اور پھر
اس نے وہ راستہ بھی نشان زدہ کر دیا۔ جس کے ذریعے وہ زیادہ سے زیادہ
جلدی گن کریک تک پہنچ سکتے تھے۔ اسی لمحے دور سے بے تحاشا فائرنگ
کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"چلو اب وقت ہے۔ ان کا ٹکراؤ ہو چکا ہے" ——— عمران نے
نقشے کو ہاتھ سے مٹاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے دوڑتے
ہوئے چٹان کے نیچے سے نکلے اور انتہائی تیز رفتاری سے گن کریک
کی طرف پہاڑی پر چڑھنے لگے ——— تیز رفتاری کے باوجود وہ بیحد
محتاط تھے۔ اونچی نیچی چٹانوں سے ہوتے ہوئے وہ پہاڑی کے اوپر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پہنچ گئے۔ اور پھر جیسے ہی عمران نے چٹان کے اوپر سے سر نکالا۔
ایک گولی سائیں کی آواز سے اس کے کان کے قریب سے ہوتی گز
گئی ——— اور عمران تیزی سے واپس دبک گیا وہ بال بال بچا تھا
ورنہ اس بار وہ ہٹ ہو چکا تھا۔ عمران نے نیچے ہوتے ہی جلدی
جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بم نکالا اور اس کی پن دانتوں سے کھینچ کر
نے اُسے پوری قوت سے اچھال دیا ——— ایک خوف ناک دھماکہ ہو
اور ساتھ ہی کئی چیخوں کی آوازیں ابھریں۔ اُسی لمحے عمران اچھلا۔ اور پھر
دوڑتا ہوا دوسری طرف نشیب میں اترتا گیا۔ سامنے والی پہاڑی پر
افراد کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں ——— عمران کا بم دیکھے بغیر ٹھیک نشا
پر لگا تھا۔ وہ سب دوڑتے ہوئے نیچے اترے اور پھر اُسی رفتار سے
بھاگتے ہوئے اوپر چڑھتے گئے۔ ابھی انہوں نے آدھا فاصلہ ہی طے
کیا تھا کہ عمران کی نظریں ایک غار نما سرنگ پر پڑیں۔ عمران اس
سرنگ کو دیکھتے ہی چونک پڑا۔

"آؤ ادھر سے" ——— عمران نے ہاتھ لہرا کر اپنے ساتھیوں سے
کہا۔ اور وہ تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے اس سرنگ میں داخل
گئے۔ عمران سرنگ کے دہانے پر ہی رکا رہا۔ جب سب ساتھی
داخل ہو گئے تو اس نے قریب پڑے ایک بڑے سے پتھر کو کھسکا کر
سرنگ کے دہانے پر جما دیا ——— سرنگ خاصی تنگ تھی اور قد
تھی۔ لیکن اس میں اتنی جگہ ضرور تھی کہ وہ جھک کر اس کے اندر
سکیں۔ سرنگ خاصی طویل ثابت ہوئی۔ اور کئی دفعہ موڑ کاٹ کر
انہیں دوسری طرف سے روشنی کا نقطہ چمکتا ہوا نظر آ گیا۔ عمران سمجھ

دوسری طرف کا دہانہ آ گیا ہے۔ وہ دوڑتے ہوئے جب اس
نے پر پہنچے تو عمران یہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑا کہ دہانے کے بالکل
منے گن کریک موجود تھا ——— وہاں بیس کے قریب مسلح فوجی نیچے
لے ہوئے تھے جب کہ اوپر درّے میں بھی دس فوجی سٹین گنیں اٹھائے
گلے میں دوربین لٹکائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ گن کریک
یا دو سو فٹ بلند تھا ——— عمران دہانے میں لیٹا خاموشی سے اُسے
تا رہا۔

سرنگ نے ان کی واقعی بے حد مدد کی تھی۔ کہ وہ کسی کی نظروں میں
بغیر گن کریک کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ لیکن اب گن کریک تک
ایک مسئلہ تھا ——— اتنی بلندی پر جانے کے لئے بظاہر کوئی راستہ نہ
نیچے سے گن کریک تک پہاڑی کسی دیوار کی طرح سیدھی اور سپاٹ تھی
یوں پر دور سے فائرنگ کی آوازیں اور بموں کے دھماکے سنائی دے
تھے ——— اُسی لمحے عمران کو آسمان پر گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی
اور پھر چند لمحوں بعد ایک ہیلی کاپٹر گن کریک کے سامنے ایک چٹان
اوپر آ کر اترا۔ ہیلی کاپٹر میں سے کرنل سنڈاری باہر نکلا۔ اُسی
ایک لمبا تڑنگا نوجوان ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر کرنل سنڈاری
ف بڑھا ——— اور وہ دونوں تیز تیز قدم اُٹھاتے اُسی چٹان کے
ہو گئے۔

"اب کیا کرنا ہے عمران صاحب" ——— کیپٹن شکیل نے عمران
ں طرح خاموش پڑے دیکھ کر پوچھا۔

"میں سوچ رہا ہوں اس درّے میں کیسے داخل ہوا جائے۔ ایک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہی صورت ہے۔ کہ اس ہیلی کاپٹر کو استعمال کیا جائے۔ تم ایسا کرو
کور کرنا میں آگے جاتا ہوں" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہ
کے بعد جواب دیا۔

"میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں شاید راستے میں کور کی ضرور
پڑ جائے" ——— ٹائیگر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور پھر عمران پہلے اس دہانے سے باہر کو نکلا اور تیزی سے
بڑی چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی کھسک کر اس
پاس پہنچ گیا۔ ان دونوں کے پاس سٹین گنیں موجود تھیں۔

"تم نے اس ہیلی کاپٹر تک پہنچنا ہے۔ تم یہیں رکو میں آگے
ہوں۔ جب میں اپنا ہاتھ سر پہ پھیروں تو تم آگے بڑھنا" ——— عم
نے سرگوشیانہ انداز میں اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔ اور
خود تیزی سے کھسک کر زمین کے ساتھ چپٹا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ آ
بہت گہرا نشیب تھا ——— جب کہ دوسری پہاڑی جس پہ ہیلی کاپٹر
تھا تک جانے کے لئے ایک پتلی سی گگر موجود تھی بالکل پل صراط کی طر
عمران کراولنگ کرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اُسے اپنے لباس کی طرف
بے حد فکر تھی ——— کیونکہ یہ عام سا لباس تھا۔ اور ایسا لباس دو
دکھائی دے سکتا تھا۔ اس کا پروگرام تو فوجی وردیوں میں آنے کا
لیکن سارا پروگرام اچانک گڑبڑ ہو گیا۔ اور انہیں اسی لباس میں
تک پہنچنا پڑا ——— عمران بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھا جا
اور اب وہ اس پتلی سی گگر کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تھا
لیکن اب وہ براہِ راست گن کر یک کے اوپر کھڑے ہوئے مسلح

دمیں تھا۔ وہ بڑی آسانی سے انہیں نظر آ سکتا تھا۔ یہاں پہنچ کر عمران
زیادہ محتاط ہو گیا۔ لیکن پتلی گگر کے آس پاس چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔
اگر وہ اس گگر سے گر پڑتا تو یقیناً نیچے کسی لامحدود گہرائی میں ہی پہنچتا۔
سے زندہ سلامت نکلنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

عمران چٹان کی اوٹ میں چھپا ہوا پتلی گگر کو دیکھ رہا تھا۔ اُسے
کے اوپر کھڑے ہوئے فوجی بھی صاف نظر آ رہے تھے۔ عمران
سر پہ ہاتھ پھیرا۔ اور چند لمحوں بعد ٹائیگر رینگتا ہوا اس کے پاس
لیا۔

"اب اصل چکر ہے ٹائیگر ——— تم ان فوجیوں کا خیال رکھنا۔ میں نے
گر پار کرنی ہے" ——— عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور
نے سر ہلا دیا اور عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر انتہائی
اری سے آگے گگر پر چڑھ کر رینگنے لگا ——— گگر اتنی پتلی تھی کہ اس
وقت دو پیر نہیں جمائے جا سکتے تھے۔ اس لئے عمران اس پر
ورت بھی دوڑ نہ سکتا تھا۔ بس وہ صرف اس پر لیٹ کر سینے
کھسک سکتا تھا ——— اور اس کے لئے بھی صورت ایسی تھی کہ
اپنا توازن ہر صورت میں رکھنا تھا۔ کیونکہ گگر پر اس کے جسم کا
درمیانی حصہ تھا۔ دونوں اطراف سے اس کا جسم خلا میں تھا۔
کھسکتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا ——— لیکن ابھی اس نے آدھا
طے کیا تھا کہ اچانک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اور جیسے گرم
ی بائیں بازو میں گھس گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کا توازن
یا ——— اور وہ بے اختیار اچھل کر گگر سے نیچے گہرائی میں سر کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بل گرتا گیا۔ گہرائی جہاں یقینی موت چھپی ہوئی تھی۔ عمران کو ایک
کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی جان اس کے حلق میں آگئی ہو
دوسرے لمحے اس کا ذہن ماؤف ہونے لگا ——— ماؤف ہوتے ہو
ذہن سے اس نے اپنے پیچھے اور درّہ کی طرف سے بے تحاشا گولیا
چلنے اور چند افراد کے چیخنے کی آوازیں بھی سنیں۔ لیکن پھر یہ آوازیں خ
میں ڈھلتی گئیں ——— شاید آوازیں تو ویسے ہی موجود تھیں لیکن عمران ہو
کی خاموشی میں ڈوب چکا تھا۔

جولیا اور اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھے جا
ہے تھے۔ چوٹی پر پہنچتے ہی وہ رکے اب سامنے انہیں چار فوجی دوسری
ت سے چڑھتے ہوئے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے ——— ان کا رخ
ل اُسی طرف کو تھا جدھر جولیا اور اس کے ساتھی موجود تھے۔
"میں انہیں ختم کرتی ہوں۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں"
ہلنے کہا اور پھر اس کی سٹین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ
وں اچھل اچھل کر نیچے گرے اور نشیب میں بھاری بوروں کی طرح گرتے
ے ——— ان کے گرتے ہی وہ سب تیزی سے اٹھے اور ان کی طرف
پڑے۔ لیکن ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ ایک
ونچی چوٹی سے فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی چوہان اور ناٹران
ہیں سنائی دیں ——— جولیا اور صفدر دونوں سانپ جیسی تیزی سے
س پلٹے ہی تھے کہ سر رابرٹ کی سٹین گن کی آواز سنائی دی اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پھر اونچی چوٹی پر سے ایک آدمی چیختا ہوا سر کے بل نیچے نشیب میں گرتا ہو
نظر آیا۔ سر رابرٹ کا نشانہ واقعی بے حد تیز تھا۔

"کیا پوزیشن ہے" ——— جولیا نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا

"ہم دونوں شدید زخمی ہیں۔ آپ آگے بڑھ جائیں ہم یہیں کہیں
غار میں چھپ کر بینڈیج کر لیں گے۔ ہماری فکر نہ کریں کام آگے بڑھائیں"
ناٹران نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی ران میں گولی لگی تھی جب کہ چوہان
پشت میں گولی اتر گئی تھی اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"چوہان کو دیکھو" ——— جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے دیکھا ہے یہ زندہ ہے۔ میرے پاس تیز دھار کا خنجر ہے
میں اس کا آپریشن کر لوں گا۔ آپ جائیں پلیز جلدی کریں" ——— ناٹران
نے کہا۔

"سر رابرٹ۔ آپ بھی ان کے ساتھ ہی رک جائیں۔ صرف میں
صفدر۔ پرویز اور نعمانی آگے جائیں گے۔ ٹھیک ہونے کے بعد آپ
تینوں علیحدہ گروپ کی صورت میں انہیں الجھائیں گے" ——— جولیا نے
تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ چاروں رینگتے ہوئے آگے بڑھے۔ آگے ایک
محفوظ جگہ دیکھتے ہی وہ اٹھ کر تیزی سے دوڑ پڑے۔ آگے جا کر پھر ڈھلان
سی آ گئی ——— اور وہ وہاں پہنچ کر رک گئے۔ سامنے ڈھلان میں ایک
فوجی چوکی سی بنی ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک جیپ بھی کھڑی تھی۔ وہ
وہاں دس بارہ مسلح افراد بھی موجود تھے۔

اسی لمحے ان میں سے کسی نے انہیں دیکھ لیا۔ اور پھر اس کے ساتھ
ہی سب فوجیوں نے تیزی سے پوزیشنیں لے کر ان پر فائر کھول دیا۔

اب میں جولیا اور اس کے ساتھیوں نے بھی فائر کھول دیا۔ اور گولیاں
زبردست تبادلہ شروع ہو گیا۔ فاصلہ اتنا زیادہ تھا کہ ان کا پھینکا ہوا
بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتا تھا ——— اس لئے معاملہ صرف فائرنگ تک
محدود تھا۔

"میں بیک میں جاتا ہوں آپ یہیں ٹھہریں" ——— بلیک زیرو
نے کہا۔ اور پھر وہ ان سے الگ ہو کر تیزی سے سائیڈ میں رینگتا ہوا
آگے بڑھ گیا۔

جولیا اور اس کے ساتھی رک رک کر فائرنگ کر رہے تھے۔
کیونکہ ان کے پاس اسلحہ محدود تھا۔ جب کہ نیچے فوجی بے تحاشا فائرنگ
کر رہے تھے ——— بلیک زیرو کافی فاصلہ دے کر پتھروں کی اوٹ سے
نیچے اترتا گیا اور پھر جب اس نے محسوس کیا کہ اب اس کا پھینکا ہوا
صحیح نشانے پر پہنچ جائے گا تو اس نے بم کی پن نکال کر پوری قوت سے
اس چوکی پر پھینکا دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا ——— اور
چوکی کے کمرے کا ملبہ فضا میں بکھر گیا۔ اس کے ساتھ ہی کئی فوجیوں
کی چیخیں سنائی دیں۔ کئی فوجی اٹھ کر دوڑے اور انہیں جولیا اور اس کے
ساتھیوں کی گولیاں چاٹ گئیں ——— چند ہی لمحوں بعد دوسری طرف
سے فائرنگ بند ہو گئی۔ اور جولیا اور اس کے ساتھی اٹھ کر تیزی سے
نشیب میں دوڑتے ہوئے اس چوکی کی طرف بڑھنے لگے۔ بلیک زیرو
بھی اٹھ کر چوکی کی طرف بھاگا ——— اور تھوڑی دیر میں وہ سب وہاں
پہنچ گئے۔ وہاں لاشوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ کوئی آدمی بھی زندہ
موجود نہ تھا۔ کئی افراد کے جسم تو بوٹیوں کی صورت میں بکھر گئے تھے وہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

شاید بجاہ راست بم کی زد میں آ گئے تھے۔

وہاں پہنچنے کا انہیں ایک فائدہ ضرور ہوا کہ انہیں چوکی کے سا
ایک غار میں موجود اسلحے کا خاصا بڑا ذخیرہ ہاتھ آ گیا۔ انہوں نے شد
گنوں کا میگزین اور خاصی تعداد میں بم وہاں سے اٹھا لیے۔ جیپ
تباہ ہو چکی تھی۔

"اب آگے بڑھو" ——— جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔ اور وہ تیز
سے آگے بڑھنے لگے۔

اُسی لمحے انہیں اپنے سروں پر ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سنائی د
اور وہ سب تیزی سے دبک گئے۔ ہیلی کاپٹر ان کے اوپر سے گزر
آگے بڑھ گیا اور پھر کافی دور گن کریک کی طرف جا کر نیچے اتر گیا

ہیلی کاپٹر کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ سب آگے بڑھنے
اب وہ ایک چھوٹی سی پہاڑی کے اوپر چڑھ رہے تھے۔ آگے آگے
صفدر اور بلیک زیرو تھا جب کہ اس کے پیچھے جولیا اور آخر میں
نعمانی تھا۔

چوٹی پر پہنچ کر وہ چٹانوں کی آڑ میں رکے ہی تھے کہ انہیں تین
سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور انہوں نے چونک
کر ادھر ادھر دیکھا ——— اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے۔ کہ اچانک
پر جیسے گولیوں کی بارش سی ہو گئی۔ وہ واقعی تین اطراف سے گھیرے
آ چکے تھے۔ انہوں نے بھی جوابی فائر کھول دیا۔ انہوں نے لاشعوری
پوزیشنیں بانٹ لی تھیں ——— لیکن انہیں احساس تھا کہ وہ انتہائی خطرنا
سچویشن میں پھنس چکے تھے۔ اُسی لمحے نعمانی کے حلق سے چیخ نکلی

جیسی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ گولی اس کے پہلو میں گھس گئی تھی۔ لیکن پوزیشن
ہی تھی کہ کوئی اس کی مدد نہ کر سکتا تھا۔

"بم فائر کرو" ——— بلیک زیرو نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ
ہی انہوں نے فائرنگ روک کر بم پھینکنے شروع کر دیئے۔ اور پھر ہر
طرف چیخیں ہی چیخیں پھیل گئیں۔

صفدر نے جلدی سے نعمانی کو سنبھالا۔ لیکن نعمانی بے ہوش ہو چکا
تھا۔ اس کے پہلو سے خون بہہ رہا تھا۔ صفدر نے جلدی سے قمیض کا
دامن پھاڑا اور اس کا گولا سا بنا کر اس نے زخم پر رکھا اور دوسری پٹی
پھاڑ کر اس نے اس پر باندھ دی ——— اس طرح کم از کم خون کی مزید
روانی رک گئی تھی۔

جولیا۔ صفدر اور بلیک زیرو مسلسل بم پھینک رہے تھے۔
اور پھر دوسری طرف سے فائرنگ ختم ہو گئی۔ اور وہ تینوں مڑ کر
نعمانی کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ اچانک پچھلی سائیڈ سے چیختی
ہوئی آواز سنائی دی۔

"خبردار ہتھیار پھینک دو۔ ورنہ سب کو بھون ڈالیں گے"
اور ان سب نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔

اور دوسرے لمحے ان کے ہاتھ خود بخود فضا میں اٹھتے گئے۔
دس مسلح سپاہی بالکل ان کے عقب میں کچھ فاصلے پر موجود تھے۔ اور ان
کے لئے چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی ——— انہیں یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس
طرف سے بھی یہ لوگ آ سکتے ہیں۔

"کھڑے ہو جاؤ" ——— وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جولیا۔ صفدر اور بلیک زیرو تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ اور دوسرے لمحے دس مسلح افراد تیزی سے آ کر ان کے گرد پھیل گئے ——— اور پھر چند ہی لمحوں میں ان کے ہاتھ ان کی پشت پر بندھ چکے تھے۔

"ہمارا ساتھی زخمی ہے۔ اسے ساتھ لے جانا ہے" ——— صفدر نے ان کے انچارج سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"پڑا رہے یہیں۔ ہمارے بھی بے شمار ساتھی تم لوگوں نے مار ڈالے ہیں۔ تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں" ——— انچارج نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سنو۔ اگر تم ہمارے زخمی ساتھی کو ساتھ لے چلو اور اس کی جان بچا لو تو میں وعدہ کرتی ہوں کہ سب کچھ سچ بتا دوں گی۔ اور تم ایک بہت بڑے خطرے سے بچ جاؤ گے" ——— جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

انچارج چند لمحے تو غور سے جولیا کے چہرے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے فیصلہ کن انداز میں کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے۔ کہ تم وعدہ پورا کرنے والی عورت ہو" ——— انچارج نے کہا۔ اور پھر اس نے اپنے ایک ساتھی کو نعمانی کے اٹھانے کا اشارہ کیا اور اس نے آگے بڑھ کر بے ہوش نعمانی کو اٹھا کر کندھے پر ڈال لیا۔

"چلو ادھر بائیں طرف جلدی چلو" ——— انچارج نے کہا۔ اور وہ اس کے کہنے کے مطابق بائیں طرف چلنے لگے۔

"تم نے ہم پر فائر کیوں نہیں کیا۔ جب کہ تم آسانی سے ہمیں ہٹ کر سکتے تھے" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"باس کا حکم تھا کہ تمہیں زندہ گرفتار کیا جائے۔ اس لئے ورنہ اب تک تمہاری روحیں بھی آسمان تک پہنچ چکی ہوتیں" ——— انچارج نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد دس اور سپاہی بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ اور پھر وہ کافی فاصلہ طے کر کے ایک اور بڑی چوکی میں پہنچ گئے ——— یہاں پچاس کے قریب افراد موجود تھے۔ انہیں لے جا کر ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ انچارج کے کہنے پر ایک فوجی نے نعمانی کو چیک کیا اور پھر اس نے بیگ منگوا کر نعمانی کا باقاعدہ آپریشن کر کے گولی نکال لی اور بینڈیج کر دی وہ شاید پیشہ ور ڈاکٹر تھا ——— جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان کا اطمینان اس قدر عارضی ثابت ہو گا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کرنل سنڈاری دفتر سے باہر نکل کر سیدھا چھاؤنی کے ایک اور ہیلی پیڈ پر پہنچا تاکہ وہاں سے ہیلی کاپٹر لے کر وہ دتہ بکرہ میں کیپٹن شرما کے پاس جائے ——— لیکن وہاں فوری طور پر ہیلی کاپٹر میسر نہ آسکا۔ البتہ ایک دوسری چھاؤنی سے ہیلی کاپٹر منگوایا گیا۔ کرنل سنڈاری اس ہیلی کاپٹر کے انتظار میں ہیلی پیڈ کے دفتر میں ہی بے چینی سے ٹہلنے لگا کہ اتنے میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور انچارج ٹیلی فون سنتے ہی بوکھلا گیا۔

"یس سر یس سر ——— وہ موجود ہیں سر" ——— انچارج نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

اور کرنل سنڈاری اس کی اس بوکھلاہٹ پر حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔

"سر۔ پرائم منسٹر صاحب کی کال ہے آپ کے لئے سر"

انچارج نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے کرنل سنڈاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا" ——— کرنل سنڈاری نے آگے بڑھ کر رسیور انچارج کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔ اب اُسے سمجھ آگئی تھی کہ انچارج کس لئے بوکھلا گیا تھا۔

"یس سر ——— کرنل سنڈاری سپیکنگ" ——— کرنل سنڈاری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے" ——— دوسری طرف سے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

اور کرنل سنڈاری منہ بنا کر انچارج کی طرف دیکھنے لگا جو پی۔ اے پرائم منسٹر کی کال پر اس قدر بوکھلا گیا تھا۔ اس نے سمجھا تھا کہ شاید پرائم منسٹر نے اس سے براہ راست بات کی ہے۔

"ہیلو ——— پرائم منسٹر سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی بھاری اور گمبھیر آواز سنائی دی۔

"یس سر ——— میں کرنل سنڈاری بول رہا ہوں سر"

کرنل سنڈاری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل سنڈاری۔ یہ کیا گڑبڑ ہوئی ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ سپیشل سیکرٹری ٹھاکر اور بے شمار فوجی مارے گئے ہیں۔ ایک ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے۔ جب کہ دوسرا مجرم لے اڑے تھے۔ جسے آپ کے کہنے پر ایئر فورس نے دتہ بکرما پر فضا میں ہی ہٹ کر دیا ہے ——— ادھر سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کی شکایت آئی ہے کہ آپ نے اس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سے توہین آمیز سلوک کیا ہے اور آپ مجرموں کی گرفتاری میں اُسے کام نہیں کرنے دے رہے۔ آخر یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ کرنل سنڈاری مجھے چونکہ آپ پر اور آپ کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے ——— اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے تفصیل معلوم کرنے کے بعد اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کیا جائے۔ یہ مجرم کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں" پرائم منسٹر نے کہا۔

اور جواب میں کرنل سنڈاری نے شروع سے لے کر آخر تک تمام واقعات مختصر طور پر سنا دیئے۔

"اوہ ——— یہ تو گن کریک کی تباہی کا سلسلہ ہے۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں تو شاگل صاحب زیادہ کامیاب رہے ہیں" ——— پرائم منسٹر نے تفصیل سننے کے بعد کہا۔

"جناب۔ درہ بکرما میں ملٹری انٹیلی جنس کی کافی نفری کام کر رہی ہے۔ وہ پہلے سے چوکنا ہیں۔ مجرم کسی صورت ان سے بچ کر نہیں نکل سکتے ——— اب اگر شاگل صاحب یا ان کے آدمی وہاں پہنچے تو ہمارے لئے یہ مشکل ہو جائے گا کہ ہم انہیں اور مجرموں کے درمیان کیسے تفریق کریں اس طرح مجرم اپنا کام دکھا سکتے ہیں۔ اس لئے سر میں نے شاگل صاحب سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ فکر نہ کریں۔ ہم موثر طور پر مجرموں سے نمٹ لیں گے" ——— کرنل سنڈاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ آپ کا خیال درست ہے۔ دو مختلف پارٹیوں کی موجودگی سے واقعی مجرم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اوکے۔ میں شاگل صاحب کو مطمئن کر دوں گا ——— آپ اکیلے کام کریں اور مجھے

بلا از جلد کامیابی کی رپورٹ ملنی چاہیئے۔ اور ہاں۔ ایک بات اور چیف شاگل نے یہ اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ مجرم انتہائی عیار اور چالاک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اپنے طور پر انہیں ختم سمجھیں ——— اور وہ اصل آدمی نہ ہوں۔ اور بعد میں اصل آدمی اپنا کام کر گزریں۔ اس لئے آپ حتی الوسع یہ کوشش کریں گے کہ مجرموں کو زندہ گرفتار کیا جائے۔ تاکہ مکمل طور پر مطمئن ہونے کے بعد پھر انہیں سزا دی جا سکے" ——— پرائم منسٹر نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر" ——— کرنل سنڈاری نے جواب دیا۔

اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ کی ادائیگی کے بعد رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل سنڈاری نے رسیور رکھ دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ یہ زندہ رکھنے والی شرارت شاگل کی ہے ——— تاکہ بعد میں گرفتار شدگان کو نقلی ثابت کیا جا سکے۔ لیکن چونکہ اُسے معلوم تھا کہ یہ لوگ اصلی ہیں۔ اس لئے اُسے زیادہ پرواہ نہ تھی اور پھر اب پرائم منسٹر کی ہدایات کا بھی خیال رکھنا تھا ——— اس لئے اس نے رسیور رکھتے ہی جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور کیپٹن شرما سے رابطہ قائم کیا۔

"یس ——— کیپٹن شرما فرام وس اینڈ وور" ——— جواب میں کیپٹن شرما کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے کیپٹن اوور" ——— کرنل سنڈاری نے سخت لہجے میں کہا۔

"ابھی تو خاموشی ہے سر۔ ہمارے آدمی مجرموں کو تلاش کر رہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہیں۔ میں نے گن کریک کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کر دیئے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجرم اب کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں گے اوور" دوسری طرف سے کیپٹن شرما نے کہا۔

"سنو پرائم منسٹر نے ابھی سختی سے ہدایات دی ہیں کہ مجرموں کو زندہ گرفتار کیا جائے۔ اس لئے تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ انہیں زندہ گرفتار کیا جائے اوور" ——— کرنل سنڈاری نے کہا۔

"لیکن باس۔ انہیں زندہ گرفتار کرنے میں تو ہو سکتا ہے۔ ہمیں زیادہ جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑے اوور" ——— کیپٹن شرما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نقصان اپنی جگہ اور پرائم منسٹر کی ہدایات اپنی جگہ۔ اور دوسری بات یہ کہ چیف آف سیکرٹ سروس نے ہمارے خلاف پرائم منسٹر کے کان بھرے ہیں ——— اس لئے اب ان کا زندہ گرفتار ہونا ملٹری انٹیلی جنس کی بھی عزت کا سوال ہے اوور" ——— کرنل سنڈاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں ابھی ٹرانسمیٹر پر سب کو یہ حکم دے دیتا ہوں اوور" ——— کیپٹن شرما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں خود بھی ہیلی کاپٹر پر آ رہا ہوں۔ تم کہاں موجود ہو گے اوور" کرنل سنڈاری نے کہا۔

"میں سر۔ گن کریک کے سامنے موجود ہوں بلیک سپاٹ پر اوور" ——— کیپٹن شرما نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں اوور اینڈ آل" ——— کرنل سنڈاری

نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔

"ہیلی کاپٹر آ گیا ہے سر" ——— انچارج نے کال ختم ہوتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور کرنل سنڈاری سر ہلاتا ہوا عمارت سے باہر نکل کر ہیلی پیڈ کی طرف بڑھ گیا جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"میں خود اسے پائلٹ کر کے لے جاؤں گا۔ وہاں ایمرجنسی پوزیشن ہے۔ غیر متعلقہ آدمی کا جانا مناسب نہیں ہے" ——— کرنل سنڈاری نے انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور انچارج نے پائلٹ کو باہر بلا لیا۔ کرنل سنڈاری نے پائلٹ سیٹ سنبھالی اور چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر اڑاتا ہوا درہ بکرما کی طرف بڑھتا گیا ——— اور پھر درہ بکرما پر پہنچ کر جیسے ہی وہ گن کریک کے قریب پہنچا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کو گن کریک کے سامنے ایک کھلی چٹان پر اتارا اور باہر آ گیا۔ اسی لمحے کیپٹن شرما ایک آڑ سے نکل کر اس کی طرف بڑھا ——— اور اسے خوش آمدید کہہ کر ذرا ہٹ کر بنی ہوئی حفاظتی چوکی کی عمارت کی طرف لے گیا۔ پہاڑیوں میں دور فائرنگ اور بموں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"یہ تو پوری فوج آ رہی ہے" ——— کرنل سنڈاری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارے آدمی مجرموں کو گھیر رہے ہیں جناب۔ ویسے مجرم انتہائی ہوشیاری سے کمانڈو ایکشن میں مصروف ہیں۔ ہماری ایک چوکی انہوں نے تباہ کر دی ہے اور پندرہ افراد ہلاک کر دیئے ہیں ——— لیکن میں نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اپنے آدمیوں کو سختی سے حکم دے دیا ہے کہ انہیں زندہ گرفتار کیا جائے
کیپٹن شرما نے چوکی میں پہنچ کر کہا۔

" انہیں یہاں قریب نہ اکٹھا کرنا بلکہ دور رکھنا "۔۔۔ کرنل سنڈاری
نے کرسی پر بے چینی کے سے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے سر۔ میں نے پہلے ہی انہیں گرفتار کر کے چوکی
بائیس میں رکھنے کے احکامات جاری کئے ہیں "۔۔۔ کیپٹن شرما نے
جواب دیا۔

اور اسی لمحے گن کریک کی طرف سے فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں
سنائی دیں تو کرنل سنڈاری اور کیپٹن شرما دونوں اچھل پڑے۔ فائرنگ
تیز ہو گئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی پارٹی نے گن کریک پر حملہ کر دیا
ہو۔

" یہ تو نزدیک فائرنگ ہو رہی ہے "۔۔۔ کرنل سنڈاری نے
بے چینی اور حیرت سے کہا۔

اسی لمحے ایک فوجی بھاگتا ہوا آیا۔

" سر مجرموں کی ایک ٹولی یہاں قریب موجود ہے۔ ان میں سے
ایک پتلی گلگر کراس کر رہا تھا کہ اسے گن کریک کے اوپر کھڑے ایک
سپاہی نے ہٹ کر دیا ہے۔ وہ تو ہزاروں فٹ نیچے نشیب میں جا گرا
ہے۔۔۔ وہاں سے اس کا بچ نکلنا ناممکن ہے۔ باقی افراد کو گھیرا جا
رہا ہے۔ ویسے گن کریک پر کھڑے تینوں فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ مجرموں
نے اچانک ان پوسٹین گنوں سے فائرنگ کر دی تھی "۔۔۔ فوجی نے
سیلوٹ مار کر تیز تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے باقی مجرموں کو زندہ گرفتار کیا جائے۔ اب نیچے گرنے
والے کی تو لاش بھی نہیں مل سکتی وہ تو مجبوری ہے "۔۔۔ کیپٹن شرما
نے کہا۔ اور سپاہی سیلوٹ مار کر واپس مڑ گیا۔

" یہ کہیں گن کریک کے اوپر نہ پہنچ جائیں "۔۔۔ کرنل سنڈاری
نے متوحش لہجے میں کہا۔

" نو سر۔۔۔ وہاں تک پہنچنے کے لئے خصوصی سیڑھی استعمال کی
جاتی ہے۔ جسے میں نے پہلے بیک کرا دیا ہے۔ اب کوئی آدمی نیچے سے
اوپر تک نہیں جا سکتا اور نہ ہی اوپر سے نیچے آ سکتا ہے۔ اس لئے مجرم
ہمیں کچھ بھی کر لیں گن کریک تک تو کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے "
کیپٹن شرما نے جواب دیا۔

اور کرنل سنڈاری نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا کم از کم اتنا
اطمینان ہو گیا تھا کہ گن کریک تو بہر حال محفوظ ہے۔ آدمیوں کا کیا ہے
اتنے آدمی مجرم مار لیں گے آخر پکڑے جائیں گے۔۔۔ اب رہ گیا پیچھے
رہنے والا کوئلا ہر ہے اول تو اس کے زندہ بچ جانے کی ایک فی صد
امید نہ تھی۔ اور اگر شاگل کہے گا تو بعد میں خصوصی انتظامات کے
ذریعے اس کی لاش نکال کر شاگل کے سامنے رکھ دی جائے گی۔
اتنے بڑے آپریشن میں تمام مجرم تو زندہ نہ پکڑے جا سکتے تھے۔
چنانچہ کرنل سنڈاری مطمئن ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔ فائرنگ ابھی تک
ہو رہی تھی۔ لیکن اب گن کریک کی طرف سے اکا دکا جواب دیا جا رہا تھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ بھی ختم ہو گئی۔ اور ہر طرف خاموشی سی چھا گئی۔

کیپٹن شرما خاموش بیٹھا ہونٹ چبا رہا تھا۔ اس کے سامنے میز پر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور کیپٹن شرما نے چونک کر اس کا بٹن دبا دیا۔ کرنل سنڈاری بھی چوکنا ہو گیا۔

"یس کیپٹن شرما اٹنڈنگ اوور" ——— کیپٹن شرما نے کہا

"نمبر سکسٹی ون سر۔ مجرم گرفتار کر لئے گئے ہیں سر۔ وہ تعداد میں چار تھے ان میں ایک عورت بھی ہے۔ ایک شدید زخمی تھا اسکی چوٹ میں بینڈیج کر دی گئی ہے ——— اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"صرف چار ——— باقی کہاں ہیں اوور" ——— کیپٹن شرما نے تیز لہجے میں کہا۔

"باقی پارٹنیز ورک کر رہی ہیں سر۔ وہ انہیں ڈھونڈ نکالیں گے اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے جیسے ہی باقی افراد کے متعلق اطلاع ملے مجھے کال کرو اوور اینڈ آل" ——— کیپٹن شرما نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ لیکن آف ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ کیپٹن شرما نے چونک کر دوبارہ اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ نمبر تھرٹی ون سر فرام دی سپاٹ سر۔ گن کریک پر فائرنگ کرنے والے افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں سے دو شدید زخمی ہیں ——— جب کہ ایک معمولی زخمی ہے۔ ہم انہیں چوکی بائیس لے جا رہے ہیں۔ اور سر ایک آدمی پتلی گلی سے نیچے گر کر ہلاک ہو چکا ہے وہ گولی کھا کر ہزاروں فٹ گہرائی میں جا گرا ہے اوور" ——— دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"نیچے گرنے والے کو چھوڑو۔ ان چاروں کو لے جاؤ اور ان کی بینڈیج کرو۔ ہم نے انہیں زندہ رکھنا ہے اوور اینڈ آل" ——— شرما نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آٹھ افراد تو گرفتار ہو گئے سر۔ ایک مر گیا باقی تین رہ گئے سر وہ بھی جلد ہی گرفتار ہو جائیں گے" ——— کیپٹن شرما نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن شرما ویل ڈن۔ تم نے میرا سر بلند کر دیا ہے۔ باقی تین بھی مل جائیں تو میں شاگل کو یہیں بلا کر اسے دکھاؤں گا کہ دیکھو اس کو کہتے ہیں کارکردگی" ——— کرنل سنڈاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور کیپٹن شرما نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"یس ——— کیپٹن شرما سپیکنگ اوور" ——— کیپٹن شرما نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی کہا۔

"ایون ون سپیکنگ سر۔ ہماری پارٹی نے ایک پہاڑی غار میں موجود تین مجرموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان میں سے دو زخمی ہیں سر جب تیسرے کو بے ہوش کر کے گرفتار کرنا پڑا ہے اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"زندہ ہیں تینوں اوور" ——— کیپٹن شرما نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ زندہ ہیں سر اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اوکے۔ انہیں چوکی بائیس لے چلو۔ باقی مجرم بھی وہاں پہنچ چکے ہیں
میں اور چیف کرنل سنڈاری صاحب خود وہاں پہنچ رہے ہیں۔ اوور
اینڈ آل" ——— کیپٹن شرما نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"مبارک باد جناب۔ سارے مجرم گرفتار ہو گئے۔ ایک مر گیا۔ یہ
آپریشن مکمل ہو گیا" ——— کیپٹن شرما نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

"گڈ ——— گڈ ——— کیپٹن شرما ——— تمہاری کارکردگی واقعی بہت
ہے۔ میں تمہاری ترقی کے لئے ضرور سفارش کروں گا" ——— کرنل سنڈاری
نے اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر ——— آپ چیف آف سیکرٹ سروس کو بتا
کا کہہ رہے تھے" ——— کیپٹن شرما نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— ضرور بلاؤں گا۔ لیکن پہلے میں خود ان مجرموں سے بات چیت
کرنا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر اس سر رابرٹ سے اگر وہ زندہ ہے۔ جس
نے مجھے زندگی میں سب سے بڑا دھوکہ دیا ہے ——— میں اسے اس
دھوکے کی عبرت ناک سزا دوں گا" ——— کرنل سنڈاری نے کہتے
ہوئے کہا۔

اور کیپٹن شرما نے سر ہلا دیا۔ وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"چوکی بائیس یہاں سے کتنی دور ہے" ——— کرنل سنڈاری
نے کہا۔

"دور تو ہے سر لیکن وہاں ہیلی کاپٹر لینڈ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں
پیدل جانا ہو گا۔ میں نے اسے اس لئے منتخب کیا تھا کہ یہ کن کریک
کافی دور ہے" ——— کیپٹن شرما نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے پیدل چلتے ہیں۔ چلو" ——— کرنل سنڈاری نے
اور کیپٹن شرما نے سر ہلا دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گولی بازو میں کھاتے ہی عمران کا توازن یک لخت ختم ہو
اس کا جسم اچھل کر اس پتلی گلگر سے نیچے ہزاروں فٹ گہرائی میں گر
ایک لمحے کے لئے اُسے محسوس ہوا جیسے اس کی جان حلق میں اٹک گئی ہو
اور دوسرے لمحے اس کا ذہن ماؤف ہونے لگا ـــــ ماؤف ہوتے ذہن
سے اس نے اپنے پیچھے چیخوں اور گولیوں کی آوازیں سنیں۔ لیکن یہ آوازیں
ہی خاموشی میں ڈوب گئیں۔ عمران کا جسم انتہائی تیز رفتاری سے نشیب
میں گر رہا تھا ـــــ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی۔
اُسی لمحے اس کے ذہن میں ایک فلیش سا ہوا کہ اس کے کوٹ کی
جیب میں ٹائم راکٹ موجود ہے۔ اگر یہ چٹان سے ٹکرا گیا تو شاید یہ
ہی اڑ جائیں ـــــ عمران کے جسم کی تو کوئی حیثیت ہی نہ تھی۔ اور اسی

نے عمران کے ذہن کو بیدار کرنے میں زیادہ فعال کردار ادا کیا۔ اور عمران
ماؤف ہوتا ہوا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ وہ چونکہ درمیان سے گرا تھا۔
ں لئے وہ دونوں پہاڑیوں میں سے کسی سے ٹکرائے بغیر سیدھا نیچے گرتا
ا رہا تھا ـــــ لیکن ذہن کے پوری طرح بیدار ہوتے ہی اس نے اپنے
پ کو بچانے کی ترکیب سوچنی شروع کر دی۔ نشیب میں اندھیرا تھا۔ اور
اہر ہے اندھیرے میں اندھا داؤ استعمال کرنا پڑتا۔ اور ٹائم راکٹ کی وجہ
سے وہ اندھے اقدام سے ہر صورت میں بچنا چاہتا تھا ـــــ اور پھر
ایہ قدرت کو اس پر رحم آ گیا کہ اُسی لمحے اس کی نظریں نیچے دائیں طرف
ب بڑھی ہوئی چٹان پر پڑ گئیں۔ یہ چٹان کا حصہ خاصا باہر کو تھا۔ عمران نے
ب لخت اپنے جسم کو جھکولا دیا اور ساتھ ہی اس نے اپنے سینے پر رکھے
ئے ہاتھ کو مضبوطی سے دبا دیا ـــــ یہ ہاتھ لاشعوری طور پر گرتے ہوئے
ں جگہ پر جم گیا تھا جہاں کوٹ کی اندرونی جیب میں ٹائم راکٹ موجود تھا۔
ولا کھاتے ہی اس کا جسم تیر کی طرح اس چٹان کی طرف بڑھا۔ اور اُسی
، عمران نے قلابازی کھائی ـــــ اور اس کے پیر جیسے ہی چٹان سے
ائے اس نے پوری قوت سے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اچھال دیا۔ اس
، جسم کو زوردار جھٹکا لگا۔ اور اس جھٹکے کی وجہ سے وہ اچھل کر خاصی بلندی
پ پہنچ کر پھر نیچے گرنے لگا ـــــ عمران نے ایک بار پھر قلابازی کھائی اور
نوں پیروں کو چٹان سے ٹکراتے ہی دوبارہ اوپر کو اچھلا اس بار اس کے
م کو پہلے کی نسبت کم جھٹکا لگا۔ اور وہ اوپر کم بلندی پر گیا۔ تیسری بار
تے وقت اس نے قلابازی نہ کھائی ـــــ اور صرف پیر چٹان سے ٹکراتے
ں وہ اچھلا۔ اور پھر چٹان سے پیر لگتے ہی دوبارہ اچھلا۔ ہر بار جھٹکا بھی کم

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لگ رہا تھا اور بلندی بھی کم ہو رہی تھی۔ تیسری بار اس کے پیر چٹان پر جم گئے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو پہاڑی کے ساتھ جما دیا۔ اور آہستہ
سے کھسک کر خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح نیچے ہوتا ہوتا چٹان پر
بیٹھ گیا ——— وہ خوف ناک اور یقینی موت سے بچ نکلا تھا۔ اس کا سانس بہت
تیز تیز چل رہا تھا۔ اور ذہن میں خوف ناک انداز کی آوازیں گونج رہی تھیں۔
کافی دیر تک وہ چٹان کے ساتھ پشت لگائے بیٹھا رہا۔ آہستہ آہستہ اس کا
سانس بھی معمول پر آتا گیا ——— اور ساتھ ہی دماغی حالت بھی درست ہوتی
گئی۔ اُسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ آگ کے سمندر کو تیر کر پار کرتا ہوا یہاں
تک پہنچا ہو۔ کچھ دیر بعد جب اس کی جسمانی اور ذہنی حالت نارمل ہوئی تو
سب سے پہلے اُسے اپنے بازو میں ہونے والے درد کا احساس ہوا۔
اور اس درد کے احساس نے اُسے بتا دیا کہ اب وہ نارمل ہے۔ اس نے
جلدی سے دوسرے ہاتھ سے اپنے بازو کو ٹٹولا ——— اور اُسے ہاتھ پر
چپچپاہٹ سی محسوس ہوئی۔ خون نکل رہا تھا۔ لیکن ہڈی محفوظ تھی گولی گوشت
کو پھاڑ کر دوسری طرف نکل گئی تھی۔ عمران نے سب سے پہلے جیب میں
ہاتھ ڈال کر ٹائم راکٹ کو سنبھالا ——— اور اُسے یقینی طور پر صحیح ایڈجسٹ
کر کے اس نے اپنی قمیض کھینچ کر اس کے دامن سے پٹی پھاڑی اور اُسے
اپنے بازو پر مضبوطی سے باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے اِدھر اُدھر دیکھنا
شروع کر دیا ——— اوپر تقریباً ساٹھ فٹ کی بلندی پر روشنی موجود تھی۔
اور اُسے احساس تھا کہ اس قدر فاصلہ طے کرنے کے بعد ہی وہ اوپر جا
سکے گا۔ اس نے اوپر جانے کے لئے پہاڑی چٹانوں کا جائزہ لینا شروع
کر دیا ——— یہ پہاڑی سپاٹ ہونے کی بجائے کٹی پھٹی سی تھی۔ اس نے

اوپر چڑھنے کے لئے کوشش کی جا سکتی تھی۔ لیکن ظاہر ہے وہاں سیڑھیاں
تو نہ بنی ہوئی تھیں کہ وہ بغیر کسی رسک کے اوپر پہنچ جاتا۔ لیکن عمران جیسے
آدمی کی زندگی کا ہر لمحہ رسک میں شامل تھا ——— اس لئے اس نے زیادہ
پرواہ نہ کی اور آہستہ سے اپنے جسم کو سمیٹ کر چٹان پر کھڑا ہو گیا۔ زخمی بازو
میں اب اکڑن سی محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ جب بازو مسلسل
حرکت میں آئے گا تو گرم ہو جائے گا۔ تکلیف تو بہرحال ہونی تھی ——— لیکن
جان اور مشن کے مقابلے میں اس تکلیف کی اس کی نظر میں کیا حیثیت ہو
سکتی تھی۔ البتہ اب اُسے ان چیخوں کا خیال آ رہا تھا جو اس نے نیچے گرتے
وقت اپنے پیچھے سنی تھیں ——— ان چیخوں سے یہی مطلب لیا جا سکتا تھا کہ
اس کے ساتھی ہٹ ہو چکے ہیں۔ ادھر جولیا اور اس کے گروپ کا بھی کوئی پتہ
نہ تھا۔ البتہ اُسے یہ فکر تھی کہ اگر جلد از جلد مشن مکمل نہ ہوا تو پھر اس کے
ہاتھوں میں کسی ایک کا بھی زندہ بچ نکلنا محال تھا ——— اور شاید یہ پہلا
مشن تھا جس میں پوری سیکرٹ سروس سوائے تنویر کے مع ایکسٹو شدید
خطرہ بلکہ یقینی خاتمے کے خطرے میں گھری ہوئی تھی۔ اس خیال نے اس
کے جسم میں زیادہ حرکت پیدا کر دی اور پھر وہ چٹانوں کو پکڑ پکڑ کر اوپر چڑھنے
لگا ——— لیکن باوجود کوشش کے اس کی رفتار اس کی مرضی کے مطابق
نہ ہو سکی۔ کیونکہ پیر جمانے اور اوپر مناسب پکڑ کے لئے اُسے بے حد
محتاط رہنا پڑتا تھا۔ لیکن بہرحال وہ لمحہ بہ لمحہ اوپر کی طرف جا رہا تھا۔ ایک دو
بار اس کا پیر پھسلا ——— لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ چونکہ جس
رخ سے وہ چڑھ رہا تھا یہ وہی پہاڑی تھی جس پر وہ گگر کو کراس کر کے جانا
چاہتا تھا اس لئے اُسے اطمینان تھا کہ اب اس پل صراط نما پتلی سی گگر کو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دوبارہ کراس نہ کرنا پڑے گا۔

اور پھر آہستہ آہستہ وہ بلند ہوتا ہوتا آخر کار وہ اس گگر کی بلندی تک پہنچ گیا۔ لیکن یہاں سے اُسے گن کریک نظر نہ آ رہا تھا۔ کیونکہ پہاڑی اور گن کریک کے درمیان حائل تھی ——— البتہ اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں والی جگہ کو دیکھا۔ اور پھر اس کی تیز نظروں نے خون کے دھبوں کو چیک کر لیا۔ البتہ کوئی لاش اُسے وہاں نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس نے یہی اندازہ لگایا کہ یا تو اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو وہاں سے اٹھا لیا گیا ہے ——— یا پھر وہ انہیں زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئے ہیں۔ بہرحال اس وقت اس کے سامنے مشن کا مسئلہ تھا۔ اس لئے وہ ان کی کوئی مدد نہ کر سکتا تھا۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ فائرنگ کی آواز بھی کہیں سے سنائی نہ دے رہی تھی ——— اس لئے عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس خاموشی کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اور پھر اس نے سر جھٹک کر اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ لیکن اب مشن مکمل کرنے کا جذبہ کچھ اور مضبوط ہو گیا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق اتنی قربانیوں کے بعد بھی اگر مشن مکمل نہ ہوا تو پھر سب قربانیاں رائیگاں ہی چلی جائیں گی ——— اب یہ تو قدرت ہی جانتی تھی کہ کیا پوری سیکرٹ سروس ختم ہو چکی ہے یا وہ قید میں ہیں۔

چونکہ اب راستہ موجود تھا اس لئے عمران کی رفتار میں بے حد تیزی آ گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی کے اوپر پہنچ گیا۔ اس نے ایک بڑی چٹان کی آڑ لی اور گن کریک کو دیکھنے لگا ——— گن کریک کا اوپر والا حصہ فوجیوں سے خالی تھا۔ جب کہ نیچے پانچ مسلح فوجی بڑے مطمئن انداز میں کھڑے تھے۔ ہیلی کاپٹر بھی ویسے ہی کھڑا تھا۔ فوجیوں کے اطمینان کو دیکھ کر ایک

لمحہ کے لئے عمران کا دل ڈوب گیا۔ ظاہر ہے ان کے اطمینان کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ اس مشن میں پوری سیکرٹ سروس قربان ہو چکی ہے۔ اور ہر طرف چھائی ہوئی خاموشی بھی یہی کچھ بتا رہی تھی ——— لیکن ظاہر ہے عمران اب اپنے ساتھیوں کے لئے یہی کچھ کر سکتا تھا کہ مشن مکمل کر کے عظیم انسانوں کی روحوں کو سکون پہنچائے جو اپنے ملک کی سلامتی پر جان دے کر ہمیشہ کے لئے امر بن چکے تھے ——— اور شاید وہ خود بھی ان کے ساتھ جا ملے۔ اور ظاہر ہے پیچھے صرف تنویر ہی رہ جائے گا جو خصوصی ہیلی کاپٹر لئے پاکیشیا کی ملحقہ سرحد پر عمران کی طرف سے کاشن کا انتظار کرتا رہ جائے گا ——— عمران یہی سوچتا ہوا صورت حال کو غور سے دیکھتا رہا۔ اصل مسئلہ اوپر گن کریک میں پہنچنا تھا جو دو سو فٹ یا اس سے بھی زائد بلندی پر تھا اور جہاں تک پہنچنا بظاہر ناممکن تھا۔ اور اسی لمحے اس کی آنکھیں ہیلی کاپٹر پر جم گئیں اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ آسانی سے گن کریک تک پہنچ سکتا تھا ——— وہ آہستگی سے چٹان کے پیچھے سے نکلا اور پھر انتہائی محتاط انداز میں دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر تک پہنچ گیا۔ فوجی چونکہ اطمینان سے کھڑے آپس میں باتیں ہانک رہے تھے ——— اور عمران نے خود بھی احتیاط کی تھی کہ وہ فاصلہ زاویے سے بڑھے کہ فوجیوں اور اس کے درمیان ہیلی کاپٹر آ جائے اس لئے وہ بغیر کسی کی نظروں میں آئے ہیلی کاپٹر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ——— ہیلی کاپٹر تک پہنچنے کے بعد وہ چند لمحوں کے لئے رکا اور پھر آہستہ سے اوپر چڑھ کر پائلٹ سیٹ پر جھکے جھکے انداز میں بیٹھ گیا۔ ہیلی کاپٹر کیونکہ چٹان کے اوپر تھا جب کہ فوجی کچھ نشیب میں تھے اس لئے اس کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دیکھ لئے جانے کا خطرہ تو نہ تھا لیکن پھر بھی وہ محتاط تھا کہ کہیں کسی او
طرف سے اُسے چیک نہ کیا جا سکتا ہو۔ ہیلی کاپٹر خاصا جدید ساخت کا
تھا ـــــ عمران نے بڑی تیزی سے اس کا کنٹرول چیک کیا اور پھر اس
کا انجن آن کر دیا۔ گڑگڑاہٹ کی آواز سے اس کے پنکھے حرکت میں آ
تو اُسے نیچے سے فوجیوں کے حیرت سے چیخنے کی آوازوں کے ساتھ سا
دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سنائی دیں ـــــ اور جس لمحے اُ
ایک فوجی کا چہرہ نظر آیا عمران نے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو اوپر
دیا۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ وہ اُسے انتہائی تیز رفتار
اوپر لیتا گیا تاکہ نیچے سے ہونے والی فائرنگ سے ہیلی کاپٹر ہٹ نہ ہو
جائے ـــــ لیکن نیچے سے اس پر گولیاں نہ چلائی گئیں تو عمران سمجھ گیا
کہ عام فوجیوں نے اپنے ہی ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرنے کی جرأت نہیں کی
وہ شاید اپنے باس کو اطلاع دینے دوڑے ہوں گے۔

ہیلی کاپٹر چند ہی لمحوں میں گن کریک کے پاس پہنچ گیا۔ عمران نے
ہیلی کاپٹر کو گن کریک کے بالکل ساتھ کر کے نہ صرف اُسے فضا میں
کر دیا بلکہ اس کا آٹومیٹک کنٹرول چالو کر کے اُسے وہیں فکس کر دیا
اب ہیلی کاپٹر درّے کے ساتھ فضا میں معلق کھڑا تھا ـــــ اور عمران
نے نیچے جھانکا تو اس نے فوجیوں کو سٹین گنوں سمیت اوپر کی طرف دیکھتے
ہوئے پایا۔ اور کئی فوجی اِدھر اُدھر دوڑ رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر کے بڑے
پروں کی وجہ سے درّے اور ہیلی کاپٹر کے درمیان بہرحال کچھ نہ کچھ
فاصلہ موجود تھا ـــــ درّے کے اندر تین فوجیوں کی لاشیں پڑی ہوئی
تھیں ان کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا اور وہ خصوصی گن نصب تھی

عمران نیچے موجود افراد کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے اپنی جیبوں کو ٹٹولنا
شروع کر دیا۔ سٹین گن وغیرہ تو پہلے ہی نشیب میں گر چکی تھی۔ ریوالور بھی
نہ تھا ـــــ اس کا خیال تھا کہ شاید کوئی بم جیب میں رہ گیا ہو لیکن جیبیں
خالی تھیں۔ اُسی لمحے عمران کو ایک خیال آیا تو اس نے جلدی سے اپنے
ایک بوٹ کے تسمے کھولے اور پھر اُسے اتار کر اس نے سائیڈ میں لگی
ہوئی ایک پٹی کو چٹکی سے پکڑ کر کھینچا تو یہ پٹی بوٹ کے چاروں طرف سے
کھلتی گئی ـــــ اور اس پٹی کے علیحدہ ہوتے ہی بوٹ کا نچلا حصہ علیحدہ
ہو گیا۔ اس کے اندر ایک پتلی سی چپٹی موجود تھی۔ جس کے کناروں پر
سرخ رنگ کے موتی سے جڑے ہوئے تھے۔ عمران نے یہ پٹی اتار کر
احتیاط سے ایک سائیڈ پر رکھی ـــــ اور پھر بوٹ کو دوبارہ پہن لیا۔ پٹی
کو چھپانے کے لئے خصوصی تلہ لگایا گیا تھا جسے بوٹ سے علیحدہ ہونے
سے روکنے کے لئے نظر نہ آنے والی پٹی چاروں طرف چپکائی گئی تھی۔
بوٹ پہن کر عمران نے وہ سرخ موتیوں والی پٹی اٹھائی ـــــ اور اس کے
کناروں پر لگے ہوئے سرخ موتیوں کو نچلی طرف سے مخصوص انداز میں
دبایا تو موتی بلب کی طرح جل اٹھے۔ چونکہ بوٹ کے تلے میں موتی نچلی
طرف رکھے گئے تھے ـــــ اس لئے کتنا بھی دباؤ ان پر پڑتا وہ کام نہ
شروع کر سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ نشیب میں گرنے کے بعد گو عمران
پوری طاقت سے چٹان پر کودتا رہا تھا۔ لیکن اس کے بوٹ کے تلے
میں موجود اس پٹی پر کوئی اثر نہ ہوا تھا ـــــ لیکن اب انہیں دوسری
طرف سے علیحدہ علیحدہ دقفے سے دبانے پر چاروں بلب جل اٹھے۔
اور عمران ـــــ چند لمحے ان بلبوں کو دیکھتا رہا۔ پھر یہ چاروں بلب یکلخت

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تیزی سے جلنے بجھنے لگ گئے۔ اور عمران نے انتہائی پھرتی سے یہ
پٹی نیچے سپاہیوں کی طرف پھینک دی۔ پٹی کو تقریباً دو سو فٹ گہرائی
میں جانا تھا ——— اس لئے اُسے وہاں تک پہنچنے میں چند لمحے لگ گئے
سپاہی بھی حیرت سے اس پٹی کو دیکھنے لگے۔ عمران نے دیکھا کہ وہ ایک
بڑی سی مشین کو گھسیٹ کر درّے والی چٹان کے ساتھ لگا رہے تھے۔
اس مشین کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی سیڑھی نظر آ رہی تھی جس کا دوسرا
سرا مشین کے اندر تھا ——— اور عمران سمجھ گیا کہ اس مشین کے ذریعے
سیڑھی ایک لمحے میں بلند ہو کر درّے تک پہنچ جائے گی۔ پٹی بھی گرتی
ہوئی ٹھیک اس مشین سے جا کر ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی ایک ہولناک
دھماکہ ہوا ——— اس قدر شدید اور ہولناک دھماکہ کہ دو سو فٹ کی بلندی
پر موجود ہیلی کاپٹر بھی دھماکے کی لہروں سے ڈول گیا۔ اُسی لمحے عمران
نے چھلانگ لگائی اور وہ تیر کی طرح اڑتا ہوا درّے کے اندر پہنچ گیا۔
چند لمحے تو وہ حیرت سے اس عجیب و غریب اور جدید ترین گن کو دیکھتا رہا
واقعی یہ گن انجینئرنگ کا شاہکار تھی ——— لیکن اس کے پاس اسے مزید
دیکھنے کا وقت نہ تھا۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹائم راکٹ نکالا
اور اُسے ایک مخصوص جگہ پر نصب کر کے اس میں پانچ منٹ کا وقت
لگا دیا ——— اس راکٹ کے ٹائم سوئچ میں یہ خصوصیت تھی کہ ایک
بار وقت سیٹ کرنے کے بعد اُسے دوبارہ تبدیل نہ کیا جا سکتا تھا
اور عمران کے خیال کے مطابق ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں سے
نکلنے کے لئے پانچ منٹ کا وقفہ بہت زیادہ تھا۔

راکٹ سیٹ کرنے کے بعد وہ تیزی سے واپس درّے کی طرف

گھوما تاکہ بھاگ کر دوبارہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جائے۔ لیکن جیسے ہی وہ گھوما
اس نے ہیلی کاپٹر کو یک لخت حرکت میں آتے دیکھا اور اس کے دیکھتے
ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے خود بخود اڑتا ہوا دور پہاڑیوں
کی طرف جانے لگا ——— عمران اب اکیلا کھڑا حیرت سے بغیر کسی پائلٹ
کے ہیلی کاپٹر کو اڑ کر دور جاتے دیکھ رہا تھا۔ اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے
وہ سمجھ گیا تھا کہ ہیلی کاپٹر وائرلیس کنٹرول ہے۔ اُسے اس کا خیال تک
نہ آیا تھا ——— اب مسئلہ نیچے جانے کا تھا۔ دو سو فٹ کی بلندی سے نیچے
کودنا ہی موت کو دعوت دینے کے برابر تھا اور پھر نیچے لازماً مسلح فوجی
موجود تھے جو اس کے جسم کو فضا میں ہی گولیوں سے ہٹ کر سکتے تھے۔ اور
اس کے ساتھ ہی ایک اور خیال زہریلے سانپ کی طرح اس کے ذہن
میں رینگ گیا اور اس کی آنکھیں پھیلنے لگیں ——— ٹائم راکٹ کا بلاسٹنگ
وقت فکس ہو چکا تھا۔ اس نے بہرحال پانچ منٹ کے بعد بلاسٹ ہو جانا
تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ اس کے بلاسٹ ہونے کے بعد گن تو ایک
طرف۔ اس پورے درّے کے رینبے ہو جانے ہیں۔ ٹائم راکٹ کو
اب وہ اس کی جگہ سے اکھاڑ بھی نہ سکتا تھا ——— کیونکہ ایک بار اس کا
ٹائم سوئچ آن ہونے کے بعد اگر اُسے حرکت دی جائے تو پھر ٹائم یکلخت
ری سیٹ ہو جاتا تھا اور راکٹ بلاسٹ ہو جاتا تھا۔ اب عمران کی موت یقینی ہو
گئی تھی ——— وہ موت کے حصار میں بُری طرح پھنس گیا تھا۔ وقت تیزی
سے گزر رہا تھا۔ اور ہر طرف موجود یقینی موت کا دائرہ تیزی سے تنگ ہوتا
جا رہا تھا اور وہ درّے کے قریب کھڑا کبھی ٹائم راکٹ کو دیکھتا اور کبھی
باہر فضا میں۔ جہاں ہیلی کاپٹر کچھ دور پہاڑیوں میں لینڈنگ کر رہا تھا۔ اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پھر اس کی نظریں اپنی کلائی میں موجود گھڑی پر پڑیں۔ جس کی سیکنڈ والی سوئی یقینی موت کی طرف اپنا چکر پورا کر رہی تھی۔

"لو بھئی عمران ـــــ آج بہر حال وہ وقت آ ہی گیا جس وقت سے تم ہر بار بچ نکلتے تھے" ـــــ عمران ایک طویل سانس لیتے ہوئے بڑبڑایا۔ موت کو اس قدر قریب اور یقینی جان لینے کے باوجود اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار نمایاں نہ ہوئے تھے۔ وہ مطمئن تھا کہ وہ اپنے وطن کی سلامتی کے لئے اپنی جان دے رہا ہے ـــــ اب کم از کم وہ اپنے ساتھیوں سے پیچھے نہ رہے گا جو اس کے خیال کے مطابق پہلے ہی اپنی جانیں ملک پر قربان کر چکے تھے۔ وقت کو جیسے پر لگ گئے تھے۔ اور عمران خاموش کھڑا ٹائم راکٹ کو دیکھ رہا تھا ـــــ اور ظاہر ہے اس کے علاوہ وہ اور کچھ کر بھی نہ سکتا تھا۔ اور سیکنڈوں والی سوئی آخری چکر پورا کر رہی تھی۔ صرف چند لمحے باقی رہ گئے تھے۔ صرف چند لمحے اور کے بعد۔ اس کے بعد کچھ بھی باقی نہ بچنا تھا۔ نہ گن۔ نہ درہ نہ عمران۔

چوکی کے بڑے ہال نما کمرے میں اس وقت پاکیشیا کی پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ نعمانی کو ہوش آ چکا تھا۔ لیکن وہ ابھی بھی اٹھ کر بیٹھنے کے قابل نہ تھا ـــــ چوہان بھی ہوش میں تھا لیکن وہ چل نہ سکتا تھا۔ جب کہ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر دونوں بے ہوش تھے۔ ان کے جسموں میں کئی جگہ گولیوں کے سوراخ ہو چکے تھے۔ جب کہ خاور ناٹران کی طرح معمولی زخمی تھا ـــــ عمران کا نشیب میں گرنے کے بعد کچھ پتہ نہ تھا۔ صدیقی نے انہیں بتایا تھا کہ عمران تیلی گگر پر سے گزرتے ہوئے گولی کھا کر ہزاروں فٹ کی گہرائی میں گرا تھا اور پھر اس کا کچھ پتہ نہ چلا تھا اور عمران کے اس طرح گرنے پر جوش میں آ کر ٹائیگر اور کیپٹن شکیل یک لخت دونوں سرنگ سے باہر نکلے اور فائرنگ کی زد میں آ گئے تھے۔ سر رابرٹ کو یہیں چوکی میں آ کر ہوش آیا تھا ـــــ ان کی کہانی بھی کچھ زیادہ مختلف نہ تھی۔ ناٹران نے ایک غار میں لے جا کر چوہان کا آپریشن کیا اور اس کی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گولی خنجر کی مدد سے باہر نکال کر اس نے لباس پھاڑ پھاڑ کر پٹیاں بنائیں اور اس کی بینڈیج میں مصروف ہو گیا۔ جب کہ سر رابرٹ صورت حال کا اندازہ کرنے کے لئے غار سے باہر نکلے ہی تھے کہ ان کے سر پہ کسی پتھر سے ضرب لگائی گئی۔ ۔۔۔ اور ان کے گرتے ہی فوجی حملہ کر کے غار میں گھس آئے اور ناٹر ان کو اتنی فرصت ہی نہ دی گئی کہ وہ سٹین گن کو اٹھا سکتا تھا۔ اس طرح وہ سب گرفتار ہو کر یہاں پہنچ گئے۔ نعمانی۔ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر فرش پر پڑے ہوئے تھے ۔۔۔ جب کہ جولیا۔ صفدر۔ بلیک زیرو۔ ناٹر اور خادر۔ صدیقی اور سر رابرٹ ہال میں موجود بنچوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ ان کی پشت پر کر کے باندھ دیئے گئے تھے۔ اور ان کی پشت کی طرف بھی مسلح فوجی موجود تھے اور سامنے بھی ۔۔۔ ساتھ ہی چوہان بھی زخمی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"کیا ہماری اس حالت کا ہمارے باس کو علم نہ ہو گا" ۔۔۔ خادر نے آہستہ سے قریب بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونا تو چاہیئے۔ لیکن میرے خیال میں اس بار ایسا نہیں ہو رہا" جولیا نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

اور خادر کے ساتھ بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے بسی سے ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ اب وہ ان لوگوں کو کیا بتاتا کہ ان کے باس کو پوری طرح خبر تو ہے۔ لیکن اس بار وہ خود ان کے ساتھ ہی بے بس ہوا بیٹھا ہے ۔۔۔ اور اصل باس کی لاش شاید گہرائی میں ٹوٹی پھوٹی حالت میں پڑی ہو گی۔ چند لمحوں بعد کمرے میں موجود فوجی یک لخت الرٹ ہو گئے۔ اور ان کے اس طرح الرٹ ہونے پر جولیا اور اس کے سارے ساتھی یک لخت چونک پڑے

اسی لمحے درے نما دروازے میں سے دو افراد اندر داخل ہوئے۔ دونوں ہی یونیفارم میں تھے۔ اور ایک تو وہ اچھی طرح پہچانتے تھے۔ وہ کرنل سنڈاری تھا ملٹری انٹیلی جنس کا چیف ۔۔۔ جس کے پنجے سے وہ فرار ہو کر یہاں تک پہنچے تھے۔ جب کہ دوسرا اس کا کوئی ماتحت ہو گا۔

"گڈ کیپٹن شرما۔ تمہاری کارگزاری واقعی قابل رشک ہے۔ تم نے بارہ میں سے صرف ایک آدمی کو ختم کر کے باقی گیارہ کو زندہ گرفتار کر لیا ہے۔ اور وہ شاید وہی آدمی ہے۔ جس نے وہاں ساری صورت حال بدلی تھی۔ اور جس کی وجہ سے مجھے شرمندگی اٹھانی پڑی تھی" ۔۔۔ کرنل سنڈاری نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس کی نظریں سر رابرٹ پر جم گئیں جو سر جھکائے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہوں ۔۔۔ سر رابرٹ۔ تم نے مجھے جو دھوکہ دیا ہے اسے میں تمام عمر یاد رکھوں گا" ۔۔۔ کرنل سنڈاری کا لہجہ یک لخت تلخ ہو گیا۔

"میں نے دھوکہ دیا ہے۔ تمہیں یہ بات کہتے ہوئے شرم آنی چاہیئے کرنل سنڈاری۔ میں نے تمہارے ملک کے فائدے کے لئے سب کچھ کیا ۔۔۔ اور یہ تم تھے کہ جب مجھ پہ شک کیا گیا تو تم خاموش رہے۔ حالانکہ تم اچھی طرح جانتے تھے کہ میں کون ہوں۔ اگر میں ان کا ساتھی ہوتا تو پہلی بات تو یہ کہ انہیں کیا ضرورت پڑی تھی کہ مجھے قتل کر کے میری جگہ اپنا آدمی لے آتے ۔۔۔ میری وہاں بذات خود موجودگی ان سب کو شبہ سے بالاتر کر دیتی۔ اور دوسری بات یہ کہ اگر میں ان کا ساتھی ہوتا تو مجھے لیا پاگل کتے نے کاٹا تھا کہ میں سیدھا تمہارے پاس آتا۔ اور پھر انہیں گرفتار کراتا" ۔۔۔ سر رابرٹ نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"تو پھر تم نے شاگل پر حملہ کر کے انہیں سچوئشن بدلنے کا موقع کیوں دیا اور پھر تم باقاعدہ ان کے ساتھ مہم میں بھی شامل رہے" ——— کرنل سنڈاری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ قدرے نرم تھا۔

"میں نے شاگل پر حملہ کیا تھا۔ مجھے کیا ضرورت پڑی تھی اس پر حملہ کرنے کی۔ اگر اس نے تمہیں کہا ہے تو بکواس کی ہے۔ اس پر حملہ تو علی عمران نے کیا تھا وہ اٹھ کر اس کے قریب آیا تو شاگل اس پر ٹوٹ پڑا میں تو صرف اُسے سمجھانے کے لئے قریب آیا تو اس نے مجھے ضرب لگا فرش پر دھکیل دیا ——— اس عمران نے بازی گروں کی طرح اپنے پشت پر بندھے ہوئے ہاتھ آگے کر کے ریوالور شاگل کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اور اُسے ٹکر مار کر دور پھینک دیا۔ میں اٹھ کر اس عمران سے ریوالور چھیننے کی کوشش کرنے ہی لگا تھا کہ تم دروازے میں آئے۔ اور عمران نے مجھے دھکیل کر تم پر فائر کیا ——— لیکن تم اور شاگل نکل گئے۔ جب کہ میں اس کے قابو آ گیا۔ اور پھر میں نے اپنی جان کے خوف سے اس کی کلپ ہتھکڑی کھول دی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ تمہارے سامنے ہے ——— وہ مجھے اسلحے کے زور پر ساتھ لے آئے۔ اور چونکہ تم خود بھی میرے دشمن ہو چکے تھے اس لئے مجبوراً مجھے ان کے ساتھ رہنا پڑا۔ ویسے تم اپنے آدمیوں سے پوچھ سکتے ہو کہ میں نے انہیں کیا کہا ہے میں تو غار سے ان لوگوں سے آنکھ بچا کر نکل رہا تھا تاکہ تمہارے آدمیوں کو ان کی وہاں موجودگی کی خبر دوں کہ پتھر مار کر مجھے بے ہوش کر دیا گیا اور پھر مجھے یہاں ہوش آیا ——— اور اب تم مجھے کہہ رہے ہو کہ میں نے تمہیں دھوکہ دیا ہے۔ اور میں ان کا ساتھی ہوں۔ تم مجھے اچھی طرح

جانتے ہو کہ میرا کام سائنسی ریسرچ ہے۔ میرا ان سیکرٹ ایجنٹوں سے کیا تعلق رابطہ ہو سکتا ہے" ——— سر رابرٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے کہا تھا کہ تم اس علی عمران کو جانتے ہو" ——— کرنل سنڈاری نے کہا۔ اب اس کے لہجے میں ایسا تاثر تھا کہ جیسے وہ سر رابرٹ کی کہانی پر یقین کر چکا ہو۔ اور شاید یہ یقین اُسے شاگل دشمنی کی بنا پر آ گیا تھا۔ اب تک شاگل ہی الزام لگا رہا تھا کہ سر رابرٹ کی وجہ سے سچوئشن بدلی ہے ——— اب اگر واقعی سر رابرٹ کا اس میں کوئی قصور نہیں تو اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ شاگل نے اپنی کوتاہی پر پردہ ڈالنے کے لئے سر رابرٹ کا نام استعمال کیا ہے۔

"ہاں میں اُسے جانتا ہوں۔ لیکن اس حوالے سے نہیں وہ آکسفورڈ میں جب سائنس پر ڈاکٹریٹ کر رہا تھا اس وقت سے جانتا ہوں۔ وہ انتہائی ذہین سائنسدان تھا ——— اس کے بعد بھی اکثر سائنسی کانفرنسوں میں اس سے ملاقات ہوتی رہتی تھی" ——— سر رابرٹ نے کہا۔

"اگر آپ کا میک اپ چیک کیا جائے تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہو گا" ——— کرنل سنڈاری نے کہا۔

"اعتراض کیسا۔ تم ایک بار نہیں۔ ایک لاکھ بار چیک کر لو" سر رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین آ گیا۔ سر رابرٹ میں شرمندہ ہوں۔ کہ آپ کو اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی۔ کیپٹن شرما۔ ان کے ہاتھ کھول دو۔ یہ ہمارے معزز مہمان ہیں ——— بس غلط فہمی اور چیف شاگل کی حماقت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے" ——— کرنل سنڈاری نے کہا۔ اور شرما نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ایک فوجی کو اشارہ کیا جو سر رابرٹ کی پشت پر کھڑا تھا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ بندشوں سے آزاد کر دیئے۔ اور سر رابرٹ طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ـــــ اسی لمحے ایک فوجی بھاگتا ہوا اندر آیا۔

" سر ـــــ سر ـــــ غضب ہو گیا۔ ایک مجرم آپ کا ہیلی کاپٹر لے کر گن کریک میں داخل ہو گیا ہے۔ اس نے بم مار کر نیچے موجود دس فوجیوں اور سیڑھی والی مشین کو تباہ کر دیا ہے " ـــــ فوجی نے انتہائی پریشان کن لہجے میں کہا۔

" اوہ ـــــ یہ علی عمران ہو گا۔ اس نے نکلنے سے پہلے ٹائم راکٹ الماری سے نکال لیا تھا " ـــــ سر رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

اور ٹائم راکٹ کا سنتے ہی کرنل سنڈاری اور کیپٹن شرما دونوں کا رنگ یک لخت زرد پڑ گیا۔

" مم ـــــ مم ـــــ مگر وہ تو نشیب میں گر گیا تھا " ـــــ کرنل سنڈاری نے انتہائی گھبراہٹ بھرے لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

" سر۔ وہ ہیلی کاپٹر درے کے ساتھ معلق کھڑا ہے سر۔ اگر آپ اجازت دیں تو اسے ہٹ کر دیا جائے۔ اس کے بعد اس آدمی کو ہٹ کرنے کے لئے ہم کمندوں کے ذریعے اوپر جا سکتے ہیں " آنے والے فوجی نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ اوہ۔ وہ تو وائرلیس کنٹرول ہے " ـــــ کرنل سنڈاری نے تیزی سے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے اس پر لگا ہوا ایک بٹن دبا کر سوئچ کو گھمایا۔

لے سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اور پھر کیپٹن شرما اور کرنل سنڈاری دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر کی طرف لپکے۔ گن کریک کی ہی کا سن کر وہ دونوں ہی حواس باختہ ہو گئے تھے۔

" جلدی کرو گن کریک کے پاس پہنچو۔ اسے بچانا انتہائی ضروری ہے۔ ری کرو " ـــــ کیپٹن شرما نے باہر نکلتے ہوئے چیخ کر اپنے فوجیوں ے کہا۔ اور کیپٹن شرما کی گھبراہٹ دیکھ کر وہ سب بھی دوڑتے ہوئے رے سے باہر کو نکل گئے ـــــ ان کے باہر جاتے ہی سر رابرٹ نے دی سے آگے بڑھ کر صفدر کے ہاتھ کھولے اور پھر وہ بھی باہر کی طرف ب گئے۔

صفدر نے اپنے ہاتھ آزاد ہوتے ہی انتہائی تیزی سے اپنے باقی اتھیوں کے ہاتھ کھول دیئے۔ اور پھر اس کی نظریں ایک سٹین گن پر جم ئیں جو دروازے کے ساتھ رکھی ہوئی تھی ـــــ شاید کوئی فوجی جلدی ں اسے بھول گیا تھا یا پھر یہ پہلے سے وہاں رکھی ہوئی تھی۔

" تم لوگ یہیں رہو۔ میں باہر جا رہا ہوں " ـــــ صفدر نے کہا۔ ر سٹین گن اٹھائے باہر نکل گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ واپس آیا۔

" جلدی کرو یہاں سے نکلو۔ سب فوجی بوکھلاہٹ میں باہر گن کریک ں طرف دوڑ رہے ہیں۔ پیچھے سے راستہ ہے۔ اسلحہ بھی موجود ہے جلدی رو " ـــــ صفدر نے چیخ کر کہا۔

اور صفدر کے کہنے پر باقی ساتھیوں نے فرش پر بے ہوش پڑے وئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ چوہان کو بھی اٹھا کر کاندھے پر لا دلیا ـــــ اور پھر وہ تیزی سے اس کمرے سے باہر آ گئے۔ واقعی چوکی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

خالی پڑی تھی۔ دوسرے کمرے میں ایک طرف اسلحے کے ڈھیر تھے۔ انہوں نے سٹین گنیں اٹھائیں اور پھر صفدر کی رہنمائی میں وہ آگے کی طرف جانے کی بجائے پیچھے کی طرف جانے والے راستے کی طرف رینگ گئے ——— ایک چھوٹا سا سرنگ کے دہانے جتنا درہ تھا۔ اس میں سے باہر نکل کر پہاڑی کے نشیب میں اترتے گئے۔ اور پھر ایک غار میں پہنچ گئے۔ غار دفاعی لحاظ سے خاصی محفوظ تھی ——— انہوں نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں کرچوکی سے ذرا فاصلے پر نیچے زمین پر اترتے ہوئے دیکھا۔

"ہمیں اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے ——— بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

اور پھر جولیا کی ہدایت پر صفدر، صدیقی اور بلیک زیرو تینوں تیزی سے موڑ کاٹ کر بھاگتے ہوئے اس طرف بڑھے جدھر ہیلی کاپٹر ایک چٹان پر اتر رہا تھا ——— ان تینوں کے ہاتھوں میں سٹین گنیں تھیں۔ اور وہ چونکہ نشیب میں تھے۔ اس لئے دوسری طرف موجود فوجی انہیں نہ دیکھ سکتے تھے۔

"ہمیں ہیلی کاپٹر لے جا کر عمران کو اس درے سے نکالنا ہے۔ جلدی کرو" ——— بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور وہ انتہائی تیز رفتاری اور پوری قوت سے دوڑتے ہوئے چڑھائی چڑھنے لگے۔ ہیلی کاپٹر چٹان پر ٹک چکا تھا ——— اس کے پر اسی طرح تیز رفتاری سے گھوم رہے تھے۔ چونکہ جس نشیب میں وہ تینوں موجود تھے ہیلی کاپٹر عین اس نشیب کے اوپر تھا۔ چند ہی لمحوں میں وہ تینوں ہی ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے ——— اس وقت وہ انتہائی خطرناک صورت حال سے دوچار تھے

ذرا سی غفلت سے وہ تینوں ہی نشیب میں واپس لڑھک سکتے تھے۔ جیسے ہی وہ ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچے۔ ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے فضا میں بلند ہوا ——— اور اسی لمحے ان تینوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے چٹان سے اٹھتے ہوئے ہیلی کاپٹر پر جمپ لگا دیا۔ اور پھر ان تینوں کے ہاتھ ہیلی کاپٹر کے سٹینڈنگ پیڈز پر پڑے اور وہ تینوں بھی اس سے لٹکتے ہوئے بلند ہوتے گئے ——— سٹین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل گئی تھیں۔ صرف چند لمحے وہ سٹینڈنگ پیڈز سے لٹکے رہے۔ پھر انتہائی پھرتی سے صفدر پائلٹ سیٹ کی طرف اور صدیقی اور بلیک زیرو پچھلی کھلی کھڑکی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

"ارے تم" ——— اچانک ہیلی کاپٹر کے اندر سے کرنل سنڈاری اور کیپٹن شرما کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔ لیکن صفدر نے پوری قوت سے پائلٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کرنل سنڈاری کو ٹکر ماری ——— اور کرنل سنڈاری چیختا ہوا ملحقہ سیٹ پر گرا۔ اسی لمحے صدیقی اور بلیک زیرو دونوں نے کیپٹن شرما اور کرنل سنڈاری کو چھاپ لیا۔ جب کہ صفدر نے انتہائی پھرتی سے پائلٹ سیٹ پر قبضہ کر کے ہیلی کاپٹر کو سنبھال لیا۔

"پھینک دو نیچے پھینک دو" ——— صفدر نے بلند آواز میں کابینہ کی صورتحال اونچا لے جاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ انہیں مت پھینکنا۔ ورنہ نیچے سے ریستان کے لئے پر بچائیں۔ اور اگر وہاں ہو جائے گی" ——— بلیک زیرو نے چیختے ہوئے سے ملٹری اور ایئر فورس اور ان دونوں کے درمیان ہیلی کاپٹر میں ہی نہیں ریڈ کال دے دیتا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

شروع ہو گئی۔ اُسی لمحے فائر ہوا اور اس کے ساتھ ہی چیخ بلند ہوئی۔ صد
تیزی سے گھوما۔ لیکن پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار دوڑ
چیخ کیپٹن شرما کی تھی ـــــ اس نے بجلی کے کس لمحے ریوالور نکال
صدیقی پر فائر کرنا چاہا تھا۔ مگر صدیقی نے تیزی سے ہاتھ مار کر عین
آخری لمحے ریوالور کا رخ بدل دیا تھا۔ اور اس طرح گولی بجائے صدیق
کے سینے میں گھسنے کے کیپٹن شرما کے اپنے سینے میں گھس گئی
تھی اور وہ چیخ مار کر نیچے گرا تھا ـــــ جب کہ بلیک زیرو نے کرنل سنڈ
کو بڑی مہارت سے فرش پر الٹا گرا کر قابو میں کر لیا تھا۔ کیپٹن شر
چند لمحے تڑپنے کے بعد ختم ہو گیا۔ گولی اس کے دل میں گھس گئی تھی
صدیقی نے جلدی سے کیپٹن شرما کے ہاتھ سے نکلنے والے
ریوالور پر قبضہ کیا ـــــ اور آگے بڑھ کر ریوالور کی نال کرنل سنڈا
کی گردن سے لگا دی۔

"مجھے مت مارو مجھے مت مارو" ـــــ کرنل سنڈاری نے
ریوالور کی نال گردن سے لگتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"اگر یہ غلط حرکت کرے تو گولی مار دینا" ـــــ بلیک زیرو نے
چیخ کر کہا۔ اور کرنل سنڈاری کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔

اور پوری قوت انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کو دروازے کی طرف لے
چٹان پر ٹک چکا تھا۔ اس کی طرف سے تو وہ عمران کو بچانے کے لئے جا رہے
رہے تھے۔ چونکہ بس نہیں کیا معلوم کہ وہ عمران کو بچانا تو ایک طرف خود
نشیب کے اوپر تھا بت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے وہ
پہنچ گئے ـــــ اس وقت کے قریب موجود ہیلی کاپٹر کی تباہی بھی یقینی تھی۔

"یس سر شاگل بول رہا ہوں جناب۔ گن کریک انتہائی
خطرے میں ہے جناب۔ کرنل سنڈاری اور اس کے ساتھیوں کی
طرف سے کوئی جواب نہیں مل رہا جناب ـــــ میرا اندازہ ہے کہ وہ
ہٹ ہو چکے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ان لوگوں کا قابو پانا ناممکن
ہے جناب۔ ان سے صرف میں ہی نمٹ سکتا ہوں جناب" ـــــ شاگل
نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے چیف شاگل۔ ایسی صورت حال میں کوئی رسک نہیں لیا
جا سکتا۔ آپ فوراً اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچیں۔ اور جیسی بھی صورتحال
ہو اسے کنٹرول کریں ـــــ گن کریک کی تباہی کافرستان کے لئے
ناقابل برداشت ہو گی۔ اس لئے اسے ہر قیمت پر بچائیں۔ اور اگر وہاں
آپ کو ضرورت پیش آئے تو آپ میرے حوالے سے ملٹری اور ایئر فورس
کی جس قدر نفری چاہیں منگوا سکتے ہیں۔ میں انہیں ریڈ کال دے دیتا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوں ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈیفنس منسٹر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔ اور شاگل نے شکریہ کہہ کر رسیور کریڈل پر پٹخا اور باہر کی طرف دوڑ پڑا ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے سخت بے چین تھا ۔۔۔۔ اور اُسے یقین تھا ۔ کہ کرنل سنڈاری عمران اور اس کے ساتھیوں پر کسی صورت میں قابو نہ پا سکے گا ۔ کیونکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں کو اچھی طرح جانتا تھا ۔۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ وہ اس مشن کا کریڈٹ بہرحال خود لینا چاہتا تھا ۔ کرنل سنڈاری کو شکست اسی طرح دی جا سکتی تھی ۔ لیکن پرائم منسٹر نے اُسے منع کر دیا تھا ۔ اس لئے وہ بے بس تھا ۔ گو اس نے اپنے طور پر وہاں پہنچنے کی تیاری کر لی تھی ۔۔۔۔ سیکرٹ سروس کے دو مخصوص ہیلی کاپٹر اس وقت تیار کھڑے تھے ۔ سیکرٹ سروس کے مخصوص ایکشن شعبے کے بیس مسلح افراد ان ہیلی کاپٹروں کے ساتھ کھڑے تھے ۔۔۔۔ لیکن ظاہر ہے پرائم منسٹر کے منع کرنے کے بعد وہ وہاں نہ جا سکتے تھے ۔ اسی دوران شاگل کو ڈیفنس منسٹر کا خیال آ گیا چنانچہ اس نے ڈیفنس منسٹر سے رابطہ قائم کیا ۔ اور چند لمحوں کی گفتگو کے بعد وہ ان سے اجازت لینے میں کامیاب ہو گیا ۔۔۔۔ گو اس کے لئے اُسے تھوڑا سا جھوٹ بولنا پڑا تھا کہ کرنل سنڈاری کی طرف سے کوئی جواب نہیں مل رہا ہے ۔ جب کہ اس نے اُسے کال بھی نہ کیا تھا اور ظاہر ہے وہ کال کر کے کرتا ہی کیا ۔ کرنل سنڈاری جیسا خود سر آدمی کچھ بھی ہوتا اُسے اپنے مشن میں مداخلت کبھی نہ کرنے دیتا ۔ اب اجازت ملنے کے بعد جو بھی ہوتا وہ بعد کی بات تھی ۔۔۔۔ اور اگر وہ مشن

ں کامیاب ہو جاتا ہے اور کرنل سنڈاری کو شکست دے کر عمران ور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے ۔ تب لاہر ہے ساری باتیں اس کے حق میں پلٹ جاتی تھیں ۔۔۔۔ ویسے وہ دل ی دل میں یہ فیصلہ بھی کر چکا تھا کہ اگر کرنل سنڈاری اس کے پہنچنے سے پہلے کامیاب بھی ہو گیا ہو گا تب بھی وہ کسی بہانے کم از کم کرنل سنڈاری کا خاتمہ تو ضرور ہی کر دے گا ۔۔۔۔ رسیور کریڈل پر پھینکتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا باہر کو پلٹا اور پھر سیدھا آگے کھڑے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑنے لگا ۔

" جلدی کرو بیٹھو ۔۔۔۔ جلدی ۔ ہمیں فوراً درہ بکرما پہنچنا ہے "

شاگل نے چیخ کر ہیلی کاپٹروں کے ساتھ کھڑے اپنے ماتحتوں سے کہا اور وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹروں میں سوار ہونے لگے شاگل بھی اچھل کر ایک ہیلی کاپٹر پر بیٹھ گیا ۔۔۔۔ وہ پائلٹ سے ملحقہ سیٹ پر بیٹھا تھا ۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گئے ۔ سیٹ کے سامنے ہک سے لٹکی ہوئی طاقتور دوربین شاگل نے اتاری اور اُسے آنکھوں سے لگا لیا ۔

" سر ابھی تو درہ بکرما دور ہے " ۔۔۔۔ پائلٹ نے مسکراتے ہوئے شاگل کو آنکھوں سے دوربین لگاتے دیکھ کر کہا ۔

" یو شٹ اپ نانسنس ۔ جلدی کرو ۔ میں کچھ اور دیکھ رہا ہوں "

شاگل خفت مٹانے کے لئے پائلٹ پر ہی چڑھ دوڑا اور پائلٹ نے دانت بھینچ لئے ۔ شاگل سے حماقت تو ہو گئی تھی لیکن اب وہ اپنی حماقت کو چھپانے کے لئے خواہ مخواہ دوربین آنکھوں سے لگائے بیٹھا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دیکھ رہا تھا۔

"سر ـــــ اگر عمران وغیرہ نے وہاں فوجیوں کو مار کر ان کی وردیاں پہن لی ہوں تب" ـــــ پیچھے بیٹھے ہوئے اس کے اسسٹنٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تو ہم فوجیوں کا قتل عام کر دیں گے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو مارنے کے لئے میں پورے کافرستان کی فوج کی قربانی دے سکتا ہوں" ـــــ شاگل نے غصیلے انداز میں کہا۔

اور اسسٹنٹ کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی حیرت سے کندھے اچکا کر رہ گئے۔ ان کی معنی خیز نظریں بتا رہی تھیں کہ وہ اپنے باس کو پاگل سمجھ رہے ہیں ـــــ اور ظاہر ہے شاگل نے عقلمندی کی بات تو بہرحال نہ کی تھی۔ لیکن وہ شاگل کی عادت جانتے تھے کہ اگر انہوں نے کوئی تبصرہ کیا تو وہ یہیں ہیلی کاپٹر میں ہی انہیں گولی مارنے سے دریغ نہ کرے گا۔

ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے درہ بکرما کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ درہ بکرما پر پہنچ گئے۔ اور پھر شاگل کو دور سے فضا میں ایک فوجی ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا نظر آیا۔

"یہ کرنل سنڈاری کا ہیلی کاپٹر ہے۔ اس کے قریب لے چلو۔ دونوں ہیلی کاپٹر۔ اس سے پہلے صورت حال کا تو پتہ کریں نیچے تو ہر طرف خاموشی نظر آ رہی ہے" ـــــ شاگل نے فضا میں اڑتے ہوئے فوجی ہیلی کاپٹر کو دیکھتے ہی کہا۔ اور ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں نے ہیلی کاپٹروں کا رخ اس فوجی ہیلی کاپٹر کی طرف موڑ دیا۔

"ارے ارے یہ فوجی کیوں بے تحاشا دوڑ رہے ہیں۔ اوہ اوہ سر رابرٹ بھی دوڑ رہا ہے ان فوجیوں کے ساتھ۔ حیرت ہے۔ جلدی کرو" ـــــ شاگل نے طاقتور دوربین سے نیچے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ یقیناً یہ حیرت سر رابرٹ کو فوجیوں کے ساتھ دوڑتے ہوئے دیکھ کر ہوئی تھی ـــــ اور دونوں ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے فضا میں اڑتے ہوئے فوجی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ اور چند ہی لمحوں میں دونوں ہیلی کاپٹر فوجی ہیلی کاپٹر کے دونوں اطراف میں پہنچ گئے۔ اور پھر شاگل کی حیرت زدہ چیخ ہیلی کاپٹر میں گونج اٹھی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سیکنڈ بتانے والی سوئی پانچویں منٹ کا چکر پورا کرنے کے لئے
تیزی سے بارہ کے ہندسے کی طرف بڑھی جا رہی تھی اور عمران دروازے
کے کنارے پر خاموش بت بنا کھڑا تھا ـــــ اس کا چہرہ پتھر کی طرح
ٹھوس ہو گیا تھا۔ اور جب سوئی گیارہ کے ہندسے کو کراس کر کے بارہ
کی طرف لپکی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر
لیں ـــــ لیکن آنکھیں بند کئے جب اُسے پانچ چھ سیکنڈ گزر گئے اور
دھماکہ نہ ہوا تو اس نے جلدی سے آنکھیں کھولیں۔ ٹائم راکٹ کے ساتھ سے
سب کچھ اپنی اپنی جگہ ویسے ہی موجود تھا۔ عمران حیرت سے گھڑی کو دیکھنے
لگا ـــــ اس نے ٹائم سوئچ سیٹ کرتے وقت گھڑی کو دیکھا تھا اور
اس کے خیال کے مطابق پانچ منٹ مکمل ہو چکے تھے۔ لیکن اس کے
باوجود دھماکہ نہ ہوا تھا۔ وہ تیزی سے ٹائم راکٹ کی طرف بڑھا۔ اُسے
خیال آیا۔ کہ کہیں ٹائم سوئچ میں تو کوئی گڑبڑ نہیں ہو گئی۔ لیکن ٹائم سوئچ

سے ٹک ٹک کی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔ جس سے ظاہر تھا
کہ ٹائم سوئچ کام کر رہا ہے۔ لیکن پھر راکٹ بلاسٹ کیوں نہیں ہوا۔ وہ ٹائم
سوئچ پر لگے ہوئے چھوٹے سے ڈائل پر جھک گیا ـــــ اور دوسرے
لمحے اس کی آنکھوں میں شدید حیرت ابھر آئی۔ اور اس نے ایک طویل سانس
لیا۔ ٹائم سوئچ جسے اس نے پانچ منٹ کے وقفے پر سیٹ کیا تھا۔ اب
بتا رہا تھا کہ یہ سوئچ پچاس منٹ کے وقفے پر سیٹ ہے ـــــ یعنی اب
پینتالیس منٹ مزید بم کے بلاسٹ ہونے میں رہتے ہیں
اُسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے پانچ منٹ کا وقت سیٹ کیا تھا۔ پھر
یہ پانچ منٹ پچاس منٹ میں کیسے تبدیل ہو گئے ـــــ کیا ٹائم سوئچ کا
بلاسٹنگ وقفہ خود بخود آگے بڑھ گیا ہے۔ وہ غور سے ٹائم سوئچ کو دیکھ رہا
تھا۔ اور دوسرے لمحے اصل بات اس کی سمجھ میں آ گئی۔ یہ ہندسوں کا کھیل
تھا جس نے یہ وقفہ بڑھا دیا تھا ـــــ ٹائم سوئچ پر اعشاریہ ہندسوں کا
اُسے خیال ہی نہ رہا تھا اور اس اعشاریہ ہندسوں کی وجہ سے یہ سارا چکر
چلا تھا۔ بہرحال قدرت نے اس کی زندگی کا وقفہ خاصا آگے بڑھا دیا تھا۔
اب اس وقت کو دوبارہ سیٹ نہ کیا جا سکتا تھا ـــــ اس لئے اب
بہرحال ٹائم راکٹ نے پینتالیس منٹ کے بعد ہی بلاسٹ ہونا تھا۔ عمران
اٹھ کر مڑا۔ اور اُسی لمحے وہ بُری طرح اچھل پڑا۔ اس نے دور چٹان سے
بلند ہوتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھا ـــــ جس کے سٹینڈنگ پیڈز سے
تین افراد لٹکے ہوئے تھے۔ اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے یہ تینوں ہی
ہیلی کاپٹر میں غائب ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر ایک لمحے کے لئے فضا میں ڈولا
اور پھر تیزی سے فضا میں بلند ہوتا گیا ـــــ عمران تینوں افراد کی شکلیں تو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نہ دیکھ سکتا تھا کیونکہ فاصلہ کافی زیادہ تھا لیکن اتنا اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ تینوں ہی فوجی یونیفارم کی بجائے عام لباسوں میں تھے اور اس بات سے عمران کے ذہن میں امید کی نئی کرنیں جگمگا اٹھیں ——— لامحالہ یہ سیکرٹ سروس کے ارکان ہوں گے اور اس کا مطلب تھا کہ جو کچھ اس نے سمجھا تھا وہ غلط تھا۔ سیکرٹ سروس والے نہ صرف زندہ تھے بلکہ حرکت میں بھی تھے ——— اس کے چہرے پر مسرت کے آثار امڈ آئے اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے درے کی طرف آتے دیکھا۔ اُسی لمحے اس نے بے شمار فوجیوں کو بھی دوڑ کر درے کی طرف آتے دیکھا ان میں بھی ایک سادہ لباس والا تھا جو فوجیوں کے ساتھ ہی دوڑ رہا تھا۔

لیکن ابھی ہیلی کاپٹر کچھ فاصلے پر تھا کہ فضا میں دو ہیلی کاپٹر نمودار ہوئے اور پھر دونوں ہیلی کاپٹر پہلے والے ہیلی کاپٹر کے دونوں اطراف میں پہنچ گئے ——— اور آنے والے دونوں ہیلی کاپٹروں کو دیکھتے ہی وہ اچھل پڑا۔ ان ہیلی کاپٹروں پر موجود نشانات دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ یہ کافرستانی سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ دونوں ہیلی کاپٹروں میں شاگل اور کافرستان سیکرٹ سروس کے ارکان ہی ہو سکتے ہیں۔

چند لمحوں تک تینوں ہیلی کاپٹر ایک دوسرے کے ساتھ لگ کر اڑتے رہے۔ اور پھر فوجی ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے ہوا۔ اور دونوں کی رینج سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر اس نے فضا میں چکر کاٹا اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے درے کی طرف آنے لگا ——— چونکہ وہ فوجی ہیلی کاپٹر تھا۔ اس لئے اس کی رفتار باقی دو سے زیادہ تیز تھی۔ سیکرٹ سروس

کے دونوں ہیلی کاپٹر بھی تیزی سے گھومے اور انہوں نے ایک بار پھر فوجی ہیلی کاپٹر کو کور کرنے کی کوشش کی۔ اب فضا میں مشین گن چلنے کی آوازیں بھی سنائی دینے لگی تھیں ——— فوجی ہیلی کاپٹر بار بار ان دونوں ہیلی کاپٹروں کو ڈاج دے کر درے کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن دونوں ہیلی کاپٹر کسی بھوت کی طرح اس کا پیچھا نہ چھوڑ رہے تھے۔ دوڑتے ہوئے فوجی بھی اب رک کر ہیلی کاپٹروں کو دیکھنے لگے تھے ——— اور پھر درے سے کچھ فاصلے پر ہی اس نے فوجی ہیلی کاپٹر پر بم کو پھینکے جاتے دیکھا۔ یہ بم سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر سے پھینکا گیا تھا۔ بم ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے سے ٹکرایا ——— اور فضا میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور فوجی ہیلی کاپٹر فضا میں ہی الٹا ہوا پھر انتہائی تیزی سے نیچے پہاڑیوں پر گرتا گیا۔ دونوں ہیلی کاپٹر فضا میں اور بلند ہو گئے تھے۔ فوجی ہیلی کاپٹر میں آگ بھڑک اٹھی تھی ——— اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ آگ کے شعلے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اور پھر اس نے اس میں سے تین افراد کو سر کے بل کود کر پہاڑی چٹانوں پر گرتے ہوئے دیکھا۔ وہ شاید بیک وقت کودے تھے کیونکہ تینوں اکٹھے ہی نیچے گر رہے تھے ——— نیچے جہاں ٹھوس چٹانیں تھیں۔ اور عمران نے چیخ بھینچ لئے۔ ان تینوں کی موت قطعی یقینی تھی۔ اور پھر وہ ایک پہاڑی کی اوٹ میں گر کر عمران کی نظروں سے غائب ہو گئے ——— اور اُسی لمحے فوجی ہیلی کاپٹر اسی پہاڑی کی چوٹی سے ٹکرایا اور ایک اور خوفناک دھماکے کے بعد اس کے آگ میں لپٹے ہوئے پرزے ہر طرف پھیلتے چلے گئے۔ سیکرٹ سروس کے دونوں ہیلی کاپٹر اب نیچے چٹانوں پر اتر رہے تھے ——— اُسی لمحے عمران کی نظریں اپنی گھڑی پر پڑی تو پندرہ منٹ مزید

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گزر چکے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ ٹائم راکٹ بلاسٹ ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا۔ اور اُسی لمحے عمران کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے زور سے اپنے ہی منہ پر چپت مار دی ——— اُسے اپنے ذہن پر غصہ آ رہا تھا اُسے تنویر کے ہیلی کاپٹر کو بلانے کا خیال تک نہ آیا تھا۔ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ تنویر ہیلی کاپٹر سمیت سرحد پر صرف اسی انتظار میں موجود ہو گا کہ کب عمران اُسے بلائے ——— اور اُسے بلانے کے لئے وائرلیس کال سسٹم اسی کلائی کی گھڑی میں موجود تھا۔ عمران نے جلدی سے کلائی کی گھڑی ہاتھ سے اتاری اور دو انگلیوں کی مدد سے اس نے اس کی پشت کا ڈھکن کھول دیا ——— ڈھکن علیحدہ ہوتے ہی ایک باریک سی تار باہر کو نکل آئی۔ عمران نے اس تار کو پکڑ کر اس کا سرا گھڑی کے کنارے سے مخصوص انداز میں ٹکرانا شروع کر دیا۔ وہ طے شدہ مارس کوڈ میں تنویر کو پیغام دے رہا تھا ——— اس کے ہاتھ انتہائی تیزی سے چل رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد پیغام ختم کر کے اس نے ڈھکن کو دوبارہ بند کیا اور گھڑی ہاتھ میں پہن لی۔ اس نے تنویر کو پیغام دیا تھا کہ وہ درہ بکرما کے اندر آ کر کریک کے پاس پہنچے۔ عمران وہاں موجود ہے ——— اور چند ہی لمحوں بعد اُسے دور سے ایک ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا نظر آیا وہ کافی بلندی پر تھا۔ اور اس کی رفتار بھی خاصی تیز تھی۔ عمران کی نظریں اس ہیلی کاپٹر پر جم گئیں۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار بے حد تیز تھی ——— اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر درے کے قریب پہنچ کر نیچے اترنے لگا۔ عمران نے درے کے اندر سے مخصوص انداز میں ہاتھ لہرانا شروع کر دیا۔ اور چند ہی لمحوں میں ہیلی کاپٹر اس درے کے قریب آ کر رک گیا ——— ہیلی کاپٹر میں بیٹھا ہوا تنویر اُسے

صاف نظر آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر قریب آتے ہی عمران نے تنویر کو اُسے ساکت رہنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ پیچھے کی طرف ہٹا۔ ایک نظر اس نے ٹائم راکٹ پر ڈالی اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا درے کے کنارے پر آ گیا ——— اور پھر جیسے کوئی پرندہ فضا میں اڑتا ہے۔ اس طرح اڑتا ہوا وہ ہیلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر کے اندر سیٹ پر جا گرا۔ سیٹ کے گدے سے ٹکرا کر وہ ہیلی کاپٹر کے فرش پر گرا اور پھر یوں اچھل کر سیٹ پر بیٹھ گیا جیسے وہ شروع سے ہی سیٹ پر جما بیٹھا ہو۔ تنویر نے تیزی سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھا لیا۔ اور پھر فضا میں بلند کرتا گیا۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں عمران صاحب" ——— تنویر کے لہجے میں گہری تشویش تھی۔

"ادھر چلو اس پہاڑی کے پیچھے۔ وہ لوگ ادھر گرے ہیں"

عمران نے پائلٹ کے ساتھ والی سیٹ پر اچھل کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو اس پہاڑی کی طرف موڑ دیا جس طرف عمران نے اشارہ کیا تھا ——— اُسی لمحے عمران کی نظریں نیچے پڑیں۔ تو اس نے نیچے چٹانوں پر کھڑے دونوں ہیلی کاپٹروں کو فضا میں بلند ہوتے دیکھا۔

"راکٹ گن کہاں ہے" ——— عمران نے تیزی سے مڑ کر کہا۔ اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے کی طرف دوڑا۔ جہاں اس کی ہدایات کے مطابق ضروری اسلحے کا باکس موجود تھا۔ اور چند ہی لمحوں بعد عمران راکٹ گن لئے واپس سیٹ پر آ گیا۔

"یہ کن کے ہیلی کاپٹر ہیں عمران صاحب۔ یہ ہمیں کور کر رہے ہیں"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تنویر نے کہا۔

"میں ابھی انہیں کور کرتا ہوں" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ دونوں ہیلی کاپٹر اب ان کے ہیلی کاپٹر کو گھیرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ عمران نے راکٹ گن سیدھی کی اور پھر ایک ہیلی کاپٹر گن کے ٹارگٹ پر آگیا ——— عمران کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت کی اور گن سے نکلنے والا چھوٹا سا راکٹ سیدھا ہیلی کاپٹر سے ٹکرایا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پورا ہیلی کاپٹر فضا میں ہی پھٹ گیا۔ اُسی لمحے دوسرا ہیلی کاپٹر بھی گھوم کر آیا اور وہ بھی عمران کے نشانے کی زد میں آگیا۔ چنانچہ دوسرا دھماکہ ہوا اور دوسرے ہیلی کاپٹر کا بھی پہلے جیسا ہی حشر ہوا۔

"گڈ شو عمران صاحب واقعی آپ نے کمال کر دیا ہے" ——— تنویر نے بے اختیار عمران کی ہتھیار مہارت کی داد دیتے ہوئے کہا۔

"یہی فقرہ جولیا کے سامنے بھی کہہ دینا اگر وہ زندہ ہوئی تو" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"زندہ ہوئی ——— کک ——— کیا مطلب" ——— تنویر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور ہیلی کاپٹر فضا میں ہی ڈول گیا۔

"ارے ارے کنٹرول کرو۔ بے تکا فقرہ نہ کہنا۔ جلدی کرو اس پہاڑی کے پیچھے لے چلو جلدی" ——— عمران نے چیخ کر کہا اور تنویر نے جلدی سے ڈولتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو سنبھالا اور پھر وہ دانت بھینچے اُسے اس پہاڑی کی طرف لیتا گیا۔ ہونٹ بھینچنے کی وجہ سے اس کے جبڑوں کی ہڈیاں ابھر آئی تھیں۔ عمران کے جولیا کے متعلق مشکوک فقرے نے اس کے ذہن کو گھما کر رکھ دیا تھا۔

صفدر شاگل کی چیخ سنتے ہی سمجھ گیا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹروں نے اُسے گھیر لیا ہے۔ شاگل نے یقیناً اُسے پرویز اور صدیقی کو پہچان لیا تھا ——— اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو بچا کر درے کی طرف لے جانے کی بے حد کوشش کی۔ لیکن سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر بھوت کی طرح اس کا پیچھا کر رہے تھے۔ اور اب تو ان کے ہیلی کاپٹر پر فائرنگ بھی شروع ہو گئی تھی ——— ادھر شاگل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر کرنل سنڈاری نے بھی سچویشن بدلنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کی یہ کوشش نہ صرف بُری طرح ناکام ہوئی بلکہ اس کوشش کے چکر میں وہ صدیقی کی گولی بھی سینے میں کھا بیٹھا ——— اچانک ریوالور پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش میں صدیقی نے بوکھلا کر ٹریگر دبا دیا۔ اور جھٹکا لگنے سے صرف اتنا فرق پڑا کہ گولی اس کی گردن کی بجائے اس کے دل میں گھس گئی ——— اور کرنل سنڈاری چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر اُسے تڑپنے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کی بھی مہلت نہ ملی۔

ادھر صفدر انتہائی تیز رفتاری سے اوپر نیچے کر کے ہیلی کاپٹر کو بچا رہا تھا۔ اس لئے بھی کرنل سنڈاری کی موت فوری ہو گئی تھی۔ بلیک زیرو اور صدیقی نے گرنے سے بچنے کے لئے سیٹوں کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر فضا میں ہی لٹو کی طرح گھوما۔ اور پھر تیزی سے نیچے کی طرف الٹا ہو کر گرنے لگا۔

"کود جاؤ جلدی کود جاؤ ——— ہیلی کاپٹر پھٹ جائے گا" ——— صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر ان تینوں نے بیک وقت ہی نیچے چھلانگیں لگا دیں۔ بلیک زیرو اور صدیقی نے پچھلی کھڑکی سے اور صفدر نے پائلٹ کھڑکی سے۔ ان کی یہ چھلانگیں محض اضطراری حرکت تھی ——— ورنہ نیچے چٹانوں پر گرنے کا نتیجہ بھی بہر حال وہی نکلنا تھا جو ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کا ہو سکتا تھا۔

تینوں بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح نیچے گرتے گئے۔ اور نیچے موجود چٹانیں انتہائی تیز رفتاری سے قریب آتی جا رہی تھیں۔ لیکن اب اسے اتفاق ہی کہیئے یا ان کی خوش قسمتی ——— کہ وہ سیدھے کسی چٹان سے جا ٹکرانے کی بجائے پہاڑی کی سائیڈ پر گرے اور ان کے جسم پتھروں سے ٹکرا کر تیزی سے نیچے نشیب کی طرف لڑھکتے گئے۔ لیکن پتھروں سے ٹکرانے سے ان تینوں کے حلق سے چیخیں نکل گئیں ——— ان کے پورے جسموں میں جیسے درد کا آتش فشاں سا پھٹ پڑا تھا۔ لیکن چونکہ ان کی ایک سائیڈ ٹکرائی تھی۔ اس لئے وہ مکمل ٹوٹ پھوٹ سے تو بچ گئے تھے اور کسی رولر کے سے انداز میں پہاڑی ڈھلوان پر لڑھکتے ہوئے نیچے نشیب

میں گرتے گئے۔ اس طرح ان کی رفتار آہستہ ہو گئی۔ لیکن اس طرح لڑھکنے سے انکے پورے جسموں پر ضربیں لگنے لگیں۔ چند ہی لمحوں میں وہ لڑھکتے ہوئے نشیب میں جا کر رک گئے ——— اور اس کے ساتھ ہی ان کے حلق سے کراہیں نکل گئیں۔ وہ چند لمحوں تک تو بے حس و حرکت پڑے رہے۔ اور پھر تینوں کے جسموں نے حرکت کی اور ایک بار پھر ان کے حلق سے ہلکی ہلکی چیخیں نکل گئیں ——— لیکن وہ اٹھ کر بیٹھنے میں کامیاب ہو گئے۔ تینوں کے جسموں سے جگہ جگہ خون بہہ رہا تھا۔ کپڑے دھجیوں کی صورت میں پھٹ گئے تھے۔ اور ان کی شکلیں بھوتوں کی طرح ہو رہی تھیں۔ اسی لمحے انہیں خیال آیا کہ وہ بہر حال زندہ بچ گئے ہیں ——— تو انکے جسموں میں جیسے خود بخود توانائی اور ہمت کی لہریں سی دوڑ گئیں وہ ایک جھٹکے سے کھڑے ہو گئے۔ بلیک زیرو اور صفدر دونوں کھڑے ہوتے ہی یوں لڑکھڑائے جیسے گر پڑیں گے ——— لیکن پھر انہوں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ جب کہ صدیقی بغیر لڑکھڑائے کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"جان بچ گئی یہی شکر ہے" ——— ان تینوں کے حلق سے بیک وقت نکلا اور پھر تینوں ہی ہنس پڑے۔ اسی لمحے اوپر خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔ اور پھر آگ کے گولے سے پہاڑی نشیب میں گرتے دکھائی دیئے ——— لیکن یہ گولے دور گرے تھے وہ ان کی زد میں نہ آئے۔ اور اس دھماکے نے ان کے اعصاب کو جھنجھوڑ دیا۔ انہوں نے تیزی سے اپنے جسموں کو حرکت دی۔ ان کی ہڈیاں سلامت تھیں۔ صرف ضربات کی وجہ سے زخم آئے تھے جن سے خون بہہ رہا تھا۔

"بھاگو یہاں سے ——— ورنہ اوپر سے گولیاں بھون ڈالیں گی"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بیک زیرو نے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے دوسری پہاڑی کی طرف بڑھے۔ تاکہ اس کی سائیڈ سے ہو کر دوسری طرف پہنچیں۔ کہ انہیں دور سے ایک بڑی سی غار نظر آئی۔ جس کے اندر دور روشنی نظر آ رہی تھی۔

"ادھر یہ کوئی قدرتی سرنگ ہے جلدی کرو" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور وہ تینوں ہی اس غار کے دہانے کی طرف دوڑے۔ واقعی یہ ایک ایسی قدرتی سرنگ تھی جو پہاڑ کے اندر سیدھی چلی گئی تھی اور اس کا دوسرا کنارہ بھی کھلا ہوا تھا ـــــ وہ دوڑتے ہوئے جب دوسرے کنارے پر پہنچے تو ان کے حلق سے مسرت کی چیخیں نکل گئیں۔ سامنے پہاڑی میں وہ غار نظر آ رہی تھی جس میں اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ جولیا اور ناٹران غار کے دہانے پر ہی موجود تھے ـــــ اس کا مطلب تھا کہ وہ اس چوکی سے زیادہ دور نہ گئے تھے۔

غار سے نکل کر وہ دوڑتے ہوئے اس غار کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے باہر نکلتے ہی ہاتھ لہرا کر مخصوص اشارے کئے تاکہ کہیں ان کے ساتھی ہی انہیں نہ پہچان کر ان پر گولیاں چلا دیں ـــــ اور پھر وہ صحیح سلامت اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

"یہ تم کو کیا ہوا۔ جلدی بتاؤ" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر بھی اب ہوش میں آ چکے تھے۔ وہ بھی حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ اور پھر صفدر نے مختصر طور پر ساری کہانی بتا دی۔

"اوہ خدا کا شکر ادا کرو ورنہ تمہاری موت میں کوئی کسر نہ رہی تھی۔

ن اب عمران کا کیا ہو گا۔ وہ تو درے میں پھنسا ہوا ہو گا" ـــــ جولیا نے یشان لہجے میں کہا۔

"میں نے تو بڑی کوشش کی تھی کہ کسی طرح درے تک پہنچ جاؤں یکن" ـــــ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اب فوری طور پر ہمیں کچھ کرنا چاہیئے۔ ورنہ ادھر عمران مارا جائے گا۔ ادھر ہم سب۔ کافرستان والے تو پوری فوج چڑھا لائیں گے ور شاگل تو ویسے بھی دیوانے کتے کی طرح ہماری بو سونگھتا ہوا یہاں تک پہنچ جائے گا۔

"اب اور تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ صرف اتنا ہو سکتا ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح یہاں سے اپنی سرحد پار کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن اس وقت تو ایسی کوشش کرنا بھی حماقت ہو گا ـــــ اس وقت تو فوجی ہر طرف پھیلے ہوئے ہوں گے۔ البتہ رات کے وقت یہ کوشش ہو سکتی ہے" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اگر رات سے پہلے انہوں نے ہمیں ٹریس کر لیا۔ ابھی رات ہونے میں تو بہت دیر ہے۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں ٹریس کرنے کے لئے کتے استعمال کریں" ـــــ ناٹران نے کہا۔

"ہمیں فوری کوشش کرنی چاہیئے۔ دیر خطرناک بھی ہو سکتی ہے۔ تم لوگ یہیں رکو میں اوپر جا کر صورت حال چیک کرتی ہوں" ـــــ جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تم اکیلی مت جاؤ۔ ٹھہرو۔ میں بھی ساتھ چلتا ہوں" ـــــ صفدر نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"نہیں ـــــ ہم دونوں شاید دیکھ لئے جائیں۔ میں صرف صورت حال کا جائزہ لے کر واپس آجاؤں گی۔ کیپٹن شکیل تمہارے پاس وہ پاور ٹرانسمیٹر ہے وہ مجھے دے دو۔ میرے والا تو کہیں گر گیا ہے۔ اور خاور کے پاس بھی ہے ـــــ ضرورت پڑنے پر آپس میں رابطہ تو کم از کم قائم رہے گا" ـــــ جولیا نے کہا اور کیپٹن شکیل نے کلائی کی گھڑی اتار کر جولیا کو دے دی۔ اور جولیا اُسے کلائی میں ڈال کر سٹین گن لئے تیزی سے غار سے باہر نکلی اور پھر اوپر کی طرف چڑھتی گئی۔

ناٹران اور بلیک زیرو دہانے پر بیٹھے اُسے اوپر جاتے دیکھتے رہے۔ جولیا واقعی بے حد باہمت تھی۔ ایسی سچویشن میں جب کہ مرد بھی حوصلہ ہار جاتے تھے ـــــ جولیا نہ صرف حوصلے میں تھی بلکہ پوری ہمت سے اوپر چڑھی جا رہی تھی۔ حالانکہ اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے کسی بھی طرف سے آنے والی گولی اس کی زندگی کا چراغ بجھا سکتی ہے ـــــ اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے جولیا اوپر پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر چٹان کی اوٹ میں آکر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ لیکن چند ہی لمحوں بعد خاور کی کلائی پر ضربیں لگیں تو اس نے چونک کر گھڑی اتاری اور اس کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں کھینچ لیا ـــــ اُسے ایسا کرتے دیکھ کر سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"ہیلو ہیلو ـــــ جولیا کالنگ اوور" ـــــ جولیا کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یس خاور اٹنڈنگ اوور" ـــــ خاور نے کہا۔

"ایک ہیلی کاپٹر ہمارے ملک کی سرحد سے آ رہا ہے۔ اس کا

رخ گن کریک کی طرف ہے۔ سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر نیچے اتر چکے ہیں۔ سب فوجی ان ہیلی کاپٹروں کی طرف بڑھ رہے ہیں اوور" ـــــ جولیا نے کہا۔

"اوہ جولیا ـــــ یہ ہیلی کاپٹر یقیناً تنویر لے کر آ رہا ہو گا۔ اس کا مطلب ہے عمران ٹھیک ہے اس نے درّے سے ہی کاشن دیا ہو گا اوور" صفدر نے خاور کے ہاتھ سے گھڑی لے کر خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر درّے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب فوجی حیرت سے اُسے دیکھ رہے ہیں۔ سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹروں سے بہت سے افراد باہر نکل رہے ہیں ـــــ وہ سب ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف ہیں۔ ہیلی کاپٹر درّے کے ساتھ پہنچ کر معلق ہو گیا ہے اوور" جولیا کی آواز سنائی دی۔

"رکو نہیں اسی طرح کمنٹری کرتی جاؤ۔ عمران ہمیں لازماً ڈھونڈھنے کی کوشش کرے گا اوور" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور پھر جولیا نے واقعی ایسے بولنا شروع کر دیا جیسے کرکٹ میچ کی رننگ کمنٹری کر رہی ہو۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہیلی کاپٹر ہٹ ہوتے ہی شاگل خوشی سے چیخ پڑا۔

"باس تین افراد اس میں سے کود گئے ہیں"۔۔۔ ساتھ بیٹھے ہوئے پائلٹ نے کہا

"فکر نہ کرو نیچے بھی ان کے لئے موت ہی ہے۔ چلو نیچے چلو۔ یہاں تو صورت حال شدید بگڑی ہوئی ہے۔ کرنل سنڈاری بھی ختم ہو گیا ہے۔ میں نے خود اُسے گولی کھا کر ہیلی کاپٹر میں گرتے دیکھا تھا"۔۔۔ شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اب اُسے اپنی یقینی کامیابی صاف نظر آ رہی تھی۔

کرنل سنڈاری بھی مر گیا تھا۔ اور مشن بھی اب مکمل طور پر شاگل کے کنٹرول میں آ گیا تھا۔ لیکن اُسے شاید عمران کی درّے میں موجودگی کا علم نہ تھا۔ ہٹ ہونے والا ہیلی کاپٹر پہاڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو چکا تھا۔ سیکرٹ سروس کے دونوں ہیلی کاپٹر نیچے چٹانوں پر اتر گئے۔

تو شاگل سب سے پہلے اچھل کر نیچے اترا۔ اور پھر اس کے ساتھی بھی اچھل اچھل کر نیچے اترنے لگے۔ اردگرد موجود فوجی بھی ان کی طرف دوڑے۔ شاگل ان کی گنیں سیدھی دیکھ کر چونک پڑا۔ دوسرے لمحے وہ زور سے چیخا۔

"میں سیکرٹ سروس کا چیف شاگل ہوں۔ اس ہیلی کاپٹر پر مجرموں نے قبضہ کر لیا تھا۔ کرنل سنڈاری کو انہوں نے گولی مار دی تھی۔ اس لئے ہمیں اسے ہٹ کرنا پڑا۔ مجرموں کے باقی ساتھی کہاں ہیں"

شاگل نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"اوہ ویری سیڈ۔۔۔ کیپٹن شرما اور کرنل صاحب ہیلی کاپٹر میں تھے"۔۔۔ ایک فوجی نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شرما۔۔۔ اوہ وہ بھی ہیلی کاپٹر میں تھا۔ لیکن وہ تو ہمیں نظر نہیں آیا۔ شاید مجرموں نے اُسے پہلے مار دیا تھا۔ جلدی بتاؤ۔ باقی مجرم کہاں ہیں۔ جلدی کرو"۔۔۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں کیپٹن شرجیل ہوں۔ میں کیپٹن شرما کا نمبر ٹو ہوں۔ لیکن مجرم تو چوکی بائیس میں بندھے ہوئے تھے۔ وہ ہیلی کاپٹر میں کہاں سے پہنچ گئے اور تین افراد کود کر پہاڑی کے پیچھے گرے ہیں"۔۔۔ ایک فوجی نے کہا۔ اس کا چہرہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"باس۔ ایک ہیلی کاپٹر ادھر درّے کے پاس آ رہا ہے۔ یہ کس کا ہے"۔۔۔ اچانک شاگل کے اسسٹنٹ نے کہا۔ اور شاگل کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی چونک پڑے۔

"درّے میں ایک مجرم موجود ہے۔ وہ کرنل کا ہیلی کاپٹر لے کر درّے میں گیا تھا۔ اس نے سیڑھی مشین بھی تباہ کر دی تھی۔ ہم اُسے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پکڑنے کے لئے جا رہے تھے" ـــــ کیپٹن شرجیل نے چونک کر کہا۔

"درّے میں مجرم موجود ہے۔ کون ہے وہ۔ اوہ یہ ہیلی کاپٹر۔ اوہ یہ تو ہمارے ملک کا ہیلی کاپٹر نہیں ہے۔ جلدی کرو اڑ کر جاؤ۔ اور اسے ہر صورت میں ہٹ کر دو جلدی" ـــــ شاگل نے پاگلوں کے انداز میں چیخ کر اپنے ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں سے کہا۔ جو ابھی تک ہیلی کاپٹروں میں اپنی اپنی سیٹوں پر موجود تھے۔ اور شاگل کا حکم ملتے ہی دونوں ہیلی کاپٹر فضا میں تیزی سے بلند ہوتے گئے ـــــ اُسی لمحے درّے کے پاس معلق ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے مڑ کر واپس اُسی پہاڑی کی طرف آ رہا تھا۔ جہاں پہلا ہیلی کاپٹر تباہ ہوا تھا۔ اور پھر سیکرٹ سروس کے دونوں ہیلی کاپٹروں نے آنے والے ہیلی کاپٹر کو گھیر کر کے تباہ کرنے کی کوششیں شروع کر دیں ـــــ سیکرٹ سروس کے دونوں ہیلی کاپٹر بڑی مہارت سے ایسا کرنے میں مصروف تھے۔ اور شاگل کے چہرے پر فخریہ سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ لیکن دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور سیکرٹ سروس کا ایک ہیلی کاپٹر فضا میں ہی پھٹ گیا۔

"ارے یہ کیا ہوا ـــــ ارے" ـــــ شاگل پاگلوں کی طرح چیخ کر لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ دوسرا دھماکہ ہوا۔ اور اس کے شاگل بے اختیار اپنے بال نوچنے لگا۔ دوسرا ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو چکا تھا ـــــ اور اس کے پرزے بھی فضا میں بکھر کر دور دور تک پھیل گئے تھے۔

"اڑا دو ـــــ اس ہیلی کاپٹر کو اڑا دو" ـــــ شاگل نے پاگلوں سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ فوجی اس پر فائر کھولتے ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اور زیادہ بلند ہوا۔ اور پھر تیزی سے اس پہاڑی کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے وہ تینوں افراد گرے تھے۔ ہیلی کاپٹر کی بلندی اتنی تھی کہ وہ سٹین گنوں کی رینج میں نہ تھا ـــــ اور پھر ہیلی کاپٹر کی رفتار بھی خاصی تیز تھی۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر اس پہاڑی پر پہنچ کر تیزی سے غوطہ لگا کر نیچے اتر گیا۔

"بھاگو۔ اسے اڑا دو۔ جلدی کرو۔ جس قدر جلدی۔ ارے کوئی ٹرانسمیٹر ہے میں ایئر فورس کو بلاؤں۔ فوج کو بلاؤں" ـــــ شاگل نے پاگلوں کے انداز میں نلچتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر ادھر چوکی میں ہے جناب" ـــــ شرجیل نے کہا۔

اور شاگل بے اختیار اس چوکی کی عمارت کی طرف دوڑ پڑا۔ جس کی طرف کیپٹن شرجیل نے اشارہ کیا تھا۔ کیپٹن شرجیل بھی ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا ـــــ اور پھر چوکی میں پہنچتے ہی شاگل بری طرح ٹرانسمیٹر پر جھپٹ پڑا۔ اس نے ایئر مارشل کی ایمرجنسی فریکونسی سیٹ کی اور پھر چیخ چیخ کر ایئر فورس کے لڑاکا طیارے بھیجنے کا حکم دینے لگا۔ حوالے کے لئے اس نے ڈیفنس مغسٹر اور ریڈ کال کے الفاظ پہلے کہہ دیئے

"لیکن جناب ہوا کیا ہے۔ اس طرح ایئر فورس کے یک لخت سرحد کی طرف آنے سے پاکیشیا اور کافرستان میں جنگ بھی چھڑ سکتی ہے۔ وضاحت تو کریں ہوا کیا ہے اور" ـــــ دوسری طرف سے ایئر مارشل نے تیز لہجے میں کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اوہ ـــــ تم وضاحتیں مانگ رہے ہو۔ جلدی پورا سیکوارڈن لے کر آجاؤ۔ جنگ ہوتی ہے تو ہوتی رہے۔ جلدی کرو فوراً ـــــ ایمرجنسی فوراً اوور" ـــــ شاگل نے پاگلوں کے سے انداز میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ویری سوری ـــــ آپ پہلے ڈیفنس منسٹر صاحب سے بات کریں اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے بھی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ شاید ایئر مارشل شاگل کے اس انداز میں چیخنے سے خار کھا گیا تھا۔ بہرحال وہ ایئر مارشل تھا۔ شاگل کا چپڑاسی تو نہ تھا۔

"اوہ اوہ احمق ـــــ اوہ گدھا ـــــ اوہ اب ڈیفنس منسٹر کی فرمائش اوہ الو ـــــ اوہ" ـــــ شاگل کے منہ سے گالیوں کی بوچھاڑ نکلنی شروع ہو گئی۔

"وہ سر۔ ہیلی کاپٹر دوبارہ بلند ہو رہا ہے۔ وہ پہاڑی سے اٹھ رہا ہے" ـــــ قریب کھڑے کیپٹن شرجیل نے کہا۔

"کہاں کہاں۔ کیوں اٹھ رہا ہے۔ کیوں بلند ہو رہا ہے۔ یہ تمہارے آدمی مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ ایک ہیلی کاپٹر بھی ہٹ نہیں کر سکتے اوہ" ـــــ شاگل ایئر مارشل پہ آنے والے غصہ بھول کر باہر کو لپکتے ہوئے کیپٹن شرجیل پہ چڑھ دوڑا۔

"سر ـــــ آپ کے آدمی بھی تو ہیں سر" ـــــ کیپٹن شرجیل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اوہ تم مجھے کہہ رہے ہو۔ مجھے۔ سیکرٹ سروس کے چیف کو

میں تمہیں پیس کر رکھ دوں گا۔ پیس کر رکھ دوں گا" ـــــ شاگل اب غصے کی شدت سے واقعی پاگل ہو چکا تھا۔ پہاڑی سے بلند ہونے والا ہیلی کاپٹر اس وقت اور آگے موجود ایک پہاڑی کے پیچھے اتر رہا تھا۔ اور شاگل سے اور تو کچھ نہ ہو سکا وہ بے تحاشا اس طرف کو یوں دوڑ پڑا جیسے ہیلی کاپٹر کو جا کر مکا مار کر تباہ کر دے گا ـــــ دوڑتے ہوئے فوجی جو ابھی پہلی پہاڑی تک پہنچے تھے اب دوسری پہاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ کہ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔

اس قدر خوفناک دھماکہ کہ دوڑتا ہوا شاگل اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ شاگل کا ذہن ماؤف ہو کر رہ گیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

عمران کی ہدایت پر تنویر ہیلی کاپٹر کو پہاڑی کے پیچھے غوطہ دے کر نشیب میں لے گیا۔ کیونکہ عمران نے پہلے ہیلی کاپٹر سے کودنے والے اپنے تینوں ساتھیوں کو اس پہاڑی کے پیچھے گرتے دیکھا تھا ——— ادھر نیچے آتے ہی عمران کی نظروں نے ایک چٹان کے پیچھے سے اٹھ کر ہاتھ لہراتے ہوئے سر رابرٹ کو دیکھ لیا۔

"ادھر ادھر نیچے دائیں طرف ہمارا ایک آدمی یہاں موجود ہے" عمران نے چیخ کر کہا۔ اور تنویر نے بھی سر رابرٹ کو دیکھ لیا۔ وہ اسے پہچانتا نہ تھا۔ لیکن ظاہر ہے عمران نے اسے اپنا آدمی کہا تھا۔ اس لئے وہ ہیلی کاپٹر اس چٹان کے قریب لے گیا ——— اور پھر عمران نے ہاتھ بڑھا کر سر رابرٹ کو اندر کھینچ لیا۔

"شکر ہے تم ادھر آئے مجھے یقین تھا" ——— سر رابرٹ نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"نیچے نشیب تو خالی ہے۔ وہ ہیلی کاپٹر سے کودنے والے کہاں گئے۔ اور وہ ہمارے ساتھی کہاں ہیں۔ کیا زندہ بھی ہیں یا نہیں" ——— عمران نے ان کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ادھر دوسری پہاڑی کے پیچھے ہیں ایک چوکی میں۔ میں ان کے لئے تو کھول آیا تھا" ——— سر رابرٹ نے جلدی سے کہا۔

"واپس ادھر چلو۔ خیال رکھنا تنویر۔ کہیں ہمارا ہیلی کاپٹر ہی نہ ہٹ جائے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو اوپر کی طرف اٹھا دیا۔

"لیکن ادھر کودنے والے کہاں گئے۔ میرے سامنے وہ کودے تھے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں ——— میں نے بھی دیکھا تھا۔ اس لئے تو میں شاگل کے آتے ہی ادھر دوڑ آیا تھا۔ شاگل اگر مجھے دیکھ لیتا تو یقیناً گولی مار دیتا۔ میں فوجیوں کی وجہ سے ادھر چھپ گیا تھا۔ میں نے تمہاری سرحد کی طرف سے آتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو درے کی طرف جاتے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ تم ادھر ہی آؤ گے" ——— سر رابرٹ نے کہا۔

اسی لمحے ہیلی کاپٹر پہاڑی سے بلند ہو کر اوپر کو چڑھ گیا۔ اس پر فائرنگ نہ ہوئی تھی۔ دوڑتے ہوئے فوجی ابھی دور تھے۔

"ادھر اس پہاڑی کی طرف ——— اس پہاڑی کی دوسری طرف وہ چوکی ہے" ——— سر رابرٹ نے کہا۔

اور تنویر نے ہیلی کاپٹر کا رخ ادھر موڑ دیا۔ اسی لمحے عمران کی کنپٹی پر ضربیں لگیں اور عمران نے چونک کر ونڈ بٹن کھینچ لیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ہیلو ہیلو ——— جولیا کالنگ ——— ہیلو ہیلو جولیا کالنگ اوور"
جولیا کی آواز واچ ٹرانسمیٹر سے نکلی۔ اور عمران کے ساتھ ساتھ تنویر بھی اچھل پڑا۔ حالانکہ جولیا کی آواز بے حد مدھم تھی اور تنویر پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اُسے کنٹرول کر رہا تھا ——— لیکن بہر حال آواز جولیا کی ہی تھی۔ اس لئے تنویر کے کان اُسے کیسے چیک نہ کرتے۔

"عمران بول رہا ہوں۔ تم ابھی زندہ ہو۔ کمال ہے۔ میں تو قوالی کیلئے تمہارے مزار ڈھونڈھتا پھر رہا تھا اوور" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ عمران۔ جلدی سے نوکیلی پہاڑی کی طرف آؤ۔ میں پہاڑی کے اوپر موجود ہوں۔ باقی ساتھی نیچے غار میں ہیں۔ تم ہیلی کاپٹر میں ہو اوور"

"نوکیلی پہاڑی ——— ٹھیک ہے۔ میں نے دیکھ لی ہے۔ اور مجھ سے پہلے یقیناً تنویر نے دیکھ لی ہو گی۔ نوکیلی چیزیں اسے جلدی نظر آجاتی ہیں اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے جلدی سے ہیلی کاپٹر کو اس پہاڑی کی طرف موڑ کر نیچے لے جانا شروع کر دیا۔ اور پھر انہیں ایک چٹان کے پیچھے جولیا کا ہاتھ لہراتا ہوا نظر آگیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے تمہارے ساتھی چوکی سے نکل آئے ہیں۔ چوکی تو پہاڑی کی دوسری طرف ہے" ——— سر رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چوکی کی کیا حیثیت ہے۔ میرے ساتھی تھلنے کی پرواہ نہیں کرتے بشرطیکہ زندہ ہوں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے تنویر نے اس چٹان کے قریب جا کر ہیلی کاپٹر کو اتار دیا۔ اور دوسرے لمحے جولیا چٹان کے پیچھے سے نکل کر بے تحاشا دوڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچی ——— اور پھر وہ یوں اچھل کر ہیلی کاپٹر پر

چڑھی جیسے سمندر میں کئی روز سے بہتا ہوا آدمی اچانک نظر آجانے والے جزیرے پر چڑھتا ہے۔

"ارے گیا اوہ ——— گن کریک۔ میں تو اُسے بھول ہی گیا تھا" عمران نے اچانک کہا۔ اس کی نظریں اس وقت گھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔ اور سیکنڈ والی سوئی پچاسواں منٹ پورا کرنے کے لئے گیارہ کا ہندسہ پار کر کے بارہ کے ہندسے کی طرف بڑھ رہی تھی ——— اور اُسی لمحے تنویر نے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا۔ اور پھر ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ انتہائی خوف ناک۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ فضا میں بلند ہوا ہیلی کاپٹر بھی ایک لمحے کے لئے بُری طرح ڈولا ——— اور اگر تنویر اُسے اوپر کی طرف نہ اٹھا چکا ہوتا تو یقیناً وہ قریبی چٹان سے پوری قوت سے ٹکرا جاتا یہ دھماکے سے پیدا ہونے والی تیز لہروں کا نتیجہ تھا۔ لیکن فضا میں ہونے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر ڈولا تو ضرور۔ لیکن تنویر نے اُسے جلدی کنٹرول کر لیا۔ عمران مسرت بھرے انداز میں گن کریک کی طرف دیکھ رہا تھا ——— چونکہ اُسے ہونے والے دھماکے کا علم چند لمحے پہلے ہو گیا تھا۔ اس لئے اس کی نظریں گن کریک کی طرف ہی تھیں اور اس کی نظروں کے سامنے گن کریک تباہ ہو کر فضا میں ریزوں کی صورت میں بکھر اتھا ——— وہی گن کریک جس کی تباہی کے لئے سیکرٹ سروس اپنی جانوں پر کھیل گئی تھی۔ وہی گن کریک جو کافرستان نے انتہائی خفیہ طور پر پاکیشیا کے دفاع کو تہس نہس کرنے کے لئے بنایا تھا ——— وہی گن کریک اس کی نظروں کے سامنے تباہ ہو رہی تھی۔ وہ جدید ترین گن بھی جسے کافرستان والے ناقابل تسخیر سمجھتے تھے۔ اس وقت پرزوں کی صورت میں فضا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں بکھری ہوئی تھی۔ یہ عظیم کامیابی تھی۔ صرف عمران کی نہیں پوری سیکرٹ سروس کی۔

"اوہ تو گن کریک تباہ ہو گیا ——— ویری گڈ" ——— جولیا نے دھماکے کی شدت ختم ہوتے ہی مسرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"اسے ختم ہونا ہی تھا مس جولیانا فٹز واٹر۔ باقی ساتھیوں کا بتاؤ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نیچے لے چلو نیچے۔ اس پہاڑی کے نیچے۔ وہ غار میں ہیں ان میں کئی زخمی ہیں۔ اور ہاں عمران۔ وہ پرویز تو بڑے کام کا آدمی ہے بڑا بے جگر۔ بہادر۔ ذہین ——— میں باس سے کہوں گی کہ اسے سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا جائے" ——— جولیا نے کہا۔

"لو بھئی تنویر۔ ایک اور رقیب سے ملاقات کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اب وہ رقیب رو سیاہ ہے یا رو سفید۔ اس کا فیصلہ خود کر لینا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ تم خواہ مخواہ الٹی بات شروع کر دیتے ہو" ——— جولیا نے جھینپ کر مصنوعی غصے سے کہا۔

"ظاہر ہے اب پرانوں کو تو گولی ہی ماری جائے گی۔ نیا جو نظر آ گیا۔ واہ رے بے وفائی" ——— عمران نے ایک ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"یہ پرویز کون ہے" ——— تنویر کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی۔

"جولیا سے پوچھنا ——— وہ دیکھو وہ نیچے غار میں ہاتھ لہراتے نظر آ رہے ہیں۔ فی الحال وہیں چلو جلدی کرو۔ کہیں کافرستان پوری

ایئر فورس ہی مقابلے پر نہ لے آئے۔ اور نئے پرانے سب ہی ختم ہو جائیں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر چند ہی لمحوں میں ہیلی کاپٹر غار کے دہانے کے قریب پہنچ گیا۔ عمران نے پیچھے پڑی ہوئی ایمرجنسی سیڑھی ہیلی کاپٹر اور غار کے دہانے کے درمیان سیٹ کر دی ——— کیونکہ ہیلی کاپٹر کے پروں کی وجہ سے ہیلی کاپٹر دہانے کے ساتھ نہ لگ سکتا تھا۔ اور پھر غار میں موجود سیکرٹ سروس کے ارکان تیزی سے ہیلی کاپٹر میں منتقل ہوتے گئے ——— زخمیوں کو کندھوں پر لاد کر لایا گیا۔ اور چند ہی لمحوں بعد ہیلی کاپٹر واپس بلند ہوتا جا رہا تھا۔ پوری سیکرٹ سروس کو ساتھ لئے۔

"اب جلدی سے نکل چلو" ——— عمران نے اوپر پہنچتے ہی تنویر سے کہا۔ اور تنویر نے تیزی سے ہیلی کاپٹر کو اپنی سرحد کی طرف بڑھا دیا۔

"ارے ارے ——— دیکھو شاگل کو ——— وہ واقعی پاگل ہو گیا ہے" عمران نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔ اور انہوں نے دیکھا کہ شاگل بگڑا ہوا چہرہ لئے واقعی پاگلوں کے سے انداز میں ناچ ناچ کر ہوا میں مکے لہرا رہا تھا ——— ہیلی کاپٹر کافی بلندی سے اس کے اوپر سے ہوتا ہوا کیشیائی سرحد کی طرف بڑھتا گیا۔

"یار زندہ صحبت باقی۔ مسٹر شاگل عرف پاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چند ہی لمحوں میں ہیلی کاپٹر کیشیائی سرحد میں داخل ہو گیا۔

"ہاں تو مس جولیانا فٹز واٹر۔ اب پرانوں کا نئے دوست سے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تعارف تو کرا دو ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" خبردار میں گولی مار دوں گی۔ خاموش رہو " ۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور عمران مسکرا کر سر رابرٹ کی طرف مڑ گیا۔

" بہت بہت شکریہ سر رابرٹ۔ آپ نے واقعی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ میں مس جولیا سے سفارش کروں گا کہ آپ کو بھی نئی لسٹ میں شامل کر دے " ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جولیا تو آنکھیں نکال کر ہی رہ گئی جب کہ سر رابرٹ ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں خیر و شر کی آویزش پر مبنی تحیر خیز کہانی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

مامار

سپیشل نمبر

مامار — بابل کے قدیم کھنڈرات میں واقع شیطانی مرکز جو قدیم کابوس جادو کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

لارڈ جیکسن — شیطان کا نمائندہ اور کابوس جادو کا سربراہ۔ جس نے یہودیوں کے ساتھ مل کر عالم اسلام کے خلاف انتہائی خوفناک سازش کی منصوبہ بندی کر لی۔

مامار — جو ہزاروں لاکھوں شیطانی ذریات اور طاقتوں کا گڑھ تھا۔

وہ لمحہ — جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت مامار اور کابوس جادو کے خلاف میدان میں نکل آیا۔

وہ لمحہ — جب کابوس جادو کی انتہائی طاقتور شیطانی ذریات نے عمران کی ہلاکت کے لئے اس پر پے در پے حملے شروع کر دیئے۔

وہ لمحہ — جب شیطانی طاقتوں نے جولیا کے ذریعے عمران کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا اور جولیا نے اس منصوبے پر عمل بھی کر دیا۔ پھر کیا ہوا ۔۔۔۔ ؟

کیا — عمران اور اس کے ساتھی مامار کو تباہ کرنے اور لارڈ جیکسن کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ یا ۔۔۔۔ ؟

تحیر و اسرار میں لپٹی ہوئی خیر و شر کی خوفناک کشمکش پر لکھی گئی ایک منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ریڈ اتھارٹی	اول	ریڈ آرمی	دوم
ریڈ اتھارٹی	دوم	ریڈ آرمی نیٹ ورک	اول
لاسلکی	مکمل	ریڈ آرمی نیٹ ورک	دوم
ڈارک آئی	اول	ریڈ فلیگ	مکمل
ڈارک آئی	دوم	پرل پائریٹ	مکمل
نیک کلرز	مکمل	مکروہ چہرے	مکمل
شودرمان	اول	کراؤن ایجنسی	مکمل
شودرمان	دوم	فیبن سوسائٹی	اول
سی ایگل	اول	فیبن سوسائٹی	دوم
سی ایگل	دوم	لاسٹ موومنٹ	مکمل
چیف ایجنٹ	اول	سمارٹ مشن	مکمل
چیف ایجنٹ	دوم	سپر ماسٹر گروپ	مکمل
ایگروسان	مکمل	تھریڈ بال مشن	مکمل
کاسمک سٹار	اول	فورٹ ڈیم	مکمل
کاسمک سٹار	دوم	بینگنگ ڈیتھ	مکمل
ریڈ آرمی	اول	فیوگی ٹاسک	مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"کیا ہوا" ـــــ سب نے چونک کر پوچھا۔

"تم سب اسی طرح باتیں کرتے رہو۔ میں آرہا ہوں" ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے اپنی کار کی طرف دوڑا۔ وہ سب حیرت سے اُسے دیکھ رہے تھے۔

عمران نے کار کی ڈگی کھول کر اس میں سے بیگ نکالا اور پھر اس میں سے ایک طاقت ور دوربین نکال کر وہ اسے اپنے جسم کے پیچھے چھپائے دوڑتا ہوا ایک درخت کی طرف بڑھ گیا ـــــ دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی طرح اس گھنے درخت پر چڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے اپنی آنکھوں سے دُوربین لگائی اور کافرستانی علاقے کی طرف دیکھنے لگا ـــــ تھوڑی دیر تک وہ درخت پر رہا۔ پھر وہ نیچے اتر آیا۔ دوربین اس کے گلے میں لٹکی ہوئی تھی۔

"کیا نظر آگیا تمہیں ـــــ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ" ـــــ جولیا اور صفدر نے اس کے نیچے اترنے پر کہا۔

"صبر کرو۔ پہلے مجھے تو دیکھنے دو۔ پھر میں رننگ کمنٹری کروں گا" عمران نے کہا اور دوربین اٹھائے اس طرف کو بڑھ گیا۔ جدھر بلیک زیرو سٹینڈ پر کاغذ لگائے مصوری میں مصروف تھا ـــــ عمران اس کے قریب جانے کی بجائے چٹان کے کنارے پر جا کر رک گیا۔ اور اس نے دوربین آنکھوں سے لگالی۔ وہ کافی دیر تک دیکھتا رہا پھر دوربین گلے سے لٹکا کر واپس مڑ آیا ـــــ بلیک زیرو نے اُسے ایک لمحے کے لئے دیکھا۔ پھر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"کیا دیکھ رہے تھے" ـــــ سب ممبروں نے عمران کے واپس

آتے ہی پوچھا۔

"مجھے آسمان پر پتنگ اڑتی نظر آئی تھی۔ میں نے سوچا دیکھو یہ کون آدمی ہے۔ تاکہ اس سے پوچھ سکوں کہ اس قدر تیز ہوا میں پتنگ اڑانے کے لئے اس نے ڈور پر مصالحہ کس سے لگوایا ہے" ـــــ عمران نے واپس دری پر آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر وہ آدمی نظر آیا" ـــــ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کہاں نظر آیا۔ وہ پتنگ ہی نہ تھی بلکہ ایک کم بخت چیل تھی جو لمبے لمبے غوطے کھا رہی تھی شاید کسی چٹان پر کوئی جانور مرا پڑا ہو گا" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیل تو مردے نہیں کھاتی وہ تو گدھ کھاتی ہے" ـــــ چوہان نے کہا۔

"پھر کوئی زندہ پڑا ہو گا۔ مجھے کیا ضرورت ہے کسی کو زبردستی مارنے کی۔ ارے وہ کھانا دانا کہاں ہے۔ بھوک سے پیٹ کی آنتیں قل شریف تو ایک طرف سورۂ یٰسین کی تلاوت بھی مکمل کر چکی ہیں" ـــــ عمران نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"ارے عمران صاحب کافرستانی علاقے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی خاص ہی چکر ہو گا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اور اب مجھے بھی خیال آرہا ہے کہ یہ اچانک پکنک اور اس کے لئے اس سپاٹ کا انتخاب بھی عمران نے لازماً کسی خاص مقصد کے لئے کیا ہو گا" ـــــ جولیا نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint